e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 25 , Issue, 136 Saturday , February 14 2026 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۵) شمارہ نمبر(۱۳۶) لکھنؤ، بروز ہفتہ ۱۴-فروری ۲۰۲۶ء مطابق ۲۵-شعبان المعظم ۱۴۴۷ھ صفحات-۸

اتر پردیش میں پوسٹ مارٹم نظام سے متعلق نئی گائیڈ لائن جاری

لکھنؤ (یو این آئی) اتر پردیش کے محکمہ میڈیکل ایجوکیشن نے ریاست کی طبی جامعات، سرکاری اور نجی میڈیکل کالجوں میں پوسٹ مارٹم کے نظام کو منظم اور معیاری بنانے کے مقصد سے نئی گائیڈ لائن جاری کی ہیں۔ ایڈیشنل چیف سیکریٹری امت کمار گھوش کی جانب سے جاری سرکاری حکم نامے میں پوسٹ مارٹم کے عمل کو شفاف، جوابدہ اور تعلیمی اعتبار سے مفید بنانے پر زور دیا گیا ہے۔ ہدایات کے مطابق نجی میڈیکل کالجوں کو تعلیمی مقاصد کے لیے اتر پردیش باڈی اناٹومی ایکٹ 1956 کی دفعات کے تحت لاشیں فراہم کی جائیں گی۔ ان اداروں میں تعینات فورنسک میڈیسن کے اساتذہ اور ریزیڈنٹ ڈاکٹر پوسٹ مارٹم کی کارروائی انجام دے سکیں گے۔ تاہم سنگین جرائم یا بورڈ کے ذریعے لازمی قرار دیے گئے پوسٹ مارٹم کے معاملات نجی میڈیکل کالجوں کو نہیں بھیجے جائیں گے۔

سماجوادی پارٹی کے قومی ترجمان منوج یادو گرفتار

بارہ بنکی (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع بارہ بنکی میں سماج وادی پارٹی (ایس پی) کے قومی ترجمان منوج یادو کو پولیس نے گرفتار کر لیا۔ یہ کارروائی دو روز قبل درج کیے گئے ایک مقدمے کی بنیاد پر کی گئی ہے۔ پولیس ذرائع کے مطابق تھانہ صفدر گنج پولیس نے منوج یادو کو اس وقت حراست میں لیا جب وہ اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ صفدر گنج علاقے سے گزر رہے تھے۔ گرفتاری کے بعد انہیں بڑا گاؤں کمیونٹی ہیلتھ سینٹر لے جایا گیا جہاں ضابطے کے مطابق ان کا طبی معائنہ کرایا گیا۔ ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس وکاس چندر ترپاٹھی نے بتایا کہ تھانہ صفدر گنج میں دو دن قبل چھیڑ چھاڑ اور ایس سی ایس ٹی ایکٹ کے تحت ایک مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ اسی معاملے میں شواہد اور تفتیش کی بنیاد پر یہ کارروائی عمل میں لائی گئی ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ گرفتاری مقامی پولیس نے کی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ گزشتہ دو دنوں سے منوج یادو کے رابطے میں نہ ہونے کے حوالے سے مختلف چہ مگوئیاں جاری تھیں۔

ایپسٹین فائل تنازع پر ہنگامہ، پوری کے استعفے کا مطالبہ

پارلیمنٹ ہاؤس کے مکر دروازہ کے قریب حزب اختلاف کا مظاہرہ، دونوں ایوانوں کی کارروائی 9 مارچ تک ملتوی

اپوزیشن جماعتوں کے ارکان پارلیمنٹ نے ایپسٹین فائل سے جڑے معاملے کو لے کر پارلیمنٹ ہاؤس کے مکر دروازہ کے قریب جمع ہو کر مظاہرہ کرتے ہوئے

> **ہنگامہ**
> حکومت کی جانب سے اس معاملے پر تفصیلی بیان سامنے نہیں آیا، تاہم اپوزیشن نے واضح کیا ہے کہ وہ اس موضوع کو آئندہ اجلاس میں بھی شدت کے ساتھ اٹھائے گی۔ بجٹ اجلاس کے پہلے حصے میں جاری اس تنازع نے پارلیمانی کارروائی کو بری طرح متاثر کیا ہے اور سیاسی درجہ حرارت میں مزید اضافہ کر دیا ہے۔

نئی دہلی۔ (ایجنسی) پارلیمنٹ کے بجٹ اجلاس کے پہلے مرحلے میں ایوان کے اندر اور باہر زبردست ہنگامہ دیکھنے کو ملا۔ جمعہ کے روز بھی کارروائی کے دوران اپوزیشن ارکان نے شدید احتجاج کیا اور مرکزی وزیر ہردیپ سنگھ پوری کے استعفے کا مطالبہ اٹھایا۔ اپوزیشن جماعتوں، بالخصوص کانگریس اور چند دیگر پارٹیوں کے ارکان پارلیمنٹ نے ایپسٹین فائل سے جڑے معاملے کو لے کر پارلیمنٹ ہاؤس کے مکر دروازہ کے قریب جمع ہو کر مظاہرہ کیا۔ مظاہرین نے 'ہردیپ پوری استعفیٰ دو' کے نعرے لگائے اور اپنے ہاتھوں میں ایک بڑا بینر اٹھا رکھا تھا جس پر جیفری ایپسٹین اور ہردیپ سنگھ پوری کی تصاویر آویزاں تھیں۔

اپوزیشن کا الزام ہے کہ وزیر ہردیپ سنگھ پوری کا نام امریکی شہری جیفری ایپسٹین سے جڑا ہوا ہے۔ کانگریس نے اپنے سوشل میڈیا پیغام میں کہا کہ وزیر نے مبینہ طور پر امریکہ کے ایک ایسے شخص سے کئی مرتبہ ملاقات کی جس پر کمسن بچیوں کے جنسی استحصال اور انسانی اسمگلنگ جیسے سنگین الزامات عائد تھے، جو ملک کے لیے شرمناک بات ہے۔ پارٹی نے کہا کہ اس معاملے میں وزیر کو فوری طور پر استعفیٰ دینا چاہیے اور وزیراعظم نریندر مودی کو قوم سے معافی مانگنی چاہیے۔

پارلیمنٹ کے احاطے میں ہوئے احتجاج کے باعث ایوان کی کارروائی متاثر ہوئی۔ پہلے لوک سبھا کی کارروائی دوپہر بارہ بجے تک ملتوی کی گئی، تاہم ہنگامہ جاری رہنے کے سبب اسے 9 مارچ تک، یعنی بجٹ اجلاس کے دوسرے مرحلے تک کے لیے ملتوی کر دیا گیا۔ حکومت کی جانب سے اس معاملے پر تفصیلی بیان سامنے نہیں آیا، تاہم اپوزیشن نے واضح کیا ہے کہ وہ اس موضوع کو آئندہ اجلاس میں بھی شدت کے ساتھ اٹھائے گی۔ بجٹ اجلاس کے پہلے حصے میں جاری اس تنازع نے پارلیمانی کارروائی کو بری طرح متاثر کیا ہے اور سیاسی درجہ حرارت میں مزید اضافہ کر دیا ہے۔

بجٹ اجلاس کا آغاز 28 جنوری کو لوک سبھا اور راجیہ سبھا کے مشترکہ اجلاس میں صدر دروپدی مرمو کے خطاب سے ہوا تھا اس کے بعد 29 جنوری کو اقتصادی سروے پیش کیا گیا اور یکم فروری کو لوک سبھا میں بجٹ پیش کیا گیا، جس کی نقل اسی دن راجیہ سبھا میں بھی رکھی گئی۔ پہلے مرحلے میں دونوں ایوانوں کی 13-13 نشستیں ہوئیں۔ لوک سبھا میں اس دوران اپوزیشن کی جانب سے کافی ہنگامہ ہوا، جس کی وجہ سے ایوان کا کام متاثر ہوا اور صدر کے خطبۂ افتتاحیہ پر شکریہ کی تحریک پر نہ کے برابر بحث ہوئی اور وزیراعظم کے جواب کے بغیر ہی اسے منظور کر لیا گیا۔ راجیہ سبھا میں صدر کے خطبہ پر شکریہ کی تحریک پر طویل بحث کے بعد اسے منظور کیا گیا، جس پر وزیراعظم نریندر مودی نے جواب دیا۔ ان کی تقریر کے دوران اپوزیشن نے واک آؤٹ کیا۔ دونوں ایوانوں میں بجٹ پر عام بحث ہوئی، جس کا جواب وزیر خزانہ نرملا سیتارمن نے دیا۔ اس مرحلے میں صنعتی تعلقات ضابطہ (ترمیمی) بل، 2026 کو بھی منظوری دی گئی۔ دوسرے مرحلے کی کارروائی 9 مارچ کو شروع ہوگی، جس میں وزارتوں کے بجٹ مختص پر بحث ہوگی اور مالی بل، گرانٹ کی مانگیں اور متعلقہ مختص بل کی منظوری کے ساتھ بجٹ پاس کرنے کا عمل مکمل ہوگا۔ دونوں مرحلوں کے درمیان وقفے کے دوران پارلیمانی مستقل کمیٹیاں وزارتوں کے بجٹ پر غور کریں گی۔ بجٹ اجلاس 2 اپریل تک جاری رہے گا۔ دوسرے مرحلے میں کل 17 نشستیں مقرر ہیں۔

لوک سبھا میں سندھیا رائے نے سابق رکن بھگوان داس راٹھور کے انتقال کی اطلاع دی۔ راٹھور 21 جنوری 2026 کو اتراکھنڈ کے ہریدوار میں 80 برس کی عمر میں انتقال کر گئے۔ وہ چھٹی اور نویں لوک سبھا کے رکن رہے۔ ارکان نے خاموشی اختیار کر کے انہیں خراج عقیدت پیش کیا۔ اس کے بعد وقفہ سوالات کے لیے کانگریس کے اجوّل رمن سنگھ کا نام پکارا گیا، لیکن اپوزیشن کے ارکان ایوان کے وسط میں آ کر نعرے بازی کرنے لگے۔ وہ ہردیپ سنگھ پوری 'استعفیٰ دو' کے نعرے لگا رہے تھے۔ ہنگامے کے دوران مرکزی وزیر صحت و خاندانی بہبود جے پی نڈا نے کوڈین سیرپ سے ہوئی موت کے ایک ضمنی سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ کسی بھی ریاست یا مرکز کے زیر انتظام علاقے میں کوڈین سیرپ کے باعث موت واقع نہیں ہوئی ہے، اس لیے معاوضہ دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ سندھیا رائے نے ارکان سے اپیل کی کہ وہ اپنی نشستوں پر جائیں اور وقفہ سوالات چلانے میں تعاون کریں، لیکن ہنگامہ جاری رہا۔ اس پر انہوں نے کارروائی دوپہر 12 بجے تک کے لیے ملتوی کر دی تھی۔

اب نئے دفتر سے چلے گی ملک کی حکومت

وزیراعظم کے دفتر کی نئی عمارت 'سیوا تیرتھ' کا افتتاح، پی ایم مودی نے 4 اہم فائلوں پر کیا دستخط

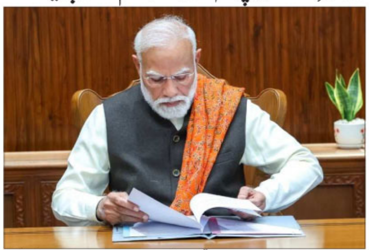

وزیراعظم نریندر مودی نے جمعہ کو اپنے نئے دفتر 'سیوا تیرتھ' کا افتتاح کیا۔ پی ایم او آج سے رائسینا ہل میں واقع ساؤتھ بلاک سے 'سیوا تیرتھ' میں منتقل ہو جائے گا۔ 'سیوا تیرتھ' میں وزیراعظم نریندر مودی کے دفتر کے علاوہ نیشنل سیکورٹی کاؤنسل سیکریٹریٹ (این ایس سی ایس) اور کابینہ سیکریٹریٹ بھی ہوں گے۔ اس موقع پر وزیراعظم مودی نے 'سیوا تیرتھ' میں پہلی بار 4 اہم فائلوں پر دستخط کیے۔ وزیراعظم مودی نے 'سیوا تیرتھ' میں منتقل ہونے کے بعد سب سے پہلے 'پی ایم ریلیف اسکیم' کو منظوری دی۔ یہ منصوبہ ہر شہری کے لیے لائف لائن ثابت ہوگا۔ سڑک حادثہ میں زخمی لوگوں کو 1.5 لاکھ روپے تک کیش لیس علاج ملے گا۔ اس کا مقصد یہ یقینی کرنا ہے کہ فوری طور پر طبی مدد نہ ملنے سے کوئی جان نہ جائے۔ یہ فیصلہ نوجوانوں اور عام شہریوں کے لیے بہت راحت دینے والا ہے۔ 'لکھپتی دیدی' کا ہدف دوگنا کر کے 6 کروڑ کر دیا گیا۔ حکومت نے پہلے سے ہی 3 کروڑ 'لکھپتی دیدی' کا اعداد و شمار پار کر لیا ہے۔ یہ بنیادی ہدف مارچ 2027 سے ایک سال قبل مکمل ہو گیا۔ اب وزیراعظم مودی نے نیا ہدف رکھا ہے، جس کے تحت مارچ 2029 تک 6 کروڑ 'لکھپتی دیدی' بنانا ہے۔ اس سے دیہی خواتین کی معاشی قوت میں مزید اضافہ ہوگا۔ وزیراعظم مودی نے کسانوں کو معاشی طور پر مضبوط بنانے کے لیے بھی بڑا قدم اٹھایا ہے۔ انہوں نے زرعی انفراسٹرکچر فنڈ کو دوگنا کر کے 2 لاکھ کروڑ روپے کر دیا ہے، جو پہلے ایک لاکھ کروڑ روپے کا فنڈ تھا۔ اس سے پیداوار سے لے کر اسٹوریج اور مارکیٹنگ تک پوری زرعی ویلیو چین مضبوط ہو جائے گی۔ کسانوں کو بہتر انفراسٹرکچر، اسٹوریج اور دیگر سہولیات ملیں گی۔

'ایپسٹین فائلز' کا معاملہ پہنچا سپریم کورٹ، ہندوستانی لیڈران کی جانچ کیجیے

نئی دہلی۔ (ایجنسی) 'ایپسٹین فائلز' نے پوری دنیا میں ہلچل مچا رکھی ہے، اور اب یہ معاملہ ہندوستانی سپریم کورٹ میں پہنچ گیا ہے۔ ایک عرضی کے ذریعہ عدالت عظمیٰ سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ 'ایپسٹین فائلز' میں کئی ہندوستانی لیڈران کے نام آئے ہیں اور جو الزامات عائد کیے جا رہے ہیں، اس تعلق سے عدالتی نگرانی میں جانچ کرائی جائے۔ عرضی میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ معاملہ امریکہ کے محکمہ انصاف سے جاری مبینہ دستاویزات پر مبنی ہے، جنھیں جیفری ایپسٹین فائلز' کہا گیا ہے۔ یہ دستاویزات آنجہانی جیفری ایپسٹین سے منسلک بتائے جاتے ہیں۔ عرضی میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ ان فائلوں میں ای میل، رابطہ لسٹ، فلائی لاگ اور دیگر ریکارڈس شامل ہیں۔ ان ریکارڈس میں کچھ ہندوستانی ہستیوں کے نام مبینہ طور پر سامنے آنے کی بات کہی گئی ہے۔ عرضی دہندہ نے ہندوستانی آئین کی دفعہ 32، 129 اور 142 کے تحت سپریم کورٹ سے از خود نوٹس لینے کا مطالبہ کیا ہے۔ عرضی میں گزارش کی گئی ہے کہ سپریم کورٹ کے کسی جج کی صدارت میں ایک اعلیٰ سطحی یا خصوصی کمیٹی تشکیل دی جائے، جو ان رپورٹس پر الزامات کی صداقت کی جانچ کر سکے۔

ریزرویشن کے مسئلے پر یوپی اسمبلی میں ہنگامہ

کوئی بھی قانون سے بالاتر نہیں ہے، شنکراچاریہ معاملے پر سی ایم یوگی نے توڑی چپی، کہا میں بھی قانون سے اُوپر نہیں ہوں

وندے ماترم کی مخالفت کرنے والوں کو بھارت کی سرزمین پر رہنے کا کوئی حق نہیں: یوگی

لکھنو۔ وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے آج اسمبلی میں اپوزیشن خاص کر سماجوادی پارٹی پر جم کر حملہ کیا۔ انہوں نے ماگھ میلے میں شنکراچاریہ کے ایشو پر بات کرتے ہوئے کہا کہ قانون سب کے لئے برابر ہے۔ یہ ایوان قانون کے تحت چلتا ہے۔ کوئی بھی قانون سے بالاتر نہیں۔ میں وزیراعلیٰ ہوں لیکن مجھ پر قانون کا اطلاق عام آدمی جیسا ہوتا ہے۔ سب کو قوانین پر عمل کرنا ہوگا۔ ایس پی حکومت کے دوران ان پر لاٹھی چارج کیا گیا تھا، لیکن اب ایس پی ممبران اخلاقیات کی بات کر رہے ہیں۔ ایک ذمہ دار شخص کبھی بھی بدتمیزی نہیں کر سکتا۔ ہم قانون پر عمل کرنا جانتے ہیں اور اس پر عمل درآمد بھی جانتے ہیں۔ وزیراعلیٰ یوگی نے کہا کہ ایس پی اور کانگریس ممبران وندے ماترم کی مخالفت کرتے ہیں۔ وندے ماترم کی مخالفت کرنے والوں کو ہندوستانی سرزمین پر رہنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ ان کو وہاں جانا چاہیے جہاں اس کی مخالفت ہوتی ہے۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ بی جے پی میں کوئی بھی وندے ماترم کی مخالفت نہیں کرتا، اور جو کرے گا اسے کان پکڑ کر باہر نکال دینا چاہیے۔ اپنی خوشامد کی پالیسی کی وجہ سے ایس پی ایودھیا اور متھرا کی ترقی کی مخالفت کرتی ہے۔ ان کے دور حکومت میں کانوڑ یاترا روک دی گئی۔ ہم نے ایودھیا میں دیپوتسو منایا، لیکن ایس پی نے اس کی مخالفت کی۔ اتر پردیش ملک کے عقیدے کا مرکز ہے۔ ایس پی اتر پردیش کو سمجھنے میں ناکام رہی ہے۔ ورثے کے ساتھ مل کر ترقی ایک حقیقی نشاۃ ثانیہ ہے۔

واضح رہے کہ اتر پردیش اسمبلی میں جمعہ کے روز سرکاری نوکریوں میں ریزرویشن کے مسئلے پر کافی ہنگامہ دیکھنے کو ملا جس کے باعث اسپیکر کو کارروائی 10 منٹ کے لیے ملتوی کرنی پڑی۔ اسمبلی میں سماج وادی پارٹی کی رکن راگنی سونکر نے ریاستی سطح کی تقرریوں میں درج فہرست ذاتوں، درج فہرست قبائل اور او بی سی کے لیے ریزرویشن کے حوالے سے حکومت سے سوال کیا۔ جواب میں پارلیمانی امور کے وزیر سریش کھنہ نے بتایا کہ اپریل 2017 سے اب تک مجموعی طور پر 47 ہزار عہدوں پر تقرریاں کی گئی ہیں۔ ان میں 18 ہزار جنرل زمرہ، 2,081 معاشی طور پر کمزور طبقہ (ای ڈبلیو ایس)، 9,580 درج فہرست ذات، 447 درج فہرست قبائل اور 17,295 او بی سی امیدوار شامل ہیں۔ وزیر کے جواب سے غیر مطمئن ہو کر راگنی سونکر نے ضمنی سوال کرتے ہوئے ریزرویشن پر عمل آوری کی مزید وضاحت طلب کی۔ اسی دوران حکمراں جماعت کے اراکین بھی اپنی نشستوں سے کھڑے ہو گئے اور شور و غل شروع کر دیا، جس سے ایوان کا ماحول گرم ہو گیا۔ اسپیکر ستیش مہانا نے حکمراں جماعت کے اراکین پر ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جب ہم اپوزیشن سے بات کر رہے ہیں تو آپ ہنگامہ کیوں کر رہے ہیں؟ کیا ایوان میں کارروائی میں چلاؤں گا یا آپ چلائیں گے؟ اس کے بعد انہوں نے برہمی میں ہیڈ فون میز پر پٹخ دیے اور ایوان کی کارروائی 10 منٹ کے لیے ملتوی کر دی۔

بم کی دھمکی آمیز ای میل سے 19 اضلاع کی عدالتوں میں افراتفری کا ماحول

لکھنؤ (یو این آئی) اتر پردیش کے 19 اضلاع کی عدالتوں کو بھیجی گئی بم دھمکی آمیز ای میل کے بعد جمعہ کو ریاست بھر میں خوف و ہراس پھیل گیا اور ضلعی عدالتوں میں افراتفری کا ماحول رہا۔ متاثرہ اضلاع میں ریاستی دارالحکومت لکھنؤ کے علاوہ اجودھیا اور وارانسی بھی شامل ہیں۔ لکھنؤ میں ای میل کے ذریعے عدالت کے احاطے میں دھماکہ خیز مواد موجود ہونے کی اطلاع ملتے ہی پورے کمپلیکس کو خالی کرا لیا گیا۔ ڈپٹی کمشنر آف پولیس (ویسٹ) وشواجیت سریواستو سمیت دیگر سینئر افسران موقع پر پہنچ گئے۔ بم ڈسپوزل اسکواڈ اور ڈاگ اسکواڈ نے عدالت کے پورے احاطے کی باریک بینی سے تلاشی لی۔ کئی گھنٹوں تک جاری رہنے والی تلاشی کے بعد لکھنؤ میں موصول ہونے والی دھمکی کو افواہ قرار دے دیا گیا۔ اس دوران ججز، وکلا اور فریادی عدالتوں سے باہر نکل آئے تھے۔ حکام نے تصدیق کے بعد اطمینان کا اظہار کیا کہ کوئی دھماکہ خیز مواد نہیں ملا۔ اسی نوعیت کی ای میل اجودھیا اور وارانسی کی عدالتوں کو بھی موصول ہوئیں، جہاں احتیاطاً عدالتی کارروائیاں عارضی طور پر روک دی گئیں اور احاطے خالی کرا لیے گئے۔

اعظم گڑھ شیعہ۔سنی فساد: 27 سال پرانے معاملے میں 12 ملزمان قصوروار قرار

اعظم گڑھ (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع اعظم گڑھ کی دیوانی عدالت نے 27 سال قبل مبارک پور قصبے میں پیش آئے شیعہ-سنی فسادات کے دوران ایک قتل کے معاملے میں آج فیصلہ سنایا ہے۔ ضلع جج جے پرکاش پانڈے کی عدالت نے سماعت مکمل ہونے کے بعد 12 ملزمان کو قصوروار قرار دیا ہے۔ عدالت نے سزا سنانے کے لیے 17 فروری کی تاریخ مقرر کی ہے۔ قصوروار قرار دیے گئے افراد میں حسین احمد، محمد ایوب فیضی، فہیم اختر، اسرار احمد، محمد یعقوب، علی ظہیر، ارشاد، محمد اشہد، افضل، علاؤالدین، دلشاد اور وسیم شامل ہیں۔ یہ تمام افراد مبارک پور قصبے کے مختلف محلوں کے رہائشی بتائے گئے ہیں۔ اس مقدمے میں پانچ دیگر ملزمان کی سماعت کے دوران موت ہو چکی ہے۔ ضلعی سرکاری وکیل (فوجداری) پریہ درشی پیوش ترپاٹھی اور اے ڈی جی سی دیپک کمار مشرا کے مطابق، مقدمے کے مدعی ناصر حسین نے 30 اپریل 1999 کو مبارک پور تھانے میں رپورٹ درج کرائی تھی۔ درخواست میں بتایا گیا تھا کہ ان کے چچا علی اکبر، ساکن پورا خواجہ، 27 اپریل 1999 سے لاپتہ تھے۔ 28 اپریل کو ان کے بیٹے زیغم نے گمشدگی کی اطلاع دی تھی۔ 30 اپریل کو علی اکبر کی سرکٹی لاش راجا بھاٹ کے پوکھرے سے برآمد ہوئی تھی۔ تفتیش میں انکشاف ہوا کہ محرم کے جلوس سے واپسی کے دوران علی اکبر کو مار پیٹ کر قتل کیا گیا تھا۔ پولیس نے اس معاملے میں ملزمان کے خلاف چارج شیٹ عدالت میں فائل کی۔ استغاثہ کی جانب سے مجموعی طور پر نو گواہوں کے بیانات قلم بند کیے گئے۔ دونوں فریقین کے دلائل سننے کے بعد عدالت نے مذکورہ 12 ملزمان کو علی اکبر کے قتل کا مجرم قرار دیا۔ اب 17 فروری کو سزا سے متعلق حتمی فیصلہ سنایا جائے گا۔

بی جے پی حکومت نے ریاست میں نئے نئے مافیا پیدا کر دیئے ہیں: اکھلیش

کانپور۔ سماج وادی پارٹی (ایس پی) سربراہ اکھلیش یادو نے الزام لگایا ہے کہ بی جے پی حکومت نے اتر پردیش میں نئے نئے مافیا کھڑے کر دیے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس حکومت نے "انکاؤنٹر مافیا، کف سیرپ مافیا، نیٹ مافیا اور اسکیم مافیا جیسے نئے ورژن تیار کیے ہیں۔ جمعہ کو کانپور میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بی جے پی حکومت بنیادی ڈھانچے کی فراہمی میں ناکام رہی ہے، جس کے باعث کانپور اور اطراف کے علاقوں میں سرمایہ کاری نہیں ہو رہی ہے۔ ان کا دعویٰ تھا کہ گزشتہ نو برسوں میں حکومت نے بجلی جنریشن میں ایک یونٹ کا بھی اضافہ نہیں کیا اور اس وقت جو بجلی مل رہی ہے وہ سماجوادی پارٹی کی حکومت کے دور میں قائم کیے گئے کارخانوں سے حاصل ہو رہی ہے۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی حکومت نے کانپور کو بدنام پور بنا دیا ہے۔ انہوں نے ایک غریب برہمن ماں بیٹی کی جھونپڑی جلائے جانے کے واقعہ، سی ایم او کی جانب سے ڈی ایم کے خلاف بدعنوانی پر پریس کانفرنس، اور گنگا ندی میں نالوں کے گرنے جیسے معاملات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ان واقعات سے شہر کی شبیہ متاثر ہوئی ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بی جے پی دور حکومت میں پولیس نظام بدعنوان ہو چکا ہے اور 'ہتھیلی گرم، پولیس نرم' جیسی صورتحال بن گئی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر کانپور میں بہتر ماحول اور واضح ضوابط بنائے جائیں تو بڑے پیمانے پر سرمایہ کاری ممکن ہے۔ انہوں نے کہا کہ سماجوادی پارٹی کی حکومت بننے پر اٹاوہ، قنوج اور کانپور کو ملا کر 'ٹرائنگل ٹریڈ' کے طور پر ترقی دی جائے گی۔

راجیہ سبھا میں تقریر کے حصے حذف کیے جانے پر ملکارجن کھڑگے برہم

بحال کرنے کا مطالبہ، وزیر خزانہ نرملا سیتارمن نے کہا کہ یہ فیصلہ چیئرمین کا صوابدیدی اختیار ہے

نئی دہلی: راجیہ سبھا میں قائد حزب اختلاف ملکارجن کھڑگے نے ایوان میں اپنی تقریر کے کچھ حصے سرکاری ریکارڈ سے حذف کیے جانے پر شدید ناراضی ظاہر کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ صدر کے خطاب پر بحث کے دوران انہوں نے جو تقریر کی تھی، اس کا ایک بڑا حصہ راجیہ سبھا کی ویب سائٹ سے ہٹا دیا گیا ہے، حالانکہ انہوں نے تمام باتیں قواعد کے دائرے میں رہ کر کی تھیں۔ ملکارجن کھڑگے نے ایوان میں اعتراض اٹھاتے ہوئے مطالبہ کیا کہ حذف شدہ حصوں کو دوبارہ ریکارڈ میں شامل کیا جائے۔ ان کا کہنا تھا کہ حذف کیے گئے اقتباسات میں زیادہ تر وہ نکات شامل تھے جن میں انہوں نے موجودہ حکومت کی پالیسیوں پر تنقید [illegible] کہ قائد حزب اختلاف کی حیثیت سے یہ ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ ان پالیسیوں پر سوال اٹھائیں جنہیں وہ ملک اور عوام کے مفاد کے خلاف سمجھتے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ ان کی پارلیمانی زندگی پچاس برس سے زائد پر محیط ہے اور وہ ایوان کے ضوابط اور روایات سے بخوبی واقف ہیں۔ ان کے مطابق ان کی تقریر میں کوئی بھی ایسا لفظ شامل نہیں تھا جو غیر پارلیمانی یا توہین آمیز قرار دیا جا سکے۔ انہوں نے ضابطہ 261 کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اس کا استعمال صرف مخصوص حالات میں کیا جا سکتا ہے، جبکہ ان کی تقریر اس زمرے میں نہیں آتی۔ مزید برآں، آئین کے آرٹیکل 105 کے تحت اراکین کو ایوان کے اندر اظہار رائے کی آزادی حاصل ہے، اس لیے تقریر کے بڑے حصے کو حذف کرنا جمہوری اقدار کے منافی ہے۔ ملکارجن کھڑگے نے چیئرمین سی پی رادھا کرشنن سے گزارش کی کہ اس فیصلے پر نظر ثانی کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ اگر انہیں ایوان کے اندر انصاف نہ ملا تو وہ عوام کے سامنے اپنی مکمل تقریر پیش کرنے پر مجبور ہوں گے۔ [illegible]

بنگلہ دیش میں طارق رحمان بن سکتے ہیں وزیراعظم

بی این پی کو دو تہائی اکثریت، جماعت اسلامی کی امیدوں کو بڑا دھچکا، پی ایم مودی نے دی مبارکباد

ڈھاکہ (ایجنسی): بنگلہ دیش کے تیرہویں پارلیمانی انتخابات میں بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی (بی این پی) نے واضح برتری حاصل کرتے ہوئے 300 رکنی قومی پارلیمنٹ میں 213 نشستیں جیت کر دو تہائی اکثریت حاصل کر لی ہے۔ الیکشن نتائج کے مطابق جماعت اسلامی کو 68 نشستیں ملی ہیں جبکہ دیگر جماعتوں اور آزاد امیدواروں کے حصے میں 12 نشستیں آئی ہیں۔ اس طرح بی این پی نے اپنے اندازوں کو درست ثابت کرتے ہوئے نئی حکومت بنانے کی راہ ہموار کر لی ہے۔ مبارکباد کے پیغامات کا سلسلہ بھی شروع ہو گیا ہے۔ ہندوستان کے وزیراعظم نریندر مودی نے طارق رحمن کو تاریخی کامیابی پر مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ ہندوستان ایک جمہوری، ترقی پسند اور ہمہ گیر بنگلہ دیش کے ساتھ کھڑا رہے گا اور مشترکہ ترقیاتی مقاصد کے لیے مل کر کام کرے گا۔ [illegible] مشترکہ اہداف کو آگے بڑھانے کی خواہش ظاہر کی۔ [illegible] بی این پی کے چیئرمین طارق رحمن نے نتائج کے بعد کارکنوں سے اپیل کی ہے کہ وہ فتح کے جلوس نکالنے کے بجائے جمعہ کی نماز ادا کریں اور ملک کی بھلائی کے لیے دعا کریں۔ پارٹی نے اعلان کیا ہے کہ سرکاری نتائج کے بعد باقاعدہ دعائیہ اجتماع منعقد کیا جائے گا۔

یہ انتخابات 2024 کی بڑی عوامی تحریک کے بعد پہلی بار منعقد ہوئے۔ انتخابی عمل عبوری حکومت کے سربراہ مشیر محمد یونس کی نگرانی میں انجام پایا۔ عوام نے نئی پارلیمنٹ کے انتخاب کے ساتھ ساتھ آئینی مجوزہ ترامیم پر بھی رائے دی۔ بی این پی کے سربراہ طارق رحمن نے ڈھاکہ 17 اور بوگورا 6 سمیت دو نشستوں پر کامیابی حاصل کی ہے۔ عوامی لیگ کو اس بار انتخاب لڑنے کی اجازت نہیں ملی جبکہ سابق وزیراعظم شیخ حسینہ نے بیرون ملک سے اس انتخابی عمل کو [illegible]

الیکشن کمیشن کا بڑا فیصلہ: تمل ناڈو اور مغربی بنگال کیلئے خصوصی آبزرور کی تقرری

نئی دہلی، (یو این آئی) الیکشن کمیشن نے تمل ناڈو اور مغربی بنگال میں ووٹر لسٹوں کی خصوصی نظر ثانی (ایس آئی آر) اور آئندہ اسمبلی انتخابات کے پیش نظر دو علیحدہ خصوصی آبزرور مقرر کر دیے ہیں۔ کمیشن کے حکام کے مطابق، ان تقرریوں کا مقصد انتخابی عمل کی شفافیت اور ووٹر لسٹوں کی درستگی کو یقینی بنانا ہے۔ الیکشن کمیشن نے تجربہ کار سابق افسران پر اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے انڈین ریونیو سروس (آئی آر ایس) کے سابق افسر پرتاپ سنگھ کو تمل ناڈو کا خصوصی مبصر مقرر کیا گیا ہے۔ جبکہ انڈین پولیس سروس (آئی پی ایس) کے ریٹائرڈ افسر این کے مشرا کو مغربی بنگال میں کمیشن کے خصوصی مبصر کے طور پر ذمہ داریاں سونپی گئی ہیں۔ دونوں افسران کو آج تقرری نامے جاری کر دیے گئے ہیں۔

غزہ امن فورس میں انڈونیشیا کی پیش قدمی

8 ہزار فوجیوں کی تیاری، اندرونِ ملک تشویش

برطانیہ: کارکن گروپ فلسطین ایکشن نے پابندی کے خلاف قانونی جنگ جیت لی

جکارتہ،انڈونیشیا:انڈونیشیا نے 8,000 فوجیوں کے دستے کو تربیت دینا شروع کر دی ہے۔ حکام کے مطابق غزہ میں بین الاقوامی امن فوج کے حصے کے طور پر ان فوجیوں کو بھیجنے کا ارادہ ہے۔ یہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے غزہ میں جنگ کے بعد کی تعمیر نو کے منصوبے کے ایک اہم عنصر کے لیے پہلا پختہ عزم ہے۔ انڈونیشیا کو لبنان سمیت اقوام متحدہ کے مشنوں میں امن کی کارروائیوں کا تجربہ ہے۔ انڈونیشیا اقوام متحدہ کے ٹاپ 10 تعاون کرنے والے ممالک کی فہرست میں شامل ہے۔ یہ ملک غزہ کو انسانی امداد فراہم کرنے میں بھی شامل رہا ہے۔ انڈونیشیا غزہ میں ایک اسپتال کی مالی امداد بھی کرتا ہے۔ لیکن کئی لوگ ایسے ہیں جو انڈونیشیا کے صدر پرابووو سوبیانتو کے واشنگٹن کے مجوزہ بورڈ آف پیس میں شامل ہونے اور بین الاقوامی سیکورٹی فورس میں حصہ لینے کے منصوبے پر شکوک وشبہات کا اظہار کر رہے ہیں۔ جکارتہ کے سینٹر آف اکنامک اینڈ لاء اسٹڈیز کے مشرق وسطیٰ کے ماہر محمد ذوالفقار رحمت نے کہا کہ "ہمیں اس بات کو یقینی بنانے کے لیے محتاط رہنے کی ضرورت ہے کہ ہمارے فوجی اہلکار اسرائیلی فوجی دستوں کی حمایت نہیں کر رہے ہیں۔" انھوں نے مزید کہا کہ "ہمیں محتاط رہنے کی ضرورت ہے کہ ہماری فوجی قوت کا غلط استعمال تو نہیں ہو رہا۔" اقوام متحدہ کے امن دستوں کے پاس تمام واضح اور سخت مینڈیٹ ہیں، لیکن چونکہ بورڈ آف پیس اور آئی ایس ایف اقوام متحدہ کا حصہ نہیں ہیں، اس لیے بہت سے لوگ حیران ہیں کہ فوجیوں کا استعمال کس طرح کیا جائے گا، اور ان کے لیے ادائیگی کون کرے گا۔ پچھلے سال کے جنگ بندی کے معاہدے میں بڑے پیمانے پر کہا گیا ہے کہ آئی ایس ایف "غزہ میں فلسطینی پولیس فورسز کو مدد فراہم کرے گا" اور "سرحدی علاقوں کو محفوظ بنانے میں مدد کے لیے اسرائیل اور مصر کے ساتھ مل کر کام کرے گا۔" انڈونیشیا کو اس وقت اقوام متحدہ ان فوجیوں کے لیے ادائیگی کرتا ہے جو وہ امن دستوں کے طور پر خدمات انجام دینے کے لیے بھیجتا ہے، لیکن لوگوں کو خدشہ ہے کہ اسے غزہ بھیجے جانے والے فوجیوں کے لیے بوجھ اٹھانا پڑے گا، کیونکہ بورڈ آف پیس میں مستقل جگہ کے لیے ممکنہ ایک بلین امریکی ڈالر کی ادائیگی کرنا مسودے میں شامل ہے۔ انڈونیشیا کی شمولیت کے خلاف تقریباً 100 مظاہرین جمعے کو جکارتہ میں امریکی سفارت خانے کے باہر جمع ہوئے۔ مظاہرین "بورڈ آف پیس: نئی نسل کشی؟" اور "آزاد فلسطین" کے بینر اپنے ہاتھوں میں اٹھائے ہوئے تھے۔ انڈونیشیا دنیا کا سب سے زیادہ آبادی والا مسلم ملک ہے اور مشرق وسطیٰ میں دو ریاستی حل کی مضبوطی سے حمایت کرتا ہے، اور حکام نے یہ کہہ کر بورڈ آف پیس میں شمولیت کا جواز پیش کیا ہے کہ یہ فلسطینی مفادات کے دفاع کے لیے ضروری تھا، کیونکہ بورڈ میں اسرائیل شامل ہے لیکن وہاں فلسطینیوں کی کوئی نمائندگی نہیں ہے۔ انڈونیشیا کی وزارت خارجہ کے ترجمان یوون میوینگ کانگ نے اس ہفتے کہا کہ "انڈونیشیا تنازع میں فریقین کی شمولیت کو امن کے عمل کے ایک حصے کے طور پر دیکھتا ہے۔" انہوں نے کہا کہ انڈونیشیا اپنی رکنیت کا استعمال اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کرے گا کہ پورا عمل فلسطین کے مفادات پر مبنی رہے اور فلسطینی عوام کے بنیادی حقوق کا احترام کرے اور ساتھ ہی دو ریاستی حل کے حصول کی حوصلہ افزائی کرے۔ جکارتہ پوسٹ نے ایک اداریے میں اس قسم کے استدلال کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ اداریے میں کہا گیا ہے کہ "ایک آزاد فلسطینی ریاست، اگر یہ ابھرتی بھی ہے، تب بھی شاید کئی دہائیاں گزر جائیں گی۔" عبدالخالق نے لکھا، انڈونیشیا کوئی بامعنی نتیجہ حاصل ہونے سے پہلے ہی ایک بلین ڈالر ادا کر دے گا۔ اور اگر انڈونیشیا بالآخر مایوسی کے عالم میں دستبردار ہو جاتا ہے، تو اس نے پہلے ہی وسیع وسائل خرچ کر دیے ہوں گے؛ اس کا مطلب مالی، سفارتی اور سیاسی، سب بے کار۔ "مسلم اسکالرز اور کارکنوں کے ایک گروپ کی طرف سے ایک آن لائن پٹیشن شروع کی گئی ہے جس میں ایک ایسی تنظیم میں شامل ہونے پر سوالات پوچھے گئے ہیں جو بظاہر امن کو فروغ دیتا ہے، لیکن جس کے مجوزہ چیئرمین تاحیات ٹرمپ ہوں گے، جو گرین لینڈ پر قبضے کی دھمکیاں دیتے ہیں، وینزویلا کے اس وقت کے صدر نکولس مادورو کا اغواء کرتے ہیں، اور گزشتہ سال غزہ میں جنگ بندی کا مطالبہ کرنے والی اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قرارداد کے خلاف امریکی ویٹو کا استعمال کرتے ہیں۔ آن لائن پٹیشن میں کہا گیا ہے، ہمارے خیال میں، کسی ایسے ملک یا کسی ملک کے رہنما کے لیے امن کا حصول مشکل ہوگا جو بار بار امن کو روکنے کے لیے اپنے ویٹو پاور کا استعمال کرتا ہے۔" پٹیشن میں انڈونیشیا سے بورڈ آف پیس سے دستبردار ہونے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اس پر اب تک 9,000 سے زیادہ دستخط ہو چکے ہیں۔

☆ انگلینڈ کی ہائی کورٹ نے جمعے کے روز کارکن گروپ فلسطین ایکشن پر برطانوی حکومت کی پابندی کو چیلنج کرتے ہوئے کہا کہ، حکومت نے آزادی اظہار کے حق میں مداخلت کی ہے۔ ججوں نے فیصلہ دیتے ہوئے کہا کہ، "مجموعی طور پر عدالت نے سمجھا ہے کہ فلسطین ایکشن کی تجویز غیر متناسب ہے۔ فلسطین ایکشن کی بہت کم ایسی سرگرمیاں ہیں جو دہشت گردی کی کارروائیوں کے مترادف ہیں۔" ججوں نے فیصلہ سنایا کہ اس پابندی کے نتیجے میں آزادی اظہار خیال اور آزادا اجتماع کے حق میں مداخلت ہوئی ہے۔ اس فیصلے پر برطانوی حکومت نے فوری ردعمل کا ظاہر کیا۔ برطانیہ کی وزیر داخلہ شبانہ محمود نے کہا کہ وہ اپیل کریں گی۔ انہوں نے کہا، "میں عدالت کے فیصلے سے مایوس ہوں اور اس تصور سے متفق نہیں ہوں کہ اس دہشت گرد تنظیم پر پابندی لگانا غیر متناسب ہے۔" انھوں نے کہا، "ہوم سیکرٹریز کو ہماری قومی سلامتی کے تحفظ اور عوام کو سکیورٹی فراہم کرنے کے لیے کارروائی کرنا چاہیے۔ شبانہ محمود نے کہا، میں اپیل کورٹ میں اس فیصلے کا مقابلہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہوں۔" جمعہ کو جب فیصلہ پڑھ کر سنایا گیا تو عدالت کے باہر خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ لیکن ججوں نے فیصلہ دیا کہ برطانیہ کے 2000 دہشت گردی ایکٹ کے تحت جولائی میں لگائی گئی پابندی اپیل تک برقرار رہے گی۔ واضح رہے جولائی کے بعد سے ہوئے مظاہروں میں فلسطین ایکشن کی حمایت کرنے پر تقریباً 3,000 افراد کو گرفتار کیا گیا ہے، جن میں سے کچھ کی عمریں 80 کی دہائی میں تھیں۔ احتجاج کے منتظمین ڈیفنڈ آور جیوری کے مطابق، زیادہ تر کو گروپ کی حمایت میں پوسٹر اٹھائے رکھنے پر حراست میں لیا گیا تھا۔

ایٹمی پروگرام کا کوئی فوجی حل نہیں: ایران

تہران، 13 فروری (یو این آئی) ایران کی اسٹریٹجک کونسل برائے خارجہ تعلقات کے سیکرٹری جلال دہقانی فیروز آبادی کا کہنا ہے کہ ایرانی ایٹمی پروگرام کا کوئی فوجی حل موجود نہیں ہے۔ خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق یہ بات ایران کی اسٹریٹجک کونسل برائے خارجہ تعلقات کے سیکرٹری جلال دہقانی فیروز آبادی نے گزشتہ روز میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہی۔ رپورٹس کے مطابق انہوں نے کہا کہ امریکہ اور ایران کے درمیان موجودہ مذاکراتی حالات گزشتہ مذاکرات سے مختلف ہیں، کیونکہ ملک 12 روزہ جنگ کے تجربے سے گزر چکا ہے جس کی وجہ سے بات چیت اب مزید مشکل ہو گئی ہے۔ ان کا اشارہ گزشتہ موسم گرما میں ایران پر ہونے والی اسرائیلی جنگ کی طرف تھا جس میں امریکا بھی شریک تھا۔ انہوں نے کہا کہ اب آپ کو اس فریق کے ساتھ مذاکرات کرنے ہیں جس نے آپ پر حملہ کیا، اس لیے مذاکرات کا نفسیاتی اور سیاسی ماحول اب زیادہ بوجھل ہو چکا ہے اور امریکا کے حوالے سے بے اعتمادی کی سطح میں اضافہ ہوا ہے۔ انہوں نے اس بات کی جانب بھی اشارہ کیا کہ دونوں ممالک کے درمیان مذاکرات کے اس دور میں سب سے اہم عملی فرق یہ ہے کہ مسقط کے پہلے مذاکرات میں امریکیوں کا خیال تھا کہ اگر وہ مذاکرات کے ذریعے اپنے اہداف حاصل نہ کر سکے تو وہ فوجی طاقت کے ذریعے انہیں حاصل کر لیں گے، اسی لیے انہوں نے ایرانی ایٹمی تنصیبات پر حملہ کیا لیکن آج یہ تجربہ ناکام ثابت ہو چکا ہے۔

انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ہمیں چوکنا اور تیار رہنے کی ضرورت ہے تاکہ گزشتہ دھوکہ دہی کا منظرنامہ دوبارہ نہ دہرایا جائے، ان کا اشارہ مذاکرات کے دوران ہی ایران کی ایٹمی تنصیبات پر امریکہ کے حملے کی طرف تھا۔ انہوں نے کہا کہ امریکیوں کا مذاکرات کی میز پر بیٹھنے کے لیے تیار ہونا ایران کی جیت ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکا کا مذاکرات قبول کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ اس نتیجے پر پہنچ چکا ہے کہ ایٹمی پروگرام کا حل صرف سفارتی سطح پر ہی ممکن ہے۔

جوہری معاہدہ نہ کرنے پر ایران کیلئے صورتحال نہایت سنگین اور تکلیف دہ ہوگی: ٹرمپ کا انتباہ

واشنگٹن، 13 فروری (یو این آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ایران کو خبردار کیا ہے کہ اگر تہران نے اپنے جوہری پروگرام پر معاہدہ نہ کیا تو اسے انتہائی تکلیف دہ نتائج کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ امریکی صدر نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ایران کے ساتھ معاہدہ کرنا ضروری ہے، بصورت دیگر حالات بہت خراب ہو سکتے ہیں۔ ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا کہ ہمیں ایک معاہدہ کرنا ہوگا ورنہ ایران کے لیے صورتحال نہایت سنگین اور بہت تکلیف دہ ہوگی۔ ڈونلڈ ٹرمپ نے اس امید کا بھی اظہار کیا کہ آئندہ ایک ماہ کے دوران ایران کے ساتھ کسی نتیجے پر پہنچا جا سکتا ہے۔ یاد رہے کہ امریکہ اور ایران کے درمیان جوہری پروگرام کے معاملے پر کشیدگی بدستور جاری ہے اور حالیہ دنوں میں اس حوالے سے سفارتی رابطوں میں تیزی آئی ہے۔

ایران سے ایک ماہ میں معاہدہ ممکن: ڈونلڈ ٹرمپ

واشنگٹن، 13 فروری (یو این آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ ایران سے ایک ماہ میں معاہدہ ممکن ہے۔ ایک تقریب سے خطاب میں انہوں نے کہا کہ ایران سے معاہدہ نہ ہوا تو صورتحال بہت تکلیف دہ ہو سکتی ہے۔ ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا کہ اسرائیلی عوام کو اپنے صدر کے خلاف آواز اٹھانی چاہیے، نیتن یاہو کو معافی نہ دینا شرمناک ہے۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو کو کرپشن کیس میں معافی ملنی چاہیے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق صدر ٹرمپ اگلے ہفتے غزہ امن بورڈ میں مزید ملکوں کی شمولیت کا اعلان بھی کریں گے۔

امریکہ طیارہ بردار بحری جہاز جیرالڈ آر فورڈ کو مشرق وسطیٰ روانہ کرے گا

واشنگٹن، 13 فروری (یو این آئی) امریکی بحریہ کے طیارہ بردار بحری جہاز جیرالڈ آر فورڈ اور بحیرہ کیریبین میں تعینات امریکی بحری جہازوں کو مشرق وسطیٰ بھیجا جائے گا۔ یہ اطلاع روزنامہ نیویارک ٹائمز نے امریکی انتظامیہ کے ذرائع کے حوالے سے اپنی رپورٹ میں دی ہے۔ بحری جنگی جہاز کے عملہ کو جمعرات کے روز اس فیصلے سے آگاہ کر دیا گیا ہے۔ ایرانی رہنماؤں پر دباؤ کے لیے صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی مہم کے ایک حصے کے طور پر فورڈ اسٹرائیک گروپ خلیج فارس میں پہلے سے تعینات یو ایس ایس ابراہم لنکن کے ساتھ تعینات ہوگا۔ ڈونالڈ ٹرمپ نے اس ہفتے کے شروع میں اشارہ دیا تھا کہ وہ خطے میں دوسرا طیارہ بردار جہاز بھیجنا چاہتے ہیں، لیکن اس وقت نہ تو انھوں نے اور نہ ہی بحریہ نے اس جہاز کی شناخت کی تھی۔ بدھ کے روز، وال اسٹریٹ جرنل نے رپورٹ کیا کہ پنٹاگون نے دوسرے طیارہ بردار بحری جہاز کے اسٹرائیک گروپ کو ہدایت دی ہے کہ وہ خطے میں کشیدگی کے درمیان مشرق وسطیٰ میں تعیناتی کے لیے تیاری کرے۔ ذرائع کے مطابق جہاز کے عملہ کو جمعرات کے روز ہی اس فیصلے سے آگاہ کر دیا گیا ہے، جنہیں نئے حکم کے تحت خلیج فارس میں طیارہ بردار بحری جہاز ابراہم لنکن کے ساتھ اسٹرائیک گروپ میں شامل ہونے کا بندوبست کیا گیا ہے۔ رپورٹ میں مزید کہا گیا کہ جنوری کے اوائل میں طیارہ بردار بحری جہاز جیرالڈ آر فورڈ نے کراکس پر حملے میں حصہ لیا تھا، جس کے نتیجے میں وینزویلا کے صدر نکولس مادورو کو گرفتار کر لیا گیا تھا۔ اس میں کہا گیا کہ اسٹرائیک گروپ کی موجودہ تعیناتی میں پہلے ہی ایک بار توسیع کی جا چکی ہے، اور مارچ کے شروع میں ان کے وطن واپس آنے کی توقع ہے۔ جمعرات کے روز، امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے کہا کہ اگر ایران مطلوبہ معاہدہ کرنے میں ناکام ہوتا ہے، تو واشنگٹن اقدامات کے دوسرے مرحلے کو انجام دینے پر مجبور ہوگا، جو تہران کے لیے "بہت مشکل" ثابت ہوگا۔

چین میں سڑک پر پڑنے والے گڑھے نے تباہی مچادی، ویڈیو وائرل

بیجنگ، 13 فروری (یو این آئی) چین کے شہر شنگھائی میں ایک سڑک پر پڑنے والا گہرا گڑھا سب کچھ نگل گیا۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق یہ واقعہ شنگھائی کے منہانگ ضلع میں کیکسن روڈ اور لیان روڈ کے چوراہے پر پیش آیا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق 12 فروری کو میٹرو کی تعمیراتی سائٹ لائن لیک ہونے کی وجہ سے سڑک اچانک دھنس گئی، جس نے دیکھتے ہی دیکھتے آس پاس موجود چیزوں کو بھی نگل لیا۔ میڈیا رپورٹس میں بتایا گیا ہے کہ میونسپل حکام نے علاقے کو گھیرے میں لے کر ملبہ صاف کرنے کے لیے آپریشن شروع کر دیا ہے۔ واقعے میں کسی جانی یا مالی نقصان کی اطلاع نہیں ملی، تاہم سی سی ٹی وی ویڈیو نے سوشل میڈیا صارفین کی توجہ سمیٹی ہوئی ہے، جس پر صارفین کی جانب سے مختلف تبصروں کا سلسلہ جاری ہے۔

سعودی عرب اور پاکستان کے درمیان بڑھتے دفاعی تعلقات

ریاض، 13 فروری (یو این آئی) سعودی وزیر دفاع شہزادہ خالد بن سلمان نے جمعرات کو ریاض میں پاکستان کے چیف آف آرمی اسٹاف اور چیف آف ڈیفنس فورسز فیلڈ مارشل عاصم منیر سے ملاقات کی، جس میں دونوں ممالک کے درمیان مضبوط تعلقات اور اسٹریٹجک دفاعی شراکت داری کی توثیق کی گئی۔ جمعرات کو ایکس پر پوسٹ میں شہزادہ خالد نے کہا کہ ملاقات دو طرفہ عسکری روابط کو مضبوط بنانے اور ریاض اور اسلام آباد کے مشترکہ مفادات کے تناظر میں عالمی امن و سلامتی کو فروغ دینے کے لیے مشترکہ کوششوں کو آگے بڑھانے پر مرکوز تھی۔ یہ بات چیت مشرقِ وسطیٰ میں خطے کی بڑھتی ہوئی کشیدگی کے دوران ہوئی، جب کہ ریاض اور اسلام آباد دفاع اور سکیورٹی کے امور میں قریبی ہم آہنگی برقرار رکھے ہوئے ہیں۔ بدھ کو پاکستان کے وزیر مملکت برائے داخلہ طلال چوہدری نے ریاض میں سعودی نائب وزیر داخلہ عبدالعزیز بن محمد بن عیاف سے ملاقات کی اور سکیورٹی اور انسدادِ دہشت گردی میں تعاون بڑھانے پر اتفاق کیا۔

پاکستان طویل عرصے سے سعودی عرب کو فوجی معاونت فراہم کرتا رہا ہے، جس میں تربیت اور مشاورتی تعیناتیاں شامل ہیں، جبکہ سعودی عرب نے مالی دباؤ کے اوقات میں بار ہا پاکستان کی مالی مدد کی ہے۔ 2018 میں ریاض نے پاکستان کے لیے 6 بلین ڈالر کا امدادی پیکج اعلان کیا، جس میں مرکزی بینک میں 3 بلین ڈالر کی جمع رقم اور مؤخر ادائیگی پر 3 بلین ڈالر کے تیل کی فراہمی شامل تھی۔ اس کے بعد سعودی عرب نے جمع شدہ رقم متعدد بار رول اوور کی، جس میں گزشتہ سال 2.1 بلین ڈالر کی مؤخر ادائیگی بھی شامل تھی، جس سے اسلام آباد کو ادائیگیوں کے توازن کے دباؤ کے دوران زر مبادلہ کے ذخائر کو مستحکم کرنے میں مدد ملی۔ پاکستان نے حالیہ مہینوں میں دفاعی آؤٹ ریچ تیز کی ہے کیونکہ وہ اسلحہ برآمدات بڑھانے اور اپنی گھریلو دفاعی صنعت کو معاشی فائدہ پہنچانے کی کوشش کر رہا ہے۔ ستمبر میں، سعودی عرب اور پاکستان نے اسٹریٹجک باہمی دفاعی معاہدے پر دستخط کیے، جس میں وعدہ کیا گیا کہ "کسی بھی ملک پر کسی بھی جارحیت کو دونوں کے خلاف جارحیت سمجھا جائے گا۔" ریاض اور اسلام آباد نے ڈیٹرینس امبریلا پر اتفاق کیا جس سے دونوں ممالک کو اپنی پوری عسکری صلاحیتوں کے استعمال کی اجازت ملے گی۔ اس معاہدے کا مقصد سکیورٹی کو بہتر بنانا، خطے اور دنیا میں امن کا حصول، دونوں ممالک کے درمیان دفاعی تعاون کے شعبوں کی ترقی کے لیے کوشش کرنا اور کسی بھی جارحیت کے خلاف مشترکہ ردِعمل کو مضبوط کرنا ہے۔ گزشتہ ماہ ایسی رپورٹس آئیں کہ پاکستان اور سعودی عرب تقریباً 2 بلین ڈالر کے سعودی قرضوں کو JF-17 جنگی طیاروں کے معاہدے میں تبدیل کرنے پر بات چیت کر رہے تھے۔ ماہرین نے کہا کہ یہ آزمودہ ہے اور مزید کہا کہ یہ لاگت کے لحاظ سے بھی مؤثر ہے۔ پاکستان نے کہا ہے کہ یہ طیارہ پچھلے سال مئی میں بھارت کے ساتھ اس کے تنازع کے دوران استعمال کیا گیا تھا۔ گزشتہ ماہ پاکستانی وزیر رضا حیات ہرا نے کہا کہ پاکستان-سعودی عرب-ترکیہ سہ فریقی معاہدہ بھی پہلے ہی زیرِ غور ہے۔

صدر ایردوان کی مسلم ممالک میں مضبوط ٹرانسپورٹ انضمام کی اپیل

انقرہ، 13 فروری (یو این آئی) ترکیہ کے صدر رجب طیب ایردوان نے اسلامی تعاون تنظیم کے اراکین کے درمیان نقل و حمل کے نظام میں مزید مضبوطی اور یکجہتی کا مطالبہ کیا ہے اور کہا ہے کہ مؤثر اور قابلِ اعتماد نیٹ ورکس اسلامی دنیا کی اقتصادی صلاحیت کو بروئے کار لانے کے لیے ضروری ہیں۔ استنبول میں جمعرات کو او آئی سی کے وزراء مواصلات کے اجلاس کے لیے بھیجے گئے ویڈیو پیغام میں، ایردوان نے کہا کہ مسلم ممالک ایک وسیع جغرافیہ پر پھیلے ہوئے ہیں جو ایشیا سے افریقہ اور یورپ سے مشرقِ وسطیٰ تک محیط ہے، اور ان کے پاس قدرتی راہداری، متحرک نوجوان آبادی اور تیزی سے بڑھتی ہوئی مالی منڈیاں موجود ہیں۔ انہوں نے کہا کہ "تاہم، اس عظیم صلاحیت کو مکمل طور پر بروئے کار لانے اور جغرافیائی فوائد کو اسٹریٹجک قوت میں تبدیل کرنے کے لیے ہمیں مؤثر، قابلِ اعتماد اور مربوط نقل و حمل کے نیٹ ورکس کی ضرورت ہے۔" صدر ایردوان نے زور دیا کہ شاہراہوں، ریلوے، بندرگاہوں اور ہوائی اڈوں کے درمیان مضبوط روابط نہ صرف تجارت کو فروغ دیں گے بلکہ رکن ممالک کے درمیان سماجی اور ثقافتی روابط کو بھی بڑھائیں گے۔ ترکی کے حالیہ بڑے انفراسٹرکچر منصوبوں، کہ جن میں مارمرائے ریلوٹنل، یوریشیا ٹنل اور بڑے پل شامل ہیں، کا حوالہ دیتے ہوئے ترک صدر نے کہا کہ ملک نے عالمی تجارتی راستوں کو مضبوط کیا ہے اور ریلوے، سمندری اور ہوابازی کی صلاحیت میں اضافہ کیا ہے۔ صدر ایردوان نے کہا کہ ٹرانس کیسپین مشرق-مغرب درمیانی راہداری منصوبے میں ترکیہ کے تعاون کے ذریعے، ملک نے تاریخی شاہراہِ ریشم کو ایک جدید نقطۂ نظر کے ساتھ دوبارہ جانبر کیا ہے۔ تاہم، ہم ان سرمایہ کاریوں کو محض قومی فریم ورک تک محدود نہیں سمجھتے۔ "ہمارا مقصد اسلامی تعاون تنظیم کے رکن ممالک کے ساتھ یکجہتی اور روابط کو مضبوط کرنا، سرحد پار کوریڈوروں کو فروغ دینا، اور مشترکہ منصوبوں کے ذریعے اضافی قدر پیدا کرنا ہے۔" صدر نے نوٹ کیا کہ کانفرنس کے دوران ہونے والی تعمیری مذاکرات نے اہم اقدامات کی راہ ہموار کی ہے۔ صدر نے کہا کہ "ہم نے رکن ممالک کے درمیان نقل و حمل کے روابط کو مضبوط کرنے، بین الاقوامی فورمز پر یکجہتی بڑھانے، اور ترکیہ کی (OIC) صدارت کے دوران مواصلاتی روابط اسٹریٹجی دستاویز تیار کرنے کے لیے ایک روڈ میپ بنانے کے حوالے سے اہم فیصلے کیے ہیں۔" انہوں نے مزید کہا کہ "بلاشبہ، ان فیصلوں کے مؤثر نفاذ کے لیے ضروری ہے کہ تکنیکی اجلاسوں میں خلل نہ ہو اور نگرانی کے میکانزم احتیاط کے ساتھ چلائے جائیں۔

متحدہ عرب امارات کے اسکولوں میں غذا اور مشروبات سے متعلق نئے سخت قوانین کا نفاذ

دبئی، 13 فروری (یو این آئی) متحدہ عرب امارات (یو اے ای) نے بچوں کی صحت اور نشوونما کو بہتر بنانے کے لیے غذا اور مشروبات سے متعلق نئے سخت قوانین کا نفاذ کر دیا ہے۔ غیر ملکی ذرائع ابلاغ کے مطابق متحدہ عرب امارات (یو اے ای) نے کھانے پینے کی درجنوں اشیا سمیت جنک فوڈز کی فروخت اور اُسے ساتھ لانا ممنوع قرار دے دیا ہے۔ اماراتی محکمہ تعلیم کے مطابق یہ اقدامات بچوں میں صحت مند غذا کے انتخاب کو فروغ دینے، ان کی توجہ اور تعلیمی کارکردگی بہتر بنانے اور طویل مدت میں بیماریوں کے خطرے کو کم کرنے کے لیے ضروری ہیں۔ متحدہ عرب امارات میں تعلیمی حکام کی جانب سے جاری کردہ فہرست میں درج ذیل قسم کی اشیاء اسکول کیمپس، کینٹین یا طلبا کے لنچ باکسز میں لانا اور استعمال کرنے پر پابندی عائد کی گئی ہے۔ پابندی کی زد میں آنے والی اشیاء میں سافٹ ڈرنکس (کاربونیٹیڈ)، انرجی اور شوگر والے مشروبات، چاکلیٹس، آلو کے چپس اور دیگر پروسیسڈ اسنیکس، مٹھائیاں، کیک، ڈونٹس اور دیگر زیادہ شوگر والے میٹھے اور تلی ہوئی غذائیں جیسے فرائز، فلافل، سموسے وغیرہ شامل ہیں۔ پروسیسڈ گوشت اور زیادہ نمک یا چکنائی والے کھانے، مصنوعی رنگ، فلیورز اور زیادہ شوگر والے جوسز پر پابندیاں بچوں میں موٹاپا، ذیابیطس اور دیگر صحت کے مسائل سے نمٹنے کے لیے لگائی گئی ہیں۔ رپورٹس کے مطابق اسکول انتظامیہ کو طلبا کے لنچ باکسز کی چیکنگ کرنے کی ہدایت کی گئی ہے تاکہ ممنوع اشیاء کا استعمال روکا جا سکے۔ اسکول کی فائرمنٹ اور کینٹینز میں صرف صحت مند اور متوازن خوراکیں فراہم کرنے کا حکم جاری کیا گیا ہے جیسے تازہ پھل، کم چکنائی والے دودھ، دہی، روسٹڈ یا بیکڈ غذائیں اور پانی بطور بنیادی مشروب ہی رکھی جائیں۔

جنگ اور مداخلت کسی کو بھی فائدہ نہیں پہنچاتی: حنفی

کابل۔13/فروری۔ ایم این این۔ جمعرات کو امارت اسلامیہ افغانستان کے اعلیٰ حکام نے کابل میں ایک تقریب کے دوران عالمی برادری کے ساتھ مثبت تعلقات برقرار رکھنے کی اہمیت پر زور دیا۔ نائب وزیراعظم برائے اقتصادی امور ملا عبدالغنی برادر نے کہا کہ افغانستان کے ساتھ تعمیری روابط وقت کی ضرورت ہے۔ انہوں نے علاقائی اور عالمی ممالک پر زور دیا کہ وہ علاقائی ترقی کے مواقع کو تباہ کن سیاسی ایجنڈوں کے لیے قربان نہ کریں۔ برادر نے کہا، افغانستان کے ساتھ مثبت روابط وقت کی ضرورت ہے، اور علاقائی اور عالمی رابطوں کو مضبوط بنانے کے ساتھ ساتھ مشترکہ ترقیاتی اہداف کا حصول ضروری ستون ہیں۔ اس حقیقت کو نظر انداز کرنا مشترکہ مقاصد کے حصول کی کوششوں کو کمزور کرتا ہے اور جان بوجھ کر موجودہ ممکنہ مواقع کو ضائع کرتا ہے۔ اپنے ریمارکس کے ایک اور حصے میں، برادر نے کہا کہ افغانستان پہلے نسلی اور علاقائی سیاسی خطوط پر تقسیم تھا۔ ان کے مطابق امارت اسلامیہ افغانوں کو ایک اسلامی اور قومی پلیٹ فارم کے تحت متحد کرنے کے لیے کام کر رہی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ "ہم نے کسی کی راہ میں رکاوٹ نہیں ڈالی اور نہ ہی امارت اسلامیہ کی صلاحیت اتنی محدود ہے کہ وہ ہر فرد اور چھوٹے مسئلے کو ایک اہم معاملہ سمجھے۔" نائب وزیراعظم برائے انتظامی امور عبدالسلام حنفی نے بھی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے خبردار کیا کہ جنگ اور ایک دوسرے کے معاملات میں مداخلت سے کسی بھی فریق کو فائدہ نہیں ہوتا۔ "ہمیں جیت ہار کی پالیسی کی بنیاد پر آگے بڑھنا چاہیے، نہ کہ جیت ہار کی پالیسی پر۔ جیت ہار کی حکمت عملی کبھی مثبت نتائج نہیں دیتی۔ آپ کو ترقی کرنی چاہیے، اور ہمیں ترقی کرنی چاہیے۔ ہمیں اپنے کسی پڑوسی سے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ حکام کا پڑوسی اور علاقائی ممالک کے ساتھ اچھے تعلقات پر زور ایک ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب کابل اور اسلام آباد کے درمیان تناؤ بدستور جاری ہے۔

پاکستانی جیل میں "غیر انسانی" بدسلوکی کے بعد عمران خان 85 فیصد بصارت کھو بیٹھے

اسلام آباد۔13/فروری۔ ایم این این۔ پاکستان کے سابق وزیر اعظم عمران خان کو اڈیالہ جیل کے اندر تباہ کن نظر آنے والے نقصان، صحت کی شدید خرابی اور طویل تنہائی کا سامنا کرنا پڑا ہے، عدالت کی طرف سے مقرر کردہ ایک وکیل کی ایک قابل مذمت رپورٹ کے مطابق جس میں ان کے معاونین نے "جان بوجھ کر، غیر انسانی اور غیر قانونی سلوک" کے طور پر بیان کیا ہے جسے پاکستان کے طاقتور فوجی ادارے کی نگرانی میں کیا گیا تھا۔ سپریم کورٹ کے مقرر کردہ امیکس کیوری (عدالت کے دوست) سلمان صفدر کی تیار کردہ ایک تفصیلی رپورٹ نے انکشاف کیا ہے کہ جیل حکام کی جانب سے مہینوں تک بار بار کی جانے والی طبی شکایات کو مبینہ طور پر نظر انداز کرنے کے بعد عمران خان اپنی دائیں آنکھ کی تقریباً 85 فیصد بینائی کھو چکے ہیں۔ ان نتائج میں ایک سابق وزیر اعظم کی تنہائی میں قید، بروقت طبی دیکھ بھال سے انکار، خاندان کے افراد سے ملنے پر پابندی، اور قانونی مشیر سے منقطع ہونے کی ایک بھیانک تصویر پیش کی گئی ہے - ایسی صورتحال کے ناقدین پاکستانی گہری ریاست اور پاک فوج پر مکمل طور پر الزام لگاتے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق، خان نے amicus معاون کو بتایا کہ "تقریباً تین سے چار ماہ قبل، اکتوبر 2025 تک، اس کی دونوں آنکھوں میں 6x6 بصارت نارمل تھی۔

امریکی قانون سازوں نے تائیوان میں دفاعی اخراجات میں اہم اضافے پر زور دیا

واشنگٹن۔13/فروری۔ ایم این این۔ جمعرات کو ریاستہائے متحدہ کے درجنوں قانون سازوں نے تائیوان کی سیاسی جماعتوں پر زور دیا کہ وہ "اہم" دفاعی اخراجات میں اضافے کی حمایت کریں، اور خبردار کیا کہ چین کی طرف سے خطرہ "کبھی زیادہ نہیں تھا۔" تائیوان نے پچھلی دہائی میں اپنی فوج کو اپ گریڈ کرنے کے لیے کئی ارب ڈالر خرچ کیے ہیں، لیکن اسے چین کے خلاف اپنی حفاظت کے لیے مزید کچھ کرنے کے لیے بڑھتے ہوئے امریکی دباؤ کا سامنا ہے، جس کا دعویٰ ہے کہ یہ جزیرہ اس کی سرزمین کا حصہ ہے اور اس نے اسے ضم کرنے کے لیے طاقت کے استعمال سے انکار نہیں کیا ہے۔ تائیوان کے صدر لائی چنگ ٹی نے آٹھ سالوں کے دوران 40 بلین ڈالر کے اضافی دفاعی اخراجات کی تجویز پیش کی ہے، لیکن اس منصوبے کو اپوزیشن کے زیر کنٹرول پارلیمنٹ نے دسمبر کے اوائل سے 10 بار روکا ہے۔ 12 فروری کو ایک خط جس پر سینیٹ اور ہاؤس کے 37 ریپبلکن اور ڈیموکریٹ اراکین نے دستخط کیے ہیں، عوامی جمہوریہ چین کا حوالہ دیتے ہوئے کہا گیا ہے کہ امریکہ اور تائیوان کو پی آر سی کی جارحیت کو روکنے کے لیے مزید کچھ کرنا چاہیے۔ "قانون سازوں نے کہا کہ چین کے صدر شی جن پنگ تائیوان کو کنٹرول کرنے کے لیے پی آر سی کی قومی طاقت کے ہر عنصر پر توجہ مرکوز کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا، "بڑی اسے غیر قانونی، زبردستی، جارحانہ، اور دھوکہ دہی پر مبنی اقدامات کے ذریعے حاصل کرنے کی امید رکھتے ہیں جو تائیوان کی مزاحمت کی خواہش کو نقصان پہنچاتے ہیں۔

پاکستان میں ریاستی سرپرستی میں شیعوں کی منظم نسل کشی کا سلسلہ جاری: مولانا کلب جواد نقوی

اسلام آباد کی جامع مسجد میں ہوئے دہشت گردانہ واقعے کے خلاف نماز جمعہ کے بعد آصفی مسجد میں ہوا احتجاج، پاکستان مردہ باد کے نعرے لگے

لکھنؤ ۱۳ فروری : پاکستان کے پایۂ تخت اسلام آباد کی جامع مسجد میں ہوئے دہشت گردانہ حملے اور سرکاری سرپرستی میں شیعوں کی منظم نسل کشی کے خلاف آج مجلس علمائے ہند کے زیر اہتمام آصفی مسجد میں نماز جمعہ کے بعد احتجاج ہوا۔ احتجاج کی رہنمائی مولانا کلب جواد نقوی نے کی ۔مظاہرین نے پاکستان سرکار، فوج، پاکستانی وزیر اعظم شہباز شریف، جنرل عاصم منیر اور دہشت گردی کے بانی امریکہ و اسرائیل کے خلاف 'مردہ باد' کے نعرے لگائے ۔احتجاج میں پاکستانی وزیر اعظم شہباز شریف کی تصویر جلا کر مظاہرین نے اپنے غم وغصے کا اظہار کیا۔ مظاہرین نے اقوام متحدہ اور حقوق انسانی کی تنظیموں سے مطالبہ کیا کہ پاکستان کو ایک دہشت گرد ریاست قرار دیا جائے۔

مجلس علمائے ہند کے جنرل سکریٹری مولانا کلب جواد نقوی نے مظاہرین کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں شیعوں کی منظم نسل کشی کا سلسلہ جاری ہے ۔شیعوں کی مساجد اور امام باڑوں میں دھماکے ہوتے ہیں، ہزاروں شیعہ جوانوں کا اغوا کرکے انہیں غائب کردیا جاتا ہے جس کی ہم مذمت کرتے ہیں ۔مولانا نے کہا کہ پاکستان میں ریاستی سرپرستی میں دہشت گردی ہورہی ہے ،جس کے پیچھے تکفیری گروہوں کا ہاتھ ہے ۔پاکستان نے ہمیشہ دہشت گرد گروہوں کو بڑھاوا دیا اور ریاستی سرپرستی میں شیعوں کو دبانے اور کچلنے کی کوشش کی جاتی رہی ۔مولانا نے مزید کہا کہ جب سے برطانیہ کی سرپرستی میں وہابیت اور تکفیریت کا سلسلہ شروع ہوا تب سے دہشت گردی کو فروغ حاصل ہوا۔ انہوں نے کہا کہ شیعوں پر جتنے بھی ظلم ہوتے ہیں کافر و مشرک کہہ کر ہوتے ہیں کیونکہ یہ وہابیت اور تکفیریت کا شیعوں کے خلاف فتویٰ ہے ۔اسی بنا پر تکفیری تنظیمیں شیعوں کے خلاف خودکش حملے کرتی ہیں اور ان کی نسل کشی کی جاتی ہے۔ مولانا نے وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ یہ دہشت گرد تنظیمیں چھوٹے چھوٹے بچوں کا برین واش کرکے دہشت گردانہ واقعات انجام دیتی ہیں ۔یہ منصوبہ بندی مدتوں پرانی ہے ،جس کے پیچھے عالمی طاقتیں ہیں۔ یہ تنظیمیں چھوٹے چھوٹے بچوں کو دہشت گردی کی تربیت دیتی ہیں، جس کے لئے تکفیری مولویوں کو موٹی فنڈنگ ہوتی ہے ۔مولانا نے مزید کہا کہ ان دہشت گرد تنظیموں کا دعویٰ ہے کہ وہ کافروں اور مشرکوں کا قتل کرتے ہیں تو پھر ٹرمپ کا استقبال کیوں جا رہا تھا؟ امریکی صدر کے سامنے مسلم حکمران اپنی ناموس کیوں پیش کررہے تھے ؟ کیا ٹرمپ مسلمان تھا؟ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ مسلم حکمران امریکی اور اسرائیلی ایجنٹ ہیں جو دہشت گرد نظریات کی پشت پناہی کرتے ہیں اور انہیں فروغ دیتے ہیں۔

مولانا نے آگے کہا کہ پوری دنیا میں امریکی اور اسرائیلی سازشوں کا مقابلہ صرف شیعہ کررہے ہیں اس لئے ان کا قتل عام کیا جارہا ہے ۔پوری دنیا کے مسلم حکمران امریکہ و اسرائیل کے سامنے تسلیم ہوچکے ہیں ،صرف شیعہ مزاحمت کررہے ہیں ۔انہوں نے کہا کہ ہندوستان کی بڑی بڑی مسلم تنظیمیں بھی شیعہ نسل کشی اور دہشت گردی پر خاموش رہتی ہیں اور ان کی طرف سے کوئی مذمتی بیان تک نہیں آتا، اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ تنظیمیں بھی عالمی طاقتوں کی آلۂ کار ہیں اور ان کی ذہنیت بھی دہشت گرد تنظیموں سے مختلف نہیں ۔مولانا نے کہا کہ ظلم کسی بھی مذہب اور عقیدے کے لوگوں پر ہو رہا ہو ہم اس کے خلاف احتجاج کرتے ہیں ،تاکہ ہمارا انسانی فریضہ ادا ہوسکے۔ ہم احتجاج کرکے پیغام دیتے ہیں کہ ہم دہشت گردی کے حامی نہیں بلکہ مظلوموں کے حامی ہیں۔ مولانا نے کہا کہ ہم اسلام آباد کی جامع مسجد میں شہید ہونے والے تمام شہداء کے خانوادوں کے ساتھ ہیں ۔انہوں نے کہا کہ جب تک دہشت گردی پر ڈہرا معیار ختم نہیں ہوگا دہشت گردی بھی ختم نہیں ہوگی۔

مظاہرین کو خطاب کرتے ہوئے مولانا رضا حیدر زیدی نے کہا کہ اسلام آباد کی جامع مسجد میں ہوا دہشت گردانہ حملہ دراصل امریکہ اور اسرائیل کے اشارے پر تھا۔ کیونکہ نماز جمعہ میں امریکہ اور اسرائیل کے خلاف نمازی جمع ہورہے تھے اور یہ فیصلہ لیا گیا تھا کہ امریکہ اور اسرائیل سے جنگ کی صورت میں تمام شیعہ ایران کی حمایت کریں گے، اس لئے امریکہ نے داعش کے دہشت گردوں کے ذریعہ شیعوں کو خوف زدہ کرنے کے لئے یہ خودکش دھماکہ کروایا۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ داعش کو امریکی اور اسرائیلی سرپرستی حاصل ہے جیسا کہ کئی امریکی عہدیدار ماضی میں اس کا دعویٰ بھی کرچکے ہیں ۔مولانا نے کہا کہ ہم پاکستان میں اقلیتوں کے خلاف ریاستی دہشت گردی کی مذمت کرتے ہیں اور اقوام متحدہ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ شیعوں کو تحفظ فراہم کرایا جائے ۔مولانا نے کہا کہ پاکستان میں اقلیتیں محفوظ نہیں ہیں، ہمارے پاس الفاظ نہیں جن کے ذریعہ اس نسل کشی کے واقعات کی مذمت کی جائے۔ احتجاج میں مولانا نقی عسکری ،مولانا شباہت حسین ،مولانا فیروز حسین ،مولانا حسن جعفر ،مولانا عادل فراز نقوی اور دیگر افراد نے شرکت کی۔

کے جی ایم یو کیمپس میں واقع

700 سالہ قدیم درگاہ کی وقف اراضی پر مبینہ تجاوزات کا مسئلہ اٹھایا گیا، عدالتی جانچ کا مطالبہ

لکھنؤ۔ آج بعد نمازِ جمعہ دوپہر 2:00 بجے درگاہ حضرت مخدوم شاہ مینا (رحمۃ اللہ علیہ) کے احاطے میں ایک پریس کانفرنس منعقد کی گئی، جس میں King George's Medical University (کے جی ایم یو) کیمپس میں واقع تقریباً 700 سالہ قدیم درگاہ حضرت حاجی حرمین شاہ (رحمۃ اللہ علیہ) کی رجسٹرڈ وقف اراضی پر مبینہ تجاوزات، توڑ پھوڑ اور غلط استعمال کے سنگین معاملات کو عوام کے سامنے پیش کیا گیا۔ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے سید بابر اشرف، پرنسپل سکریٹری آل انڈیا محمدی مشن اور پیرزادہ شیخ ناصر علی مینائی، جنرل سکریٹری مخدوم شاہ مینا فاؤنڈیشن نے کہا کہ درگاہ کے احاطے میں موجود عبادت خانہ، وضوخانہ، لنگر کا نظام، چار دیواری اور ملحقہ قبرستان صدیوں پرانی صوفی روایت اور گنگا-جمنی تہذیب کی علامت ہیں۔ مذکورہ اراضی Waqf Act, 1995 کے تحت رجسٹرڈ ہے اور Uttar Pradesh Sunni Central Waqf Board کے زیرِ نگرانی محفوظ ہے۔ مقررین نے الزام عائد کیا کہ میڈیکل انتظامیہ کی جانب سے عبادت خانہ، وضوخانہ اور لنگر کی عمارتوں کو نقصان پہنچایا گیا، وقف کی حد بندی دیوار میں مداخلت کی گئی اور زائرین کی آمد و رفت میں رکاوٹ ڈالی گئی۔ مزید یہ کہ وقف اراضی کے ایک حصے کو پارکنگ کے طور پر استعمال کیے جانے کی بات بھی سامنے آئی ہے۔ پریس کانفرنس میں یہ بھی واضح کیا گیا کہ Places of Worship (Special Provisions) Act, 1991 کی دفعات 3 اور 4 کے مطابق 15 اگست 1947 کی حیثیت کے مطابق مذہبی مقامات کی اصل صورت کو برقرار رکھنا قانونی طور پر لازم ہے۔ مقررین کے مطابق یہ درگاہ ایک تاریخی قبل از آزادی مذہبی مقام ہے اور مکمل قانونی تحفظ کی مستحق ہے۔ تنظیم کی جانب سے ہندوستان کے معزز وزیرِ دفاع Rajnath Singh کو ارسال کردہ نمائندگی کی تفصیلات بھی میڈیا کے سامنے پیش کی گئیں۔

اہم مطالبات

معزز وزیرِ دفاع سے درج ذیل مطالبات کیے گئے: متعلقہ افسران کے خلاف فوری تادیبی کارروائی کی جائے۔ کسی ریٹائرڈ ہائی کورٹ جج کی سربراہی میں آزاد عدالتی تحقیقاتی کمیشن قائم کیا جائے۔ وقف ایکٹ 1995 اور پلیسز آف ورشپ ایکٹ 1991 پر مکمل عمل درآمد یقینی بنایا جائے۔ سید بابر اشرف کچھوچھوی، سکریٹری جنرل آل انڈیا محمدی مشن نے کہا کہ یہ معاملہ کسی تنازع کا نہیں بلکہ قانون کی بالادستی، ثقافتی ورثے کے تحفظ اور ہندوستان کی مشترکہ روحانی روایت کے دفاع سے متعلق ہے۔

ریاست کے بڑے ٹیکس دہندگان کو بڑی راحت:

اب ذاتی سماعت ورچوئل میڈیم سے ہوگی

ورچوئل سماعت کا یہ عمل 20 فروری 2026 سے نافذ العمل ہوگا

لکھنؤ: 13 فروری۔ ٹیکس نظام کو آسان بنانے اور ٹکنالوجی کا زیادہ سے زیادہ استعمال کرکے کاروبار کرنے میں آسانی کو فروغ دینے کے لیے اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ کی ہدایات کے مطابق، اتر پردیش میں محکمہ ریاستی ٹیکس نے بڑے ٹیکس دہندگان کو سہولت فراہم کرنے کی سمت ایک اہم اور قابل ستائش قدم اٹھایا ہے۔ اسٹیٹ ٹیکس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ریاست کے بڑے ٹیکس دہندگان کے لیے ورچوئل ہیئرنگ سسٹم کا نفاذ مؤثر طریقے سے مسائل کو حل کرے گا۔ یہ فیصلہ سازی کے عمل کو تیز تر، شفاف، بروقت اور ٹیکس دہندگان کے لیے دوستانہ بنائے گا۔ ورچوئل سماعت کا یہ عمل، جو جوائنٹ کمشنر (کارپوریٹ) اور جوائنٹ کمشنر (کارپوریٹ سیل-آئل سیکٹر) کی سطح پر نافذ کیا جائے گا، 20 فروری 2026 سے نافذ العمل ہوگا۔ یہ اطلاع دیتے ہوئے محکمہ ریاستی ٹیکس کی پرنسپل سکریٹری محترمہ کامنی رتن چوہان نے بتایا کہ اس اقدام کے تحت ریاست میں تمام جوائنٹ کمشنر (کارپوریٹ) اور جوائنٹ کمشنر (کارپوریٹ سیلز-آئل سیکٹر) کی سطحوں پر رجسٹرڈ ٹیکس دہندگان کی ذاتی سماعتیں عام حالات میں ورچوئل سماعتوں کے طور پر کی جائیں گی۔ یہ انتظامات اتر پردیش گڈس اینڈ سروسز ٹیکس ایکٹ 2017 کے مختلف سیکشنز کے مطابق ہوں گے۔ محکمہ ریاستی ٹیکس کی پرنسپل سکریٹری نے کہا کہ ریاست میں رجسٹرڈ بڑے ٹیکس دہندگان کے فیصلے سے متعلق ذاتی سماعتیں اب ورچوئل سماعتوں کے ذریعے کی جائیں گی۔ بڑے ٹیکس دہندگان کی سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ متبادل بھی دستیاب کرایا جائے گا کہ اگر کسی وجہ سے، مجازی سماعت کے بجائے، ٹیکس دہندہ افسر کے سامنے ذاتی طور پر یا کسی مجاز نمائندے کے ذریعے پیش ہونا چاہتا ہے، تو افسران کی درخواست پر غور کرے گا اور انہیں یہ موقع فراہم کرے گا۔ ڈاکٹر نتن بنسل، کمشنر، ریاستی ٹیکس، اتر پردیش، نے بتایا کہ ریاستی ٹیکس محکمہ کے اندر کارپوریٹ سرکل بڑے ٹیکس دہندگان کو بہتر اور زیادہ قابل رسائی خدمات فراہم کرنے کے لیے قائم کیا گیا تھا۔ فی الحال، جی ایس ٹی سے متعلق کارروائی ایک آن لائن پورٹل کے ذریعے کی جاتی ہے، لیکن بعض فیصلہ سازی کے معاملات میں، ٹیکس دہندگان کو سماعت کے لیے ذاتی طور پر حاضر ہونا ضروری تھا۔ سماعت کے اس عمل کے دوران، ٹیکس دہندگان یا ان کے مجاز نمائندے اکثر وقت پر حاضر نہیں ہو پاتے تھے، جس کی وجہ سے ملتوی کرنا پڑتا تھا۔ بعض اوقات، مقررہ تاریخ پر اہلکار کی غیر حاضری بھی محکمہ کے تیز رفتار انصاف کی فراہمی کے ہدف میں رکاوٹ بنتی ہے۔ اس سے نہ صرف مقدمات کے حل میں تاخیر ہوتی ہے بلکہ ٹیکس دہندگان اور محکمہ دونوں کا وقت، محنت اور وسائل بھی غیر ضروری طور پر ضائع ہوتے ہیں۔

مودی 22 فروری کو میرٹھ کا دورہ کریں گے

میرٹھ: 13 فروری (پی این ایس) وزیر اعظم نریندر مودی 22 فروری کو میرٹھ کا دورہ کرنے والے ہیں، جہاں وہ شہری نقل و حمل کے اہم منصوبوں کا افتتاح کریں گے، جن میں میٹرو سروس اور نمو بھارت ٹرین شامل ہیں۔ ان منصوبوں کا مقصد مغربی اتر پردیش میں علاقائی آمدورفت کو مضبوط بنانا اور اقتصادی ترقی کو تیز کرنا ہے۔

ذرائع کے مطابق، وزیر اعظم اپنے دورے کے دوران ایک عوامی اجتماع سے بھی خطاب کریں گے۔ توقع ہے کہ یہ منصوبے تجارت، رئیل اسٹیٹ کی ترقی اور روزگار کے مواقع کو فروغ دیں گے، جبکہ خطے میں ہزاروں مسافروں کے لیے سفر کو آسان بنائیں گے۔ ذرائع نے مزید بتایا کہ میٹرو سروس کے آغاز سے شہر کے اندر رابطہ بہتر ہوگا، ٹریفک جام میں کمی آئے گی اور شہریوں کو تیز رفتار اور قابلِ اعتماد سفری سہولت میسر آئے گی۔ وہیں نمو بھارت ٹرین سروس تیز رفتار علاقائی رابطے کو فروغ دے گی، جس سے میرٹھ کو قومی دارالحکومت کے خطے سے زیادہ مؤثر طریقے سے جوڑا جا سکے گا اور روزانہ سفر کرنے والے مسافروں، طلبہ اور کاروباری افراد کو فائدہ پہنچے گا۔

یہ دورہ خطے میں بنیادی ڈھانچے کو فروغ دینے کے حوالے سے خاص اہمیت رکھتا ہے اور اس سے میرٹھ کو مغربی اتر پردیش کے ایک ابھرتے ہوئے شہری اور اقتصادی مرکز کے طور پر تقویت ملنے کی توقع ہے۔

اسی دوران، وزیر اعظم نریندر مودی 14 فروری کو آسام کا بھی دورہ کریں گے، جہاں وہ شمال مشرقی خطے میں رابطہ کاری، ڈیجیٹل بنیادی ڈھانچے، اعلیٰ تعلیم اور شہری نقل و حمل کو مضبوط بنانے کے مقصد سے 5,450 کروڑ روپے سے زائد کے ترقیاتی منصوبوں کا افتتاح اور سنگِ بنیاد رکھیں گے۔ وزیر اعظم کے دفتر (پی ایم او) کے مطابق، صبح تقریباً 10:30 بجے وزیر اعظم ڈبروگڑھ کے موران بائی پاس پر واقع ایمرجنسی لینڈنگ فیسلٹی (ای ایل ایف) پہنچیں گے، جہاں وہ لڑاکا طیاروں، ٹرانسپورٹ طیاروں اور ہیلی کاپٹروں کا فضائی مظاہرہ دیکھیں گے۔ دوپہر تقریباً ایک بجے وہ دریائے برہم پتر پر تعمیر کیے گئے نئے کمار بھاسکر ورما سیتو کا معائنہ کریں گے۔ بعد ازاں تقریباً 1:30 بجے گوہاٹی کے لاچت گھاٹ پر 5,450 کروڑ روپے سے زائد مالیت کے ترقیاتی منصوبوں کا افتتاح اور آغاز کریں گے۔

وزیر اعظم گوہاٹی میں انڈین انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ (آئی آئی ایم) گوہاٹی کا بھی افتتاح کریں گے، جس سے شمال مشرقی خطے میں اعلیٰ اور انتظامی تعلیم کو بڑا فروغ ملے گا۔ آخر میں، وزیر اعظم مودی پی ایم ای-بس سیوا اسکیم کے تحت 225 الیکٹرک بسوں کو بھی روانہ کریں گے، جن میں گوہاٹی (100)، ناگپور (50)، بھاؤنگر (50) اور چنڈی گڑھ (25) شامل ہیں۔ ان چار شہروں میں پی ایم ای-بس سیوا اسکیم کے تحت الیکٹرک بس سروس کے آغاز سے 50 لاکھ سے زائد شہریوں کو صاف، سستی اور قابلِ اعتماد عوامی ٹرانسپورٹ سہولت میسر آنے کی توقع ہے، جس سے شہری نقل و حرکت بہتر ہوگی اور معیارِ زندگی میں اضافہ ہوگا۔

کاکوری شہید اسمارک سے 'منریگا بچاؤ سنگرام ابھیان' کانگریس کی یاترا میں امڈا جن سیلاب

لکھنؤ۔ کاکوری شہید اسمارک پر شہیدوں کو نمن کر 'منریگا بچاؤ سنگرام ابھیان' کے تحت کانگریس نے پدیاترا کا آغاز کیا۔ یاترا میں خاص طور پر کانگریس پردیش ادھیکش اجے رائے اور سابق وزیر راج بہادر گوتم شامل ہوئے۔ اجے رائے نے کہا کہ بھاجپا سرکار کی جابرانہ پالیسیوں نے غریبوں کے حق 'منریگا' کو کمزور کردیا ہے۔ جب تک مزدوروں کو ان کا حق نہیں مل جاتا، کانگریس کی یہ جدوجہد جاری رہے گی۔ جمعہ کو بھارتیہ نیشنل کانگریس کے کارکنوں نے منریگا بچاؤ پدیاترا نکالی۔ یہ پدیاترا شہید اسمارک کاکوری سے شروع ہوکر بہرؔ وروڈ پر دسدوئی گاؤں تک نکالی گئی۔ اس دوران کارکنوں نے بھارتیہ جنتا پارٹی سرکار کے خلاف نعرے بازی کرتے ہوئے منریگا قانون کو دوبارہ لاگو کرنے کا مطالبہ کیا۔ پدیاترا کی قیادت کانگریس ضلع ادھیکش رودر دمن سنگھ ببلو اور سابق ودھایک اندل کمار راوت نے کی۔ کانگریس لیڈر اجے رائے نے بتایا کہ منریگا قانون سونیا گاندھی کی قیادت میں اور اُس وقت کے وزیر اعظم منموہن سنگھ کی سرکار کے ذریعہ لاگو کیا گیا تھا۔ اس یوجنا کے تحت مزدوروں کو 100 دن کے روزگار کی گارنٹی ملتی تھی۔ اجے رائے نے الزام لگایا کہ موجودہ مرکزی سرکار منریگا یوجنا کو کمزور کررہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سرکار نے یوجنا کے نام سے مہاتما گاندھی کا نام بدل دیا ہے اور اب روزگار گارنٹی بھی متاثر ہورہی ہے۔ ان کا دعویٰ ہے کہ نریندر مودی سرکار اس عوامی فلاحی یوجنا کو ختم کرنے کی سمت میں کام کررہی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اس پدیاترا کے ذریعے کارکن مزدوروں کو ان کے حقوق کے تئیں بیدار کررہے ہیں۔ انہوں نے اعلان کیا کہ 17 تاریخ کو منریگا کے مدعے پر ودھان سبھا گھیراؤ پروگرام بھی منعقد کیا جائے گا۔ اس پدیاترا میں بڑی تعداد میں پارٹی عہدیداران اور کارکن موجود رہے۔ پدیاترا کا جگہ جگہ پارٹی کارکنوں کی جانب سے شاندار استقبال کیا گیا۔

3 بچوں کی ماں لٹیری دلہن نکلی، پولیس نے گینگ کو گرفتار کرلیا

سلطان پور: 13 فروری (پی این ایس) اتر پردیش کے دھنپت گنج پولیس اسٹیشن نے دلہن کے لوٹنے والے گروہ کا پردہ فاش کیا ہے۔ شادی کی آڑ میں دھوکہ دہی، بھتہ خوری اور جھوٹے مقدمات کی دھمکیاں دینے والے اس شیطانی گروہ کے چار ارکان کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔ ملزمان سے نقدی اور زیورات بھی برآمد ہوئی ہیں۔ پولیس تفتیش میں انکشاف ہوا کہ ملزمہ دلہن تین بچوں کی ماں ہے۔ پولیس کے مطابق 10 فروری 2026 کو پوروانچل ایکسپریس وے پر 110 کلومیٹر کینٹین کے قریب ملزمان نے راجستھان کے ایک نوجوان کو شادی کا وعدہ کرکے اپنے جال میں پھنسایا۔ شادی مکمل ہونے کے بعد گینگ اضافی رقم کا مطالبہ کرتا تھا۔ اگر رقم ادا نہ کی گئی تو انہوں نے اسے عصمت دری، اسمگلنگ اور قتل کے جھوٹے مقدمات میں پھنسانے کی دھمکی دیتے ہیں۔ 11 فروری 2026 کو مدعی، جگدیش، ولد نانک رام، ساکن موہن پورہ گاوانی گاؤں، بالا گھاٹ تھانہ، کرولی ضلع (راجستھان) نے دھنپت گنج پولیس اسٹیشن میں شکایت درج کرائی۔ اس نے بتایا کہ وہ اپنے بیٹے روہتاش کی شادی کے لیے دیوریا آیا تھا۔ شادی کے بعد ششی اور سمن نے پوروانچل ایکسپریس وے پر اپنی گاڑی روکی اور 64000 روپے کا مطالبہ کیا۔ دباؤ کے تحت، اس نے 7,000 روپے ادا کیے، لیکن ملزم مزید رقم کا مطالبہ کرتا رہا اور پولیس کو بلانے کی دھمکی دیتا رہا۔ نوجوان کی شادی پہلے سے شادی شدہ خاتون سے ہوئی جس کے تین بچے ہیں۔ پولیس کے مطابق یہ گروہ منظم طریقے سے رقم اور زیورات ہتھیانے کے لیے جعلی شادیاں کرواتا تھا۔ مزاحمت کرنے پر وہ متاثرین کو دھمکیاں دیتے اور تاوان ادا کرنے پر مجبور کرتے۔ سپرنٹنڈنٹ آف پولیس چارو نگم نے اس معاملے کا نوٹس لیتے ہوئے ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کی نگرانی اور سرکل آفیسر بلدیرائی کی قیادت میں ایک خصوصی ٹیم تشکیل دی۔

سحری میں اٹھانے والی آواز کہاں گئی؟ محمد اقبال کا فکر انگیز خطاب

آگرہ: مسجد نہر والی سکندرا کے خطیب محمد اقبال نے آج خطبۂ جمعہ میں نمازیوں سے خطاب کرتے ہوئے رمضان المبارک کی تیاری اور اس کی قدر و منزلت پر زور دیا۔ انہوں نے اپنے بیان کا آغاز صحیح بخاری کی حدیث نمبر 1923 سے کیا، جس میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: "سحری کھایا کرو، اس لیے کہ سحری میں برکت ہے۔" خطاب کے دوران انہوں نے سوالیہ انداز میں پوچھا: "سحری میں اٹھانے والی آواز کہاں گئی؟" انہوں نے کہا کہ بچپن میں ہم سب رمضان کے دوران سحری کے وقت یہ آواز ضرور سنا کرتے تھے: "سحری کھانے والو اٹھ جاؤ، سحری کا وقت ہوگیا!" مگر آج وہ آوازیں سنائی نہیں دیتیں، حالانکہ رمضان المبارک ہر سال آتا ہے اور قیامت تک آتا رہے گا، لیکن ہم میں سے کون کب اس دنیا سے رخصت ہوجائے، یہ کسی کو معلوم نہیں۔ انہوں نے کہا کہ آنے والے رمضان کو اپنی زندگی کا آخری رمضان سمجھتے ہوئے اس کی قدر کرنی چاہیے اور پورے اہتمام کے ساتھ روزے، نماز، قرآن کریم کی تلاوت اور زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کا اہتمام کرنا چاہیے۔ انہوں نے صحیح بخاری کی حدیث نمبر 1909 کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ "چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو"، اس لیے ہمیں رمضان کی تیاری شوق اور جذبے کے ساتھ کرنی چاہیے۔ خطیب محمد اقبال نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آج کے نوجوان اکثر رات دو یا تین بجے تک جاگتے رہتے ہیں، پھر سحری کھا کر یا بغیر سحری کے سو جاتے ہیں اور اگلے دن ظہر کے وقت بیدار ہوتے ہیں۔ انہوں نے اسے سنت کی خلاف ورزی قرار دیتے ہوئے صحیح بخاری کی حدیث نمبر 568 کا حوالہ دیا، جس میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ عشاء سے پہلے سونے اور اس کے بعد بلا ضرورت بات چیت کو ناپسند فرماتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ کیا ایسے افراد وقت پر نماز اور قرآن کریم کی تلاوت کر سکتے ہیں؟ اس لیے ضروری ہے کہ ہم ابھی سے اپنے معمولات کی درست ترتیب بنائیں تاکہ وقت پر نماز ادا کرسکیں اور قرآن مجید کی تلاوت کا اہتمام کریں۔ آخر میں انہوں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان المبارک کی قدر کرنے اور اس سے بھرپور استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔

شاردہ نہر میں بزرگ کی لاش ملنے سے علاقے میں ہلچل

لکھنؤ۔ لکھنؤ کے پارا تھانہ علاقے کے تحت ہنس کھیڑا چوکی علاقے میں جمعہ کو اس وقت سنسنی پھیل گئی جب شاردہ نہر میں ایک شخص کی لاش تیرتی ہوئی دکھائی دی۔ پرانی پارا واقع سبزی منڈی کے پاس نہر میں لاش ملنے کی اطلاع ملتے ہی مقامی لوگوں کی بھاری بھیڑ جمع ہو گئی اور علاقے میں کھلبلی مچ گئی۔ معاملے کی اطلاع پولیس کو دی گئی، جس کے بعد سب انسپکٹر پولیس فورس کے ساتھ موقع پر پہنچے۔ پولیس نے فوری کارروائی کرتے ہوئے وکرم نگر پل کے پاس سے لاش کو نہر سے باہر نکلوایا اور اسے اپنی تحویل میں لے کر قانونی کارروائی شروع کردی۔ عینی شاہدین اور مقامی لوگوں سے ملی معلومات کے مطابق، متوفی کی شناخت اشفاق علی (55) کے طور پر ہوئی ہے۔ وہ ضلع اُناؤ کے تھانہ حسن گنج کے تحت قصبہ موہان کا رہنے والا تھا اور معشوق علی کا بیٹا تھا۔ بتایا جا رہا ہے کہ اشفاق علی کچھ عرصے سے اسی علاقے میں نہر کے کنارے ایک چھوٹی سی جھونپڑی ڈال کر رہتا تھا اور سبزی لگا کر اپنا گزارا کرتا تھا۔ مقامی باشندوں نے پولیس کو یہ بھی بتایا کہ متوفی کافی عرصے سے دمہ کی شدید بیماری میں مبتلا تھا، جس کی وجہ سے اس کی جسمانی حالت کافی کمزور ہوگئی تھی۔ پولیس نے جائے وقوعہ کا باریکی سے معائنہ کرنے کے بعد لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا ہے۔ پولیس حکام کا کہنا ہے کہ موت کی درست وجوہات کا پتہ پوسٹ مارٹم رپورٹ آنے کے بعد ہی چل سکے گا۔ فی الحال پولیس اس معاملے میں موت کی وجہ کی تصدیق کے لیے تفتیش میں مصروف ہے۔

کے اولیوڈی پبلک اسکول میں مفت ہیلتھ چیک اپ کیمپ

لکھنؤ کے اولیوڈی پبلک اسکول کیمپس میں صبح 8:30 سے 11:45 بجے تک مفت ہیلتھ چیک اپ کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ میڈیکل کیمپ میں شہر کے نامور اور نامور ڈاکٹروں نے اپنی خدمات فراہم کیں۔ مجموعی طور پر 219 طلباء اور 112 والدین کا مفت طبی معائنہ کیا گیا۔ کیمپ میں ماہر امراضِ امراضِ اطفال، ماہر امراضِ نسواں، آرتھوپیڈسٹ، دانتوں کے ڈاکٹر اور امراض چشم کے ماہرین موجود تھے۔ تمام ڈاکٹروں نے بے لوث خدمات سرانجام دیں۔ ہیلتھ چیک اپ کے دوران ضرورت مندوں میں مفت ادویات بھی تقسیم کی گئیں۔ اسکول کی پرنسپل البینہ وسیم نے تمام ڈاکٹروں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ اس طرح کے پروگراموں سے طلباء اور والدین کو بہت فائدہ ہوتا ہے۔ پروگرام صبح 11:45 پر اختتام پذیر ہوا اور اس کامیاب تقریب کے لیے اسکول فیملی نے تمام ڈاکٹروں اور ساتھیوں کا شکریہ ادا کی

آل انڈیا شیعہ حسینی فنڈ کی جانب سے استقبال کیمپ کا افتتاح

لکھنؤ۔ آل انڈیا شیعہ حسینی فنڈ کی جانب سے امام حسین کی بہن جناب زینب کی سالگرہ کی خوشی میں جشنِ زینب کا انعقاد کیا جائے گا۔ جمعہ کو جشن کے پروگرام کے لیے وکٹوریہ اسٹریٹ واقع شیا کالج میں استقبال کیمپ کا افتتاح ہوا۔ کیمپ کا افتتاح مولانا یاسوب عباس اور مولانا سکلین عبدی نے کرکے نظارہ کیا۔ اس موقع پر شیا حسینی فنڈ کے صدر امیر عالم، محمد زکی، حسن مہدی جھبّو، حسین جامین، اسارول سمیت دیگر عہدیداران موجود تھے۔

باندہ میں بچے کے اغوا اور قتل کے معاملے میں تین افراد کو عمر قید

باندہ: 13 فروری (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع باندہ کی ایک عدالت نے جمعہ کو ایک کمسن بچے کے اغوا اور قتل کے معاملے میں قصوروار پائے گئے تین نوجوانوں کو عمر قید اور مجموعی طور پر 54 ہزار روپے جرمانے کی سزا سنائی ہے۔ سرکاری وکیل جے پرکاش ساہو کے مطابق، باندہ شہر کی آواس وکاس کالونی کی رہائشی ممتا بیوی مہیش کے گھر پر پپو، سونو اور بالا پرساد کا آنا جانا تھا۔ باہمی تعلقات میں دراڑ پڑنے کے باعث ذاتی رنجش پیدا ہوگئی تھی۔ اسی رنجش کے تحت 11 نومبر 2020 کو ملزمان نے ممتا کے چھ سالہ بیٹے کرن عرف بابو کا اغوا کرکے اسے قتل کردیا اور لاش کو ایک کنویں میں پھینک دیا۔

علامہ غلام عبدالقادر علوی کے یوم پیدائش پر محفل دعا کا انعقاد

لکھنو/ روحانیت علم اور فکری بیداری کے امین شہزادۂ شعیب الاولیاء حضرت علامہ غلام عبدالقادر علوی سجادہ نشین خانقاہ فیض الرسول و ناظم اعلیٰ دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف کے یوم پیدائش کی مناسبت سے ایک پروقار جشن ولادت محفل دعا کا اہتمام جی این کمپیوٹر سینٹر ابرار نگر میں کیا گیا اس بابرکت تقریب میں علما مشائخ طلبہ اور عقیدت مندوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی اور آپ کی علمی روحانی اور اصلاحی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ تقریب کا آغاز تلاوت کلام پاک اور نعت رسول مقبول سے ہوا جس کے بعد مولانا محمد نسیم قادری و مولانا محمد اجمل حسین صابری ایم اے نے علامہ غلام عبدالقادر علوی کی حیات مبارکہ کے مختلف گوشوں پر روشنی ڈالتے ہوئے نے کہا کہ آپ نے ہمیشہ اعتدال محبت اور اصلاح معاشرہ کا پیغام دیا اور خانقاہی نظام کو علم و عمل کے ساتھ جوڑ کر نئی نسل کی رہنمائی فرمائی۔ مولانا نسیم قادری نے کہا کہ دارالعلوم فیض الرسول اور خانقاہ فیض الرسول کی چالیس سال سے زائد بے لوث خدمت دراصل اخلاص استقامت اور دینی حمیت کی روشن مثال ہے یہ وہ مسلسل جدوجہد ہے جس نے علم کی شمع کو فروزاں رکھا اور روحانیت کی خوشبو کو نسل در نسل منتقل کیا ایسی طویل اور خاموش خدمت ہی کسی ادارے کو محض عمارت نہیں بلکہ ایک زندہ تحریک بناتی ہے۔ انھوں نے اس بات پر زور دیا کہ آپ کی شخصیت صرف ایک روحانی پیشوا کی نہیں بلکہ ایک مفکر اور مصلح کی حیثیت رکھتی ہے جنہوں نے ملکی سطح پر دینی شعور اور اخلاقی اقدار کے فروغ کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی سطح پر بھی نمایاں کردار ادا کیا۔ حاضرین نے اس عزم کا اظہار کیا کہ علامہ غلام عبدالقادر علوی کی فکر و تعلیمات کو عام کر کے معاشرے میں محبت رواداری اور اصلاح کا پیغام عام کیا جائے گا۔ تقریب کے اختتام پر ملک و ملت کی سلامتی دارالعلوم اور خانقاہ کی ترقی کے لیے خصوصی دعا کی گئی۔

اودھ نامہ

دوالگ الگ باتیں

چاہے این آرسی ہو،سی اے اے ہو یا ایس آئی آر۔سب کے لئے یہی ڈھنڈورا پیٹا گیا کہ ملک میں دراندازوں کی ایک بڑی تعداد موجود ہے اسے پہچان کر ملک بدر کیا جائے گا اور جب اس کی مخالفت خاص طور سے مسلم طبقہ کی طرف سے کی جانے لگی تو یہ بھی کہا گیا کہ جو ہندوستانی شہری ہیں انھیں کوئی ہاتھ بھی نہیں لگا سکتا۔اس سلسلہ میں برسراقتدار طبقہ کی طرف سے دراندازوں کی تعداد کے بارے میں بڑے بڑے دعوے وقتاً فوقتاً کئے جاتے رہے ہیں۔حال ہی میں آسام میں ایک انتخابی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے وزیر داخلہ محترم نے کہا کہ صوبے کے سات اضلاع بی دھبری، بارپیٹا، درانگ، موریگاؤں، بونگائی گاؤں،نگاؤں اور گوآلپاڑا بی '64 لاکھ دراندازوں کے قبضے میں' ہیں۔واضح کرتے چلیں کہ جب درانداز کہا جاتا ہے تو اس کا نشانہ مسلمان ہی ہوتے ہیں اور ان کے بارے مین کہا جاتا ہے کہ یہ درانداز ہندوستان مُس غیر قانونی طریقہ سے پاکستان اور بنگلہ دیش سے آئے ہیں۔وزیر موصوف نے اس کے لیے کانگریس کے 20 سالہ دور اقتدار کو ذمہ دار ٹھہرایا اور دعویٰ کیا کہ صرف بی جے پی ہی اس مبینہ دراندازی کو روک سکتی ہے۔اور پھر یہ بھی ہوا کہ وزارت داخلہ سے آرٹی آئی کے تحت مانگی گئی جانکاری یہ بتاتی ہے کہ ایسے دعوے اور اس طرح کی باتیں صرف الیکشن میں ایک خاص طبقہ کے پورے ووٹ حاسل کرنے کی ایک کوشش ہی ہوتی ہے۔اور یہ نسخہ بار بار کامیاب بھی ہوجاتا ہے تو ظاہر ہے کہ یہ نسخہ یونہ بار بار آزمایا جائے۔

آرٹی آئی ایکٹوسٹ کنہیا کمار کی جانب سے ایک سوشل میڈیا چینل دی وائر کو دستیاب کرائی گئی آرٹی آئی درخواست اور اس کے جواب کے مطابق، وزارت داخلہ سے گزشتہ دس برسوں (یا دستیاب قدیم ترین مدت) کے دوران ملک بھر میں شناخت کیے گئے، گرفتار کیے گئے اور ملک بدر/ واپس بھیجے گئے دراندازوں کی جانکاری مانگی گئی تھی۔اس کے علاوہ، دراندازوں کی قومیت کی بنیاد پر بھی تفصیلات مانگی گئی تھیں، جس کے جواب میں وزارت داخلہ نے گزشتہ 23 جنوری 2026 کو دیے گئے اپنے جواب میں واضح کیا کہ اس کے پاس ملک میں دراندازوں کی شناخت، گرفتاری یا ملک بدری سے متعلق کوئی ڈیٹا مرکزی سطح پر دستیاب نہیں ہے۔وزارت نے جواب دیتے ہوئے لکھا؛

غیر قانونی/غیر ملکی شہریوں/غیر قانونی مہاجرین کا پتہ لگانے، ان کی نقل وحرکت پر پابندی عائد کرنے اور انہیں ملک سے باہر بھیجنے کے اختیارات 'امیگریشن اینڈ فارنرز ایکٹ، 2025' کی دفعات 7، 13 اور 29 کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت تمام ریاستی حکومتوں/مرکز کے زیر انتظام علاقوں کی انتظامیہ کو سونپ دیے گئے ہیں۔یعنی وزارت نے تسلیم کیا کہ اس طرح کا کوئی ڈیٹا مرکز کے پاس نہیں ہے اور وہ یہ بتانے سے قاصر رہی کہ ہندوستان میں کتنے درانداز گرفتار کیے گئے، کتنے کو ملک سے باہر بھیجا گیا اور وہ کس ملک کے شہری تھے۔(سوال یہ بھی ہے کہ ہوسکتا ہے کہ آپ کے مطلوبہ کاغذ کسی کے پس نہ ہوں لیکن یہ کیسے طے کرلیا جاتا ہے وہ شخص فلاں ملک کا شہری ہے اور پھر اسے کسطرح واپس بھیجا جاتا ہے، کیا جس ملک میں بھیجا جاتا ہے اس ملک کی حکومت اسے بآسانی قبول کرلیتی ہے، جب تک یہ ثابت نہ ہو کہ واقعی وہ اسی ملک کا شہری ہے جہاں اسے واپس پورٹ کیا جارہا ہے۔خُر ہم بات کر رہے تھے وزارت داخلہ کی طرف سے دئے گئے جواب کی۔تو یہ جواب ایسے وقت میں آیا ہے، جب وزر داخلہ نہ صرف آسام، بلکہ ملک کے دیگر حصوں میں بھی بار بار 'دراندازوں' کی بڑی تعداد کا ذکر کرتے رہے ہیں۔10 اکتوبر 2025 کو دینک جاگرن کے زیر اہتمام منعقد 'نریندر موہن اسمرتی ویاکھیان' میں 'دراندازی، آبادیاتی تبدیلی اور جمہوریت' کے موضوع پر اظہار خیال کرتے ہوئے وزیر محترم نے کہا تھا کہ 'ہندوستان میں مسلم آبادی میں اضافہ شرح پیدائش کی وجہ سے نہیں، بلکہ بڑے پیمانے پر دراندازی کے باعث ہوا ہے۔آرٹی آئی کے جواب سے یہ سوال اٹھتا ہے کہ جب وزارت داخلہ کے پاس دراندازوں سے متعلق کوئی سرکاری ڈیٹا ہی دستیاب نہیں ہے، تو پھر انتخابی جلسوں میں لاکھوں دراندازوں کے اعداد وشمار کس بنیاد پر پیش کیے جاتے رہے ہیں۔یہ تضاد صرف سرکاری دعوے پر سوال اٹھاتا ہے سماجی کارکن اور مصنف ہرش مندر نے وزارت کے جواب پر کہا کہ یہ کہنا کہ وزارت داخلہ اعداد وشمار نہیں رکھتی، بہت عجیب ہے۔مثال کے طور پر قتل جیسے جرائم کے اعداد وشمار ریاستیں جمع کرتی ہیں، لیکن انہیں یکجا کر کے نیشنل کرائم ریکارڈز بیورو شائع کرتا ہے۔ماہرین قانون کے مطابق، ہندوستانی قانون میں 'درانداز' کی کوئی واضح تعریف نہیں ہے۔ہندوستان نے ریفیوجی کنونشن پر دستخط نہیں کیے ہیں۔اس لیے ہمارے یہاں قانونی طور پر دو ہی زمرے ہیں یعنی کوئی شخص یا تو ہندوستانی شہری ہے یا پھر غیر ملکی۔غیر ملکیوں میں بھی کوئی درست دستاویزوں کے ساتھ ہوسکتا ہے یا بغیر دستاویزوں کے۔لیکن بغیر دستاویزں کے غیر ملکی ہونا اور 'درانداز' ہونا دو الگ باتیں ہیں۔جب حکومت اعداد وشمار بھی دستیاب نہیں کراتی اور خاص برادریوں کو 'درانداز' کہتی ہے تو یہ اشارہ ملتا ہے کہ یہ عمل انتظامی نہیں، بلکہ نظریاتی ہے اور اس کے پس پردہ فرقہ وارانہ نقطہ نظر کارفرما ہے۔

آسام نفرت کے حصار سے کیسے نکلے گا؟

ہمنتا بسوا شرما بنگلہ بولنے والے مسلمانوں کے خلاف جو مہم چلا رہے ہیں، اسے وہ یہ کہتے ہوئے جائز قرار دیتے ہیں کہ یہ مقامی اسامیا مسلمانوں کے خلاف نہیں صرف دراندازوں کے خلاف ہے۔اگر مان بھی لیں کہ یہ مسلمان ٹھیٹ اسامیا نہیں ہیں، تو بھی ان کے خلاف تشدد کی ترغیب اور تشدد کی کیا قانون اجازت دیتا ہے؟

اپوروانند

آسام کے وزیر اعلیٰ ہمنتا بسوا شرما نے اے آئی ایم آئی ایم کے رکن پارلیامنٹ اسدالدین اویسی کے اس الزام کی تردید کی ہے کہ وہ مسلمانوں کے خلاف نفرت پھیلا رہے ہیں۔اویسی نے شرما کے خلاف پولیس کے پاس شکایت اس ویڈیو کو دیکھنے کے بعد درج کروائی جو آسام کی بی جے پی یونٹ نے جاری کی ہے، اور جس میں ہمنتا مسلمانوں پر بندوق سے نشانہ لگاتے نظر آرہے ہیں۔ویڈیو میں لکھا ہے 'پوائنٹ بلینک' اور 'کوئی رحم نہیں'۔اس کے ساتھ ہی 'جاتی، ماٹی، بیٹی'، 'غیر ملکیوں سے پاک آسام'، 'پاکستان کیوں نہیں گیا تھا؟' اور 'بنگلہ دیشی پر رحم نہیں' جیسے نعرے بھی لکھے ہوئے ہیں۔ویڈیو جاری کرنے کے فوراً بعد جب سوشل میڈیا پر اس پر تنقید شروع ہوئی، تو بی جے پی نے اسے ہٹا لیا، لیکن تب تک یہ اپنا کام کر چکا تھا۔تقریباً دس لاکھ لوگ اسے دیکھ چکے تھے۔کئی لوگوں نے اسے ڈاؤن لوڈ کر کے بھی پھیلایا ہی ہوگا اور اب بھی پھیلا رہے ہوں گے۔غنڈہ بزدل ہی ہوتا ہے۔کمزور پر زور آزمائی کرنے والے کو جب کسی بڑی طاقت سے مقابلے کا اندیشہ ہوتا ہے تو وہ نیک اور شریف بن جاتا ہے۔شاید قانون کے خوف سے ہمنتا کہہ رہے ہیں کہ انہیں ایسے کسی ویڈیو کی معلومات نہیں ہے۔حالانکہ انہیں قانون سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔2014 سے ہندوستان میں ایک نئی منواسمرتی نافذ ہے؛ بی جے پی برہمنوں کی طرح ہر قانون سے اوپر ہے۔دہلی میں مسلمانوں کے خلاف تشدد کا اکساوا دینے والے بی جے پی لیڈر کپل مشرا کے خلاف رپورٹ درج کرنے کا حکم دینے والے ججوں کو فوراً اس کی سزا دے دی گئی۔

عدالتوں نے اب تک اپنے رویے سے بار بار یہ واضح کیا ہے کہ انہیں بی جے پی یا ہندوتوادیوں کی نفرت پر کوئی عذر نہیں، سوانہیں قانون کی پروا کرنے کی ضرورت نہیں۔یہ بات سپریم کورٹ کے رخ سے ظاہر بھی ہوگئی۔اس مسئلے کو جب ان کے سامنے پیش کیا گیا، تو انہوں نے ٹال مٹول کے انداز میں کہا کہ ہم سب سمجھ رہے ہیں، اب انتخابات عدالت میں لڑے جاتے ہیں۔مسلمانوں کے خلاف تشدد بھڑکانے کے عمل کو اس طرح ہوا میں اڑا دیا گیا گویا وہ کوئی مذاق ہو۔معزز جج صاحبان کو معلوم ہونا چاہیے کہ یہ ویڈیو مسلمانوں کو خطرے میں ڈالتا ہے، یہ ان کے تحفظ سے متعلق معاملہ ہے، یہ کوئی انتخابی تقریر یا مہم کا مسئلہ نہیں۔لیکن ہم اپنی عدالتوں کو جانتے ہیں۔وہ مسلمانوں کے خلاف تشدد کی ترغیب کو ہنسی مذاق کہہ کر ٹالتی رہی ہیں۔وہ یہ ماننے کو تیار ہوجاتی ہیں کہ بیچارے بی جے پی والوں سے دیش بھکتی کے جوش میں یہ ہوجاتا ہے، ان کا ارادہ نیک ہے اور مسلمانوں کو بھی اس کا برا نہیں ماننا چاہیے۔

اس ویڈیو پر شکایت کے پہلے آسام کے ممتاز دانشوروں نے عدالتوں کو ایک خط لکھ کر گزارش کی تھی کہ ہمنتا کی مسلم مخالف نفرت انگیز مہم پر لگام لگائی جائے۔اگرچہ یہ ویڈیو خود ہمنتا نے جاری نہ بھی کی ہو، اس سے پہلے وہ 'میاں' لوگوں کے خلاف تشدد بھڑکانے والے بیان دیتے رہے ہیں، بلکہ یہ تو ان کے لیے معمول کی بات ہے۔آسام کی بی جے پی یونٹ نے مسلمانوں کے خلاف نفرت پھیلانے والے بے شمار ویڈیو بنائے اور جاری کیے ہیں۔جو اس کے خلاف شکایت کرتا ہے، ہمنتا اسے پولیس کارروائی کی دھمکی دیتے ہیں۔ہرش مندر نے جب ہمنتا کے ایسے بیانات کے خلاف پولیس میں شکایت کی تو ہمنتا نے دھمکی دی کہ وہ ہرش کے خلاف 100 ایف آئی آر درج کروائیں گے۔پچھلے سال جب ہرش آسام گئے تھے تو پولیس مسلسل ان کا تعاقب کرتی رہی اور ان کے میزبانوں کو طرح طرح سے ہراساں کیا گیا۔ہمنتا ہرش کے خلاف اسامیا لوگوں کو (ظاہر ہے، یہ اسامیا غیر مسلم ہی ہیں) بھڑکاتے رہے ہیں کیونکہ انہوں نے این آرسی کے متاثرین اور حراستی کیمپوں میں بند لوگوں کے لیے عدالتی لڑائی لڑی ہے کی اور اس پر مسلسل لکھتے اور بولتے رہے ہیں۔

ہمنتا نے حال ہی میں بیان دیا کہ وہ ہنگامہ کرتے رہیں گے اور 'میاں' مسلمانوں کا جینا دوبھر کر دیں گے۔انہوں نے آسام کے ہندوؤں اور غیر مسلمانوں کو کہا کہ اگر کوئی 'میاں' رکشہ والا پانچ روپے مانگے تو اسے چار روپے دینا چاہیے۔انہوں نے یہ کہہ کر اپنے بیانوں کو درست ٹھہرایا کہ وزیر اعلیٰ کے طور پر ایسا کرنا ان کا فرض ہے۔اس کے بعد ہم نے ایک ویڈیو دیکھا، جس میں ایک لڑکی ایک مسلمان رکشہ والے کو کم پیسے دے رہی ہے اور دلیل دے رہی ہے کہ اسے ایسا کرنے کو وزیر اعلیٰ نے کہا ہے۔اس سے پہلے بھی ہمنتا لوگوں سے کہتے رہے ہیں کہ مسلمان سبزی فروش سے سبزی نہیں خریدی جانی چاہیے اور ان کا کاروبار ٹھپ کر دینا چاہیے۔کیا یہ سب ہنسی مذاق ہے؟ کیا یہ سب صرف بات کی بات ہے؟ لوگ ٹھیک کہتے ہیں کہ جب صوبے کا مکھیا، وزیر اعلیٰ یا وزیر اعظم اس قسم کی باتیں کرے تو وہ محض بیان بازی نہیں رہتی، ریاستی پالیسی بن جاتی ہے۔آسام میں روزانہ مسلمانوں کے گھروں کو توڑا جا رہا ہے، بنگالی مسلمانوں کو سرحد کے باہر دھکیلا جارہا ہے۔انہیں درانداز کہہ کر ووٹر لسٹ سے ان کا نام ہٹانے اور انہیں غیر قانونی قرار دینے کا سلسلہ مسلسل جاری ہے۔مسلمانوں کے خلاف اس مہم کی ٹھیک ٹھیک معلومات باہر کی دنیا کو نہیں ہے، کیونکہ باہر سے کوئی حقائق جاننے آسام جائے گا تو اسے سنگین نتائج بھگتنے پڑ سکتے ہیں۔گزشتہ سال دہلی میں اس مسئلے پر منعقد ہوئے ایک پروگرام میں بی جے پی کے بھیجے غنڈوں نے حملہ کر دیا تھا اور خصوصی طور پر سیدہ حمید کو نشانہ بنایا گیا تھا۔ہمنتا بنگلہ بولنے والے مسلمانوں کے خلاف اپنی مہم کو یہ کہہ کر جائز ٹھہراتے ہیں کہ یہ مقامی اسامیا مسلمانوں کے خلاف نہیں ہے، صرف دراندازوں کے خلاف ہے۔اگر مان بھی لیا جائے کہ یہ مسلمان ٹھیٹ اسامیا نہیں ہیں، اس کے بعد بھی ان کے خلاف تشدد کی ترغیب اور تشدد کی-کیا قانون اجازت دیتا ہے اور کیا کسی بھی نظریے سے یہ درست ہے؟

اور بھی افسوسناک بات یہ ہے کہ ہمنتا کی اینٹی مسلم سیاست کی مخالفت آسام میں نہ ہونے کے برابر ہے۔شاید ہی کوئی اخبار یا میڈیا کا کوئی بھی حصہ ہمنتا پر تنقید کرتا ہو۔آج ہیرین گوہائیں جیسے دانشور اس نفرت انگیز مہم کے خلاف کھڑے ہوئے ہیں، لیکن وہ الگ تھلگ نظر آتے ہیں۔اسامیا ہندوؤں میں نہ صرف اس مسلم مخالف سیاست کے خلاف بیزاری نہیں ہے بلکہ وہ اس کی تائید کرتے نظر آتے ہیں۔آدی واسیوں کا ریکارڈ بھی ہندوؤں سے بہتر نہیں ہے۔مقامیت کے تحفظ کے اور اس کے خالص اسامیا تشخص کی تلاش اور اس کی حفاظت کے نام پر باہری کے خلاف چلائی گئی طویل مہم کو جو حمایت دی گئی اس کا نتیجہ اب نظر آنے لگا ہے۔اس میں سپریم کورٹ کا بھی بڑا کردار رہا ہے۔آخر جسٹس روہنٹن نریمن نے ہی کہا تھا کہ آسام پر دراندازوں نے چڑھائی کر دی ہے اور اس کا مقابلہ کرنے کے لیے این آرسی کی جانی چاہیے۔

این آرسی نے آسام میں جو تباہی مچائی، اسے باہر کے لوگ کبھی نہیں سمجھ سکتے۔اس کا ارادہ بڑی تعداد میں مسلمانوں کو باہر کرنا تھا۔جب ایسا نہ ہوسکا تو بی جے پی نے خود ہی این آرسی کے نتائج کو مسترد کر دیا۔اس کا کہنا ہے کہ این آرسی تب تک جاری رہنی چاہیے جب تک جنہیں باہر کرنا ہے، انہیں باہر نہ کر دیا جائے، یعنی مسلمان! آسام میں مسلمانوں کا ایک حصہ بھی اپنی حفاظت کے خیال کرتے ہی خاموش ہوگیا جان پڑتا ہے۔شاید سب کو لگتا ہے کہ نشانہ صرف بنگالی مسلمانوں کو بنایا جائے گا۔رائفل سے مسلمانوں پر نشانہ سادھتے ہمنتا کے ویڈیو میں لوگوں نے نوٹ کیا ہے کہ جس پر نشانہ لگایا جا رہا ہے، وہ مسلمان کے بھیس میں کانگریس لیڈر گورو گگوئی ہیں۔بی جے پی پہلے بھی ایسے کئی ویڈیوز بنائے ہیں جن میں کانگریسی رہنماؤں کو مسلمان کی شکل دی گئی ہے۔اس کا مطلب بھی واضح ہے؛ بی جے پی کو چھوڑ کر ساری جماعتیں مسلم-پارٹی ہیں۔آسام کے ہندوؤں کو یہ خوف دکھا کر کہ اگر 'دراندازوں' کو باہر نہ کیا گیا تو وہ اقلیت میں بدل جائیں گے، بی جے پی انہیں اپنی طرف کھینچنا چاہتی ہے۔اس کے مطابق، صرف وہی ان کے مفادات کا تحفظ کر سکتی ہے۔آسام سے آہستہ آہستہ ہر غیر ہندو نقش کو مٹایا جا رہا ہے۔نفرت اور تشدد کے اس حصار سے آسام باہر کیسے نکلے گا؟ کیا اس سوال کا جواب کوئی اسامیا دے سکتا ہے؟

(اپوروانند دہلی یونیورسٹی میں پڑھاتے ہیں۔)

اینٹی بائیوٹک اور اس کا بڑھتا ہوا بحران

فہیم اختر۔لندن

اینٹی بائیوٹک ادویات کو جدید طب کی سب سے بڑی نعمتوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ان دواؤں نے انسان کو ان بیماریوں سے نجات دلائی جو کبھی جان لیوا سمجھی جاتی تھیں۔ نمونیا، تپ دق، زخموں کے انفیکشن اور زچگی کے دوران لاحق ہونے والی پیچیدگیاں اینٹی بائیوٹکس کی بدولت قابل علاج ہوئیں۔مگر بدقسمتی سے یہی نعمت آج انسان کی لاپرواہی کے باعث ایک سنگین عالمی بحران میں تبدیل ہوتی جا رہی ہے۔اینٹی بائیوٹک کا بنیادی مقصد جسم میں موجود نقصان دہ بیکٹیریا کا خاتمہ ہے، مگر یہ حقیقت اکثر نظرانداز کردی جاتی ہے کہ یہ ادویات وائرس پر اثر نہیں کرتیں۔اس کے باوجود بخار، نزلہ، زکام، فلو اور دیگر وائرل بیماریوں میں بھی اینٹی بائیوٹکس کا استعمال عام ہو چکا ہے۔یہی غیر ضروری استعمال بیکٹیریا کو ان ادویات کے خلاف مزاحمت سکھا رہا ہے، جسے اینٹی مائیکروبیل ریزسٹنس کہا جاتا ہے۔اینٹی بایوٹک ریزسٹنس کا مطلب یہ ہے کہ وہ بیکٹیریا جو کبھی آسانی سے ختم ہوجاتے تھے، اب ان دواؤں کے خلاف مضبوط ہو چکے ہیں۔نتیجتاً عام انفیکشن بھی پیچیدہ، مہنگے اور بعض اوقات لاعلاج بن جاتے ہیں۔ماہرینِ صحت کے مطابق اگر یہ رجحان جاری رہا تو مستقبل میں معمولی زخم، سادہ سرجری اور عام انفیکشن بھی جان لیوا ثابت ہوسکتے ہیں۔

اس بحران کی ایک بڑی وجہ مریضوں کی جانب سے دوا کا مکمل کورس نہ کرنا ہے۔جب اینٹی بائیوٹک ادھوری لی جاتی ہے تو بیکٹیریا مکمل طور پر ختم نہیں ہوتے بلکہ مزید طاقتور ہوجاتے ہیں۔اسی طرح ڈاکٹر کے مشورے کے بغیر دواؤں کا استعمال اور پرانے نسخے دوبارہ استعمال کرنا بھی اس مسئلے کو بڑھاتا ہے۔یہ بحران صرف انسانوں تک محدود نہیں۔دنیا کے کئی ممالک میں جانوروں کی افزائش کے لیے اینٹی بائیوٹکس کا بے دریغ استعمال کیا جاتا ہے، تاکہ جانور جلدی بڑے ہوں اور بیماریوں سے محفوظ رہیں۔یہ ادویات خوراک کے ذریعے انسانی جسم میں داخل ہو کر مزاحمت کے عمل کو مزید تقویت دیتی ہیں۔تشویشناک پہلو یہ ہے کہ نئی اینٹی بائیوٹکس کی دریافت کی رفتار بہت سست ہو چکی ہے، جبکہ بیکٹیریا تیزی سے خود کو بدل رہے ہیں۔دوا ساز کمپنیاں ایسی دواؤں میں کم سرمایہ کاری کر رہی ہیں کیونکہ ان میں مالی فائدہ محدود ہوتا ہے۔اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہمارے پاس موثر ہتھیار کم ہوتے جا رہے ہیں۔نئے اینٹی بائیوٹک کو بائیوٹیک اور پھر ماسیوٹکل انڈسٹری بناتی ہے جو کہ اس بحران کا حل نکال سکتے ہیں جس کا اثر تمام جدید دواؤں پر پڑیگا۔

اینٹی بائیوٹک کا بحران ہمیں اجتماعی ذمہ داری کا احساس دلاتا ہے۔اس کا حل صرف نئی دواؤں میں نہیں بلکہ شعور، احتیاط اور درست استعمال میں ہے۔ڈاکٹر کی ہدایت کے بغیر اینٹی بائیوٹک استعمال نہ کرنا، مکمل کورس لینا، وائرل بیماریوں میں ان ادویات سے پرہیز اور عوامی آگاہی اس مسئلے پر قابو پانے کے بنیادی اصول ہیں۔کچھ سال قبل برطانیہ نے اس بات کی آگاہی دی تھی کہ دنیا دوائیوں کی سیاہ دور کی طرف بڑھ رہا ہے۔یہ بات اس موقعہ پر کہی گئی جب ماہرین نے سیاستدانوں کی توجہ بے اثر اینٹی بائیوٹک کی طرف کروائی۔برطانیہ نے یہ بھی کہا کہ اگر ہم اس کام میں ناکام ہوئے تو یہ ناقابل تصور منظر نامے ہمارے سامنے آجائینگے جہاں اینٹی بائیوٹک ناکارہ ہوجائیگی اور ہم دوائیوں کی اس سیاہ دور میں چلے جائینگے جہاں یہ قابل علاج انفیکشن اور زخم ایک بار پھر ہماری جانیں لینے لگے گیں۔1928 میں پنسلن برطانوی سائنس داں الیزانڈر فلیمنگ کی بہترین ایجاد تھی اور یہ ایک اچھی بات ہے کہ برطانیہ اس مسئلے میں اہم رول نبھا رہا ہے ورنہ دوسری صورت میں یہ عالمی صحت کیا ایک سنگین مسئلہ بن سکتا ہے

برطانیہ میں قائم ایک پینل اس مسئلے میں تین اہم مسائل کا تجزیہ کررہی ہے۔بیکٹریا کے خلاف ادویات کی مزاحمت، پچھیس برسوں میں کوئی نئی اینٹی بائیوٹک کا مارکیٹ میں نہیں آنا اور دنیا میں اینٹی بائیوٹک کا کثرت سے استعمال ہونا۔تاہم برطانیہ نے یہ بات برسلز کے G7 کی میٹنگ میں اٹھائی تھی اور امریکہ اور جرمنی کی مخصوص حمایت بھی ملی تھی۔اس کے بعد یہ امید کی جارہی تھی کہ اس مسئلے پر جائزہ لینے کی تجویز پر جی سیون گروپ کی سربراہی اجلاس میں اس موضوع پر بات چیت کی جائیگی۔اس کام کو سرانجام دینے کے لیے ماہر اقتصادیات جیم او نیل ایک پینل کی سربراہی کی، جس میں سائنس، فائنانس، صنعت اور عالمی صحت کے ماہرین حصہ لینگے۔یہ پینل اس بات پر غور وخوض کریگی کہ نئے اینٹی بائیوٹک کو کیسے ترقی دی جائے۔مسٹر او نیل نے اس پروجیکٹ پر کام شروع کردی تھا اور توقع کی جارہی تھی کہ وہ اپنی سفارش چندسال میں جمع کردینگے۔اس مسئلے کی طرف حکومت اور عالمی برادری کی توجہ مرکوز کرنے میں چیف میڈیکل آفیسر پروفیسر ڈیم سیلی ڈیوس نے نمایاں رول نبھایا ہے۔انہوں نے یہ بیان دیا تھا کہ اینٹی میکروبایل کی مزاحمت ایک ٹائم بم کی طرح ہوگیا ہے جو کسی وقت بھی پھٹ سکتا ہے اور اس کے خطرات اس طرح درپیش

ہیں کہ اسے دہشت گردی کے صف میں کھڑا کیا جا سکتا ہے۔انہوں نے پچھلے مہینے رائل سوسائٹی کے سائنسداں کی ایک میٹنگ میں یہ خبردار کیا تھا کہ اس مسئلے کا جواب جلد دینا ضروری ہے جیسے موسمیاتی تبدیلی کے خلاف لڑائی چل رہی ہے۔انہوں نے کہا کہ مجھے خوشی ہے کہ وزیر اعظم نے اس مسئلے پر عالمی قیادت کرتے ہوئے اس کا جائزہ لینے کی بات کہی ہے۔

میڈیکل ریسرچ چیریٹی ویلکم ٹرسٹ نے اس مسئلے کے لئے £500.000 پونڈ کی رقم مسٹر او نیل اور ان کی ٹیم کے لئے مہیا کرایا تھا جن کا ہیڈ کواٹر لندن میں مقیم ہے۔ویلکم ٹرسٹ کے ڈائرکٹر جیریمی فرار جب سے اس عہدے پر فائز ہوئے تو ان کے لئے اینٹی مائیکروبایل کی مزاحمت سب سے اہم بات بن گئی تھی۔انہوں نے کہا کہ دوا کی مزاحمت بیکٹریا، وائرس، پاراسائٹس ایسے خطرات ہیں جو عالمی صحت کا بحران بن سکتے ہیں۔یہ ہماری صرف جان لیوا مہلک بیماریوں کے علاج کرنے کی صلاحیت کے لئے ہی خطرہ نہیں ہے بلکہ کینسر کے علاج سے لے کر اور بھی ایسی بیماریاں جن کا علاج صرف اینٹی بائیوٹک ہی کے ذریعہ کیا جاسکتا ہے وہ بھی غائب ہوسکتا ہے۔جیریمی فرار کا یہ بھی کہنا ہے کہ یہ صرف سائنٹفک اور میڈیکل چیلنج نہیں ہے بلکہ یہ ایک معاشی اور سماجی چیلنج بھی ہے جس کے لئے ہمیں ریگولیٹری سسٹم کا تجزیہ کرنے کی ضرورت ہے اور اس کو حل کرنے لئے ہمیں اپنے رویے میں بھی تبدیلی لانے پڑیگی۔اینٹی بائیوٹک ایک ناقابل اعتماد کامیاب علاج ہے لیکن بیکٹریا کے تبدیلی سے عام اینٹی بائیوٹک اثر انداز نہیں ہورہا ہے۔اس کی ایک مثال (ایم آر ایس اے)، یعنی میتھی سیلین ریزیسٹینٹ اسٹافلوکوکس اوریس ہے جس سے اسپتالوں میں ہزاروں مریضوں کی جان چلی جاتی ہے۔اس بیکٹریا کو روکنے کے لئے عام اینٹی بایوٹک اثر انداز نہیں ہورہا ہے۔اس لئے اس بیکٹیریا کو روکنے کے لئے یہاں کے اسپتال میں حفظان صحت کو بہتر بنایا گیا ہے جس سے انفکشن کو پھیلنے میں روک تھام لگے۔

اینٹی بائیوٹک کے بغیر کسی طرح کے آپریشن کا کامیاب بنانا ناممکن ہوجاتا ہے۔مثلاً کولہے کے آپریشن سے لے کر کینسر کے کیموتھیرپی اور اعضاء کے آپریشن تک اینٹی بائیوٹک کا استعمال لازمی ہوتا ہے۔ایک معمولی بیکٹریا انفکشن کی وجہ سے بہت ساری عورتیں بچے کی پیدائش کے بعد اپنی جان گنواں دیتی ہیں۔ایک اندازے کے مطابق ادوایات کے خلاف مزاحم میں بیکٹریا کی وجہ سے ایک سال میں برطانیہ میں پانچ ہزار اموات اور یورپ میں پچیس ہزار اموات ہوتی ہیں۔یہاں کے زیادہ تر ڈاکٹر اینٹی بایوٹک کا استعمال بہت عام کرتے ہیں۔اکثر اجب لوگوں کو نزلہ اور زکام ہوتا ہے تو زیادہ تر ڈاکٹر اینٹی بایوٹک ہی مریضوں کو دیتے ہیں اور جس سے زیادہ تر مریض فیضیاب بھی ہوتے ہیں۔لیکن یہاں یہ بات بھی کافی اہم ہے کہ عمر دراز لوگوں میں اینٹی بایوٹک کا استعمال اگر تاخیر سے شروع کیا جائے تو مریض کو نیومونیا ہونے کا خدشہ بڑھ جاتا ہے اور اکثر ہا اس سے جان جانے کا بھی امکان ہوتا ہے۔

اینٹی بایوٹک کے بے جا استعمال کے نتائج اب صرف نظریاتی خدشات نہیں رہے بلکہ عملی حقیقت بن چکے ہیں۔ماہرین صحت اس بات پر متفق ہیں کہ اگر فوری اور موثر اقدامات نہ کیے گئے تو مستقبل قریب میں وہ علاج بھی بے اثر ہوجائیں گے جن پر آج ہم مکمل بھروسا کرتے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ عالمی ادارہ صحت اینٹی مائیکروبیل ریزسٹنس کو خاموش وبا قرار دے چکا ہے، کیونکہ یہ آہستہ آہستہ پھیلتی ہے مگر تباہی اس کی تیز ہوتی ہے۔تشویشناک امر یہ بھی ہے کہ نئی اینٹی بایوٹکس کی تیاری نہایت سست روی کا شکار ہے۔دوا ساز صنعت کے لیے ایسی ادویات میں مالی فائدہ محدود ہوتا ہے، کیونکہ اینٹی بایوٹکس قلیل مدت کے لیے دی جاتی ہیں، جب کہ دائمی بیماریوں کی ادویات زیادہ منافع بخش سمجھی جاتی ہیں۔یہی وجہ ہے کہ گزشتہ کئی دہائیوں میں نئی کلاس کی اینٹی بایوٹک متعارف نہیں ہوسکیں، جبکہ بیکٹیریا نے مزاحمت کے کئی نئے طریقے ایجاد کرلیے ہیں۔ماہرین اس جانب بھی توجہ دلا رہے ہیں کہ ہمارا مسئلہ صرف دوا کی کمی نہیں بلکہ رویے کی خرابی ہے۔ڈاکٹر پر دباؤ ڈال کر اینٹی بایوٹک حاصل کرنا، پرانی دوا دوبارہ استعمال کرنا، یا کسی اور کے مشورے پر ادویات لینا، یہ سب عمل اس بحران کو مزید گہرا کر رہے ہیں۔یہ ایک ایسی جنگ ہے جس میں مریض، ڈاکٹر، دوا ساز ادارے اور حکومتی نظام سب شریک ہیں، اور شکست کسی ایک کی نہیں، سب کی ہوگی۔یہ بھی حقیقت ہے کہ ترقی پذیر ممالک اس مسئلے سے زیادہ متاثر ہو رہے ہیں، جہاں تشخیص کے وسائل محدود اور ادویات تک رسائی غیر منظم ہے۔اینٹی بایوٹکس اکثر بغیر نسخے کے دستیاب ہیں، جس کے باعث ان کا غلط استعمال بڑھتا جا رہا ہے۔یوں صحتِ عامہ کا یہ بحران طبقاتی فرق کو مزید واضح کر رہا ہے۔

اینٹی بایوٹک ریزسٹنس نے ہمیں ایک بنیادی سبق سکھایا ہے: ہر سائنسی ترقی مستقل نہیں ہوتی اگر اس کے ساتھ شعور نہ ہو۔یہ مسئلہ ہمیں یاد دلاتا ہے کہ انسانی عقل نے اگر قدرت کو چیلنج کیا تو اسے نتائج بھی بھگتنے پڑیں گے۔جس طرح ماحولیاتی آلودگی نے زمین کو نقصان پہنچایا، اسی طرح ادویات کا غیر ذمہ دارانہ استعمال انسانی صحت کو کھوکھلا کر رہا ہے۔اب بھی وقت ہے کہ ہم اس نعمت کو سنبھال لیں۔اینٹی بایوٹک کو آخری اور قیمتی ہتھیار سمجھ کر استعمال کیا جائے، نہ کہ ہر بیماری کا فوری حل۔اگر آج ہم نے اجتماعی طور پر دانش مندی کا مظاہرہ کیا تو آنے والی نسلوں کو ایک محفوظ اور قابل علاج دنیا دے سکتے ہیں، بصورت دیگر تاریخ ہمیں اس لاپرواہی پر معاف نہیں کرے گی۔

☆☆☆

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر وایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی۔وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

پیش قدمی

ضیاءالرحمن

یہ تھوڑے پرانے زمانے کی بات ہے، ایک نوخیز لڑکے کو پتا نہیں کیا خواہش تھی؟ یا جستجو سمجھ لیں! اب تو اجازت لے کر روڈ کے یا چوک کے ایک طرف سیمنٹ کی ٹنکی بنا دیتے ہیں، اس میں ہلکی زنجیر سے سلور یا پلاسٹک کا کوئی گلاس باندھ دیتے ہیں تا کہ پیاسے لوگ بلا معاوضہ پانی پی سکیں۔ پہلے جو لوگ عام لوگوں کو بلا معاوضہ پانی پلانا چاہتے تھے وہ خود یا کسی آدمی کو معاوضہ پر رکھ لیتے تھے۔ وہ آدمی مشک...... یہ مشک جو مجھے معلوم ہے کسی بڑی بکری کو جب ذبح کیا جاتا تھا تو اس کی کھال انتہائی ہنرمندی سے بغیر کاٹے ثابت اتار لی جاتی تھی۔ اسے سکھا کر اس کے منہ والے حصہ کو کھلا چھوڑ دیا جاتا تھا، یہ بھری مشک میں سے پانی نکلنے کا راستہ ہوتا تھا۔ ٹانگوں کے کونوں کو باندھ کر اس کے بند بنائے جاتے تھے جیسے اسکول کے بچے اپنی کتابوں کے بستہ کو کندھے کے ایک طرف لٹکا کر جاتے ہیں، اسی طرح مشک بھی کندھے کے ایک طرف لٹکائی جاتی تھی۔ پچھلا دھڑ مکمل سی کر بند کر دیا جاتا تھا۔ ''مشک تیار''۔ اب آپ اسے اتنا بھریں، بکری کی گردن کہہ لیں یا مشک کا منہ کہیں، پکڑنے میں آسانی ہو۔ پانی پلانا ہے تو تھوڑا سا منہ کھولا گلاس بھر دیا، پھر ہاتھ سے اس کا منہ بند کر دیا، یا اس میں اسی کام کے لیے ایک چمڑے کا فیتہ لگا دیا جاتا تھا۔ اس سے اس کا منہ باندھ دیا۔ اب منہ پکڑنے کی بھی ضرورت نہیں۔ چھوٹی مشک کو مشکیزہ کہا جاتا ہے۔ تاریخی واقعہ میں کمسن مجاہدہ فاطمہ بنتِ عبداللہ میدانِ جنگ میں زخمی مسلمان سپاہیوں کو مشکیزہ سے پانی پلاتی ہوئی شہید ہوئی۔ فوجیوں کے پاس بھی مشکیزہ ہوتا ہے۔

پیاسے کو پانی پلانا جنت میں جانے والا عمل ہے۔ یہ بڑا نیک کام ہے۔ اسی لیے مسلمان اس نیک کام کو ضرور کرتے ہیں۔ وہ نوخیز لڑکا رافع جہاں رہتا تھا وہاں ایک بڑے چوک میں ایک آدمی اپنی مشک سے پانی پلاتا رہتا تھا صبح دھوپ نکلنے سے عصر کی نماز کے وقت تک...... پھر وہ گھر چلا جاتا تھا۔ یہ نیکی کا جذبہ ہی تھا۔ رافع چاہتا تھا اس آدمی کی جگہ میں کھڑا ہو جاؤں یا کم از کم اس کی مدد ہی کرتا رہوں۔ کافی دن حسرت سے دیکھنے کے بعد کیونکہ وہ پانی پلانے والا اکھڑ مزاج آدمی تھا، کسی سے کم ہی گفتگو کرتا تھا، رافع نے اپنے والد سے مدد لینے کا ارادہ کر لیا۔ اس کے والد پڑھے لکھے عقلمند آدمی تھے۔ وہ اپنے بیٹے کی اس خواہش کو سن کر خوش ہوئے اور اس سے کہا کہ تم

اس آدمی کی جگہ کھڑے ہونا چاہتے ہو؟ رافع نے کہا: جی ہاں۔ بات یہ طے ہوئی کہ پہلے مرحلہ میں اس جگہ کی صفائی کی جائے جہاں لوگ کھڑے ہو کر پانی پیتے ہیں۔ رافع بھی محنتی اور دھن کا پکا تھا۔ اس نے مشک والے کے آنے سے پہلے پہلے اس پوری جگہ پر اچھی طرح جھاڑو دے ڈالی جہاں لوگ کھڑے ہوتے تھے۔ پندرہ دن تک وہ اسی طرح کرتا رہا۔ مشک والے سے لے کر پانی پینے والوں تک سب حیرت میں تھے کہ یہ صفائی کون کرتا ہے؟ ایک تجسس تھا۔ اردگرد جو دکاندار تھے وہ سب رافع اور اس کے والد کو جانتے تھے کیونکہ وہ یہیں کا رہنے والا بچہ تھا۔ مگر مشک والا دوسرے علاقے میں رہتا تھا اس لیے وہ رافع کو نہیں جانتا تھا۔

پندرہ دن کے بعد اپنے والد کے مشورے کے مطابق وہ روزانہ سے ذرا دیر سے جھاڑو دینے گیا تا کہ واپسی میں اسے مشک والا دیکھ لے۔ ایسا ہی ہوا! جب وہ واپس ہوا تو اسے محسوس ہوا کہ کوئی بھاری قدموں سے اس کے پیچھے آ رہا ہے۔ پھر اسے ایک بھاری سا ہاتھ اپنے کندھے پر محسوس ہوا۔ اس نے پلٹ کر دیکھا، مشک والا اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔ اس نے اسے سلام کیا! جواب دینے کے بعد اس نے کہا: بیٹا جب تمہیں نیک کام کرنے کا شوق ہے تو مکمل کرو۔ اس نے شوق سے کہا: فرمائیے میں اور کیا کر سکتا ہوں؟ اس نے کہا: بیٹا صبح سے لے کر دوپہر تک لوگ بڑی تعداد میں آتے ہیں، اور سب افراتفری میں پانی پیتے ہیں جس سے مجھے بھی بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ تم جھاڑو دے کر گھر جانے کے بجائے یہیں رک جایا کرو اور لوگوں کو ایک لائن میں کھڑا کیا کرو، تا کہ وہ آسانی سے اپنی باری پر پانی پیا کریں۔ اس طرح مجھے بھی آسانی رہے گی اور وہ بھی خوش رہیں گے۔ رافع کے اس طرح کام کرنے سے مشک والا بھی خوش تھا اور پانی پینے والے بھی۔ کیونکہ اب ان کی باری جلدی آ جاتی تھی۔ کچھ عرصے بعد مشک والے نے کہا: بیٹا اب تم ذرا یہ گلاس سنبھال لیا کرو، میں پانی بھر بھر کر دیا کروں گا، تم لائن میں لگے لوگوں کو ترتیب سے پانی پلاتے جانا، لوگوں کو اور آسانی ہوگی۔ کافی دن کے بعد مشک والے نے رافع سے کہا: بیٹا میں ایک ضروری کام سے جا رہا ہوں، تم ایک گھنٹے میری جگہ مشک لے کر کھڑے ہو جاؤ۔ یہ وہ وقت تھا جب رافع نے ایک طویل جدوجہد کے بعد اپنا مقصد حاصل کر لیا تھا۔ اس کامیابی پر وہ سجدۂ شکر بجا لایا۔ اس کے بعد مشک والا آتا تھا مگر جلدی چلا جاتا تھا۔ آخر ایک دن اس نے رافع سے اس کے والد سے ملنے کی خواہش ظاہر کر دی۔ شام کو وہ کام ختم کر کے اسے اپنے والد سے ملانے لے گیا۔ اس کے والد اس شخص کو پہچان گئے۔ وہ اس علاقے کی ایک بڑی کاروباری شخصیت تھے۔ انہوں نے لمبی چوڑی تمہید باندھے بغیر کہا: آپ مجھے پہچانتے ہوں گے؟ ارے بھائی آپ تو اس علاقے کی معروف شخصیت ہیں، آپ کو کون نہیں جانتا! اب رافع کی حیرت کی باری تھی، وہ تو انہیں ایک معمولی مشک والا سمجھتا تھا۔ انہوں نے انتہائی انکساری سے کہا: آج میں جو کچھ ہوں، اس پانی پلانے والی نیکی کی بدولت ہوں۔ میں نے آپ کے بیٹے میں بڑی خوبیاں دیکھی ہیں، میں چاہتا ہوں یہ دن دونی رات چوگنی ترقی کرے۔ آج کے بعد میں ادھر نہیں آؤں گا، یہ چوک اور مشک میں اس کے حوالے کرتا ہوں۔ اب میں کسی اور چوک پر کھڑا ہو کر پانی پلاؤں گا تا کہ ہم زیادہ سے زیادہ لوگوں کی خدمت کر سکیں۔ آپ کو تو کوئی اعتراض نہیں ہے؟ انہوں نے رافع کے والد سے سوال کیا۔ ارے جناب! یہ تو ہماری خوش نصیبی ہے اور میرے بیٹے کا سنہری خواب۔

طویل عرصہ کے بعد رافع ایک بڑا آدمی ہو چکا تھا۔ مالی طور پر بھی، اور اس کے سر کے بال بھی چاندی جیسے سفید ہو چکے تھے، مگر وہ چوک پانی پلانے کی نیکی سے ہمیشہ کی طرح آباد تھا۔ آپ بھی دنیا کے ہر شعبے میں پیش قدمی کر سکتے ہیں، مگر علم کی سیڑھی اور مستقل مزاجی کے ساتھ۔■

سکندراعظم دنیا فتح کرنے کے لیے نکلتا ہے.....

سکندراعظم نے سپارٹا کے سوا یونان کی تمام شہری ریاستوں کو اپنا حلیف بنایا اور 334ء ق۔م میں تیس چالیس ہزار جنگجوؤں کے ساتھ ہیلس پانٹ کو عبور کر کے ایشیا میں داخل ہو گیا۔

ایرانی بیڑا بحیرہ ایجہ میں موجود تھا۔

تاجدار دارا کے لیے مناسب یہ تھا کہ پیچھے ہٹ جاتا، تا کہ سکندر کا راستہ لمبا ہو جاتا اور اسے ضروری چیزیں بہم پہنچانے میں مشکلات پیش آتیں، لیکن قدیم زمانے میں جوانمردی کا تقاضا یہی سمجھا جاتا تھا کہ اپنی جگہ قائم رہ کر دشمن کا مقابلہ کیا جائے اور دست بدست لڑائی میں بھی تامل نہ کیا جائے۔ سکندر کی یہ انتہائی کوش نصیبی سمجھنی چاہیے کہ ایشیا میں پہنچتے ہی ایرانی رسالے سے مقابلہ پیش آیا اور اس رسالے نے دریائے گرینی کس کے کنارے شکست کھائی۔

اس کامیابی کے بعد سکندر نے بحیرہ روم کا ساحلہ علاقہ مسخر کر کے ایرانی بیڑے کو بالکل بیکار کر دیا۔ یہ ہو چکا تو ایرانیوں نے شام کے شمالی علاقے میں اسوس کے مقام پر سندر سے جنگ کی۔ پہاڑی علاقہ ہونے کی وجہ سے ایرانی رسالے کی نقل وحرکت میں مشکلات پیش آئیں۔ ایرانی سوار سکندر کی پیادہ فوج سے عہدہ برآ نہ ہو سکے اور انہیں پھر شکست کا منہ دیکھنا پڑا۔

ایران کی فتح کے بعد سکندر ہندوستان پر حملہ آور ہوا اور جہلم کے قریب راجہ پورس کو شکست دی۔ وہ دریائے بیاس سے آگے بڑھنا چاہتا تھا۔ مگر فوج نے انکار کر دیا۔ چنانچہ وہ سندھ اور بلوچستان کے راستے عراق کے شہر بابل میں واپس آیا۔ جسے اپنا مرکز حکومت بنانا چاہتا تھا یہیں تینتیس برس کی میں اس نے وفات پائی اور اس کے ساتھ ہی تمام دنیا کو فتح کرنے کا منصوبہ درہم برہم ہو گیا، لیکن اربیل کے میدان میں اس کی فوج نے یونان کا جو نقش قائم کیا تھا، وہ صدیوں تک ایشیا پر اثر انداز رہا۔■

بنی اسرائیل غلامی سے نجات پاتے ہیں

بنی اسرائیل مصر میں ایک لمبی مدت غلامی میں گزارنے کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کی رہنمائی میں وہاں سے نکلے اور ارض موعود (فلسطین) کی طرف سفر شروع کیا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام جو مصر میں پیدا ہوئے حضرت اسرائیل (یعقوب علیہ السلام) کی اولاد میں سے تھے۔ اس زمانے میں فرعون یعنی مصر کے بادشاہ نے حکم دے رکھا تھا کہ بنی اسرائیل میں جو لڑکا پیدا ہو اسے فوراً موت کے گھاٹ اتار دیا جائے، صرف لڑکیوں کو زندہ رہنے دیا جائے۔ خدا جانے کتنے معصوم ہستیاں دنیا میں قدم رکھتے ہی موت کی گود میں پہنچا دی گئیں، حضرت موسیٰ علیہ السلام اس لیے بچ گئے کہ پیدا ہوتے ہی انہوں نے سرکنڈوں کی ایک ٹوکری میں رکھ کر دریائے نیل میں بہا دیا گیا تھا فرعون کی بیوی نے یہ ٹوکری دیکھی تو دریا سے نکلوائی اور بچے کو اپنے بیٹے کی طرح پالا۔ یوں قدرت نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے شاہی دربار کی شان وشوکت میں پروان چڑھنے کا موقع پیدا کر دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جوان ہوئے تو ایک دن آپ نے دیکھا کہ ایک مصری ایک اسرائیلی کو پیٹ رہا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مصری کو ظلم سے روکنا چاہا، لیکن وہ باز نہ آیا۔ اس پر آپ نے سے ایک گھونسا رسید کیا اور وہ مصری وہیں گر کر مر گیا۔ یہ ایک اتفاقی حادثہ تھا، لیکن اس کا عام چرچا ہو گیا۔ اب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ مناسب سمجھا کہ مصر سے نکل جائیں، چنانچہ آپ بحیرہ احمر کے نزدیک ایک صحرائی علاقے میں حضرت شعیب علیہ السلام کے پاس چلے گئے اور ایک مدت تک وہاں ریوڑ چراتے رہے۔■

میسور کی لڑائی

ٹیپو سلطان (1163-1213ھ-1752-1799ء) کے والد حیدر علی نے بارھویں صدی ہجری کے اواخر اٹھارھویں صدی عیسوی کے اوائل میں جنوبی ہند میں ایک بڑی سلطنت قائم کر لی تھی، جن کا صدر مقام سرنگاپٹم تھا اور سلطنت میسور کے نام سے مشہور تھی۔ حیدر علی پہلا شخص تھا جس نے بھانپ لیا تھا کہ جو فرنگی، تاجروں کے بھیس میں ہندوستان آئے ہیں اور انہوں نے ملکی معاملات میں دخل دینا شروع کر دیا ہے، اگر انہیں قدم جما لینے کا پورا موقع مل گیا تو پورے ملک کے لیے ایک خطرناک خطرہ بن جائیں گے۔ حیدر علی فرنگیوں کے خطر کو مٹا دینے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔ وہ لڑ رہا تھا کہ خدا کی طرف سے بلاوا آ گیا اور وہ اپنے جگر بند کے لیے دو ورثے چھوڑ کر رخصت ہو گیا۔ ایک تاج وتخت اور دوسرا فرنگیوں کے خطرے کا انسداد۔ ٹیپو سلطان نے دونوں ورثے جواں مردی سے سنبھالے۔ تاج وتخت کی حفاظت اور فرنگیوں کی شکست وریخت میں کوشش کا کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا۔ یہاں تک کہ اپنی قیمتی جان بھی اس بازی میں لگا دی۔

فرنگیوں سے اسے دو زبردست لڑائیں پیش آئیں۔ اگر انہیں مرہٹوں اور نظام کی امداد نہ ملتی تو سلطان یقیناً ان کے اقتدار کا تار و پود بکھیر کر رکھ دیتا، لیکن دونوں مرتبہ مرہٹوں اور نظام نے نہ صرف سلطان سے، بلکہ ملک کے بہترین مقاصد سے غداری کی۔ آخری لڑائی میں فرنگیوں، مرہٹوں اور نظام نے سلطان کے مرکز حکومت کا محاصرہ کر لیا۔ 4 مئی 1799ء کو شیر دل مجاہد نے میسور کی سلطنت اور ہندوستان کی آزادی کے لیے لڑتے ہوئے شہادت پائی۔ مرہٹوں اور نظام نے جن فرنگیوں کو مدد دے کر ٹیپو سلطان کو شہید کرایا تھا، انہیں کے ہاتھوں وہ خود بھی برباد ہوئے اور قدرت نے بدلے کا جو قانون مقرر کر رکھا ہے وہ پورا ہو کر رہا۔■

کتنے مہربان حضرت محمدؐ

یہ محبت اور شفقت مسلمان بچوں تک محدود نہ تھی، بلکہ مشرکین کے بچوں کو بھی اس ہی طرح پیار کرتے تھے۔ ایک دفعہ ایک غزوہ میں چند بچے لڑنے والوں کی جھپٹ میں آ کر مارے گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ملی تو آپ بہت آزردہ ہوئے۔ ایک صاحب نے کہا یا رسول اللہ! وہ مشرکین کے بچے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مشرکین کے بچے بھی تم سے بہتر ہیں۔ خبردار بچوں کو قتل نہ کرو۔ ہر جان خدائی فطرت پر پیدا ہوتی ہے۔ حضرت جابر بن سمیرہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ظہر کی نماز پڑھی، نماز سے فارغ ہو کر وہ اپنے دولت خانہ تشریف لے گئے۔ میں آپ کے ساتھ ہو لیا۔ راستہ میں اور بچے ملے، آپ نے سب کے رُخساروں پر دست شفقت پھیرا اور میرے رُخساروں پر بھی پھیرا۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک کی ٹھنڈک اور خوشبو ایسی پائی گویا آپ کا ہاتھ جیسے عطر بیچنے والے عطار کے صندوقچہ سے نکلا ہے۔ ایک دفعہ ایک یتیم بچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس کے کپڑے پھٹے پرانے تھے اور عرض کی حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ کے مرنے کے بعد ایک شخص جس کا نام ابوجہل ہے نے میرے مال پر قبضہ کر لیا ہے اور مجھے کچھ بھی نہیں دیا ہے۔ اب میں بدن ڈھانپنے کے لئے کپڑوں کا محتاج ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یتیم بچے کی بات سُن کر اسی وقت کھڑے ہوئے اور بچے کا ہاتھ پکڑ کر سیدھے ابوجہل کے گھر تشریف لے گئے اور اس سے بڑے رعب اور دبدبے سے فرمایا بچے کا حق اس کو دے دو۔ ابوجہل پر اتنا رعب طاری ہوا کہ وہ کانپ گیا اور اسی وقت یتیم بچے کا مال لا کر دے دیا۔

ہجرت کے موقع پر جب مدینہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا داخلہ ہوا انصار کی چھوٹی چھوٹی لڑکیاں خوشی سے دروازوں سے نکل کر گیت گا رہی تھیں۔ جب آپ کا ادھر گزر ہوا تو فرمایا کہ اے لڑکیوں کیا تم مجھ سے پیار کرتی ہو، سب نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بھی تم کو پیار کرتا ہوں۔ رسول اللہ یتیموں کے سرپرست تھے اور ان کا بہت خیال رکھتے تھے۔ خود بھی ان کی مدد کرتے، پیار کرتے اور دوسروں سے بھی اس کی تاکید فرماتے تھے۔ آپ فرماتے تھے کہ اللہ اس گھر کو بہت پسند کرتا ہے جس میں یتیم بچے کی عزت کی جاتی ہے، جو شخص کسی یتیم کو اپنے کھانے پینے میں شریک کرے گا۔ اللہ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا جب کوئی موسم کا نیا میوہ حضرت اقدس میں پیش کرتا تو حاضرین میں جو سب سے کم عمر بچہ ہوتا اس کو عنایت فرماتے، بچوں کو چومتے اور پیار کرتے۔ ایک دفعہ بچوں کو پیار کر رہے تھے، ایک یہودی نے جو موجود تھا کہا تم بچوں کو پیار کرتے ہو، میرے دس بچے ہیں اور میں نے اب تک کسی کو پیار نہیں کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے دل سے محبت چھین لے تو میں کیا کر سکتا ہوں۔ جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔ ان والدین کی تعریف فرماتے جو اپنی اولاد بالخصوص بچیوں کے لئے اور انہیں آرام پہنچانے کی خواہش کرتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم بچیوں کی تعلیم وتربیت کا ہمیشہ خیال رکھتے تھے، ایسے والدین کو

جنت میں داخلہ کی بشارت سناتے تھے۔ ایک دفعہ ایک غریب عورت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی، دو چھوٹی چھوٹی لڑکیاں بھی ساتھ تھیں۔ اس وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس کھانے کے لئے ایک کھجور تھی، وہیں اس غریب عورت کو دے دی، اس نے کھجور کے دو ٹکڑے کئے اور ان دونوں لڑکیوں میں تقسیم کر دیئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر تشریف لائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ قصہ سنایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خدا جس کو اولاد کی محبت دے اور وہ ان کا حق بجا لائے تو وہ دوزخ سے محفوظ رہے گا۔ ان کپڑوں میں سے ایک اچھا جوڑا اس بچے کو پہنایا اور اسے ساتھ لے کر عید کی نماز پڑھنے تشریف لے گئے۔

دیکھا آپ نے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بن باپ کے بچے کی شفقت ہی نہیں بلکہ ماں اور بہن کا پیار، کپڑے اور خوشی سب کچھ ہی دلا دی۔ ایک دفعہ عید کے روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نواسوں حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے جا رہے تھے۔ راستے میں کچھ بچے کھیلتے ہوئے نظر آئے۔ مگر ایک بچہ اُداس سب سے الگ تھلگ بیٹھا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب جا کر پوچھا۔ ''کیا بات ہے رنجیدہ کیوں ہو؟'' اس نے جواب دیا میرا باپ مر چکا ہے۔ ماں نے دوسری شادی کر لی ہے۔ کوئی نہیں جو مجھے دیکھے بھالے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (تسلی دیتے ہوئے) فرمایا۔ کیا تم پسند نہیں کرتے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارا باپ ہو۔ عائشہ رضی اللہ عنہا تمہاری ماں ہوں اور فاطمہ رضی اللہ عنہا تمہاری بہن۔

عائشہ رضی اللہ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی تھیں اور فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچے کو ساتھ لیا اور واپس گھر آئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا۔ ''تمہیں بیٹے کی آرزو تھی یہ تمہارا بیٹا ہے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تمہیں بھائی کی آرزو تھی، یہ تمہارا بھائی ہے اور فرمایا حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ کے کپڑے لاؤ''۔ رسول اللہ بچوں پر بہت شفقت فرماتے تھے۔ اُن کا معمول تھا کہ سفر پر جاتے تو راہ میں جو بچے ملتے اُن سے اُلفت بھرا سلوک فرماتے اور یہی تعلیم دوسروں کو دیتے۔ ان میں سے کئی بچوں کو اپنے ساتھ سواری پر آگے پیچھے بٹھاتے تھے، راستہ میں جو بچے مل جاتے ان کو مسکراتے ہوئے نہایت محبت سے سلام کرتے اور پیار بھری باتیں کرتے، ایک ایک کو گود میں اُٹھاتے اور کھانے کی چیزیں دیتے۔ آپ بچوں کو چومنا، ان سے لاڈ پیار کرنا ان کا حق سمجھتے تھے۔ ماں اور بچے کے واقعات سے آپ پر گہرا اثر ہوتا تھا۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت ہی رحم دل تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو اتنی بڑی کامیابیاں حاصل ہوئیں، اس کی ایک بڑی وجہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحم دلی تھی۔■

تصاویر میں چھپے 17 فرق تلاش کریں

مسکرائیے

☆ موٹا آدمی (دبلے آدمی سے): ''تمہیں دیکھ کر ایسا لگتا ہے جیسے دنیا میں قحط پڑ گیا ہے۔''
دبلا آدمی: ''اور تمہیں دیکھ کر ایسا لگتا ہے جیسے یہ قحط تمہاری وجہ سے پڑا ہے۔''

☆☆☆

☆ ایک فلم اسٹار نے اپنے بیٹے سے اس کی پروگریس رپورٹ لیتے ہوئے کہا: ''بیٹے مجھے یقین ہے کہ تم نے امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہوگی؟''
بیٹے نے جواب دیا: ''بالکل ابو، اسکول والوں نے مجھے ایک سال کے لیے سائن کر لیا ہے۔''

☆☆☆

☆ ایک صاحب نے اپنے ملازم سے کہا کہ بازار سے گوشت اور پیاز لے آؤ۔ ملازم نے کہا کہ میں اس شہر میں نیا ہوں، کہیں بازار میں کھو نہ جاؤں۔ چنانچہ وہ صاحب خود ہی بازار سے سودا لے آئے۔ گھر آ کر انہوں نے اسے پکانے کو کہا۔ ملازم نے جواب دیا کہ مجھے سوئی گیس پر پکانا نہیں آتا۔ چنانچہ ان صاحب نے خود ہی کھانا بھی پکا لیا۔ کھانا تیار ہو گیا تو انہوں نے ملازم سے کہا: ''آؤ کھانا کھا لو''۔ اس نے جواب دیا: ''اب بار بار انکار کرنا اچھا نہیں لگتا، مجھے شرم آ رہی ہے، لایئے تھوڑا سا کھا لیتا ہوں۔''

☆☆☆

☆ کلاس میں لڑکوں کی شرارت سے تنگ آ کر استاد نے انہیں سیدھا لیٹ کر سائیکل کی طرح ٹانگیں چلانے کے لیے کہا۔ ایک لڑکا تھوڑی دیر چلانے کے بعد رک گیا۔ استاد نے ڈانٹا تو اس نے کہا ''سر میری چین اتر گئی ہے۔''

☆ ایک امیدوار کا انٹرویو ہو رہا تھا اور اسے یقین تھا کہ وہ یہ ملازمت ضرور حاصل کر لے گا۔ انٹرویو کے آخر میں انٹرویو لینے والے صاحب نے پوچھا: اچھا یہ بتائیں کہ ''گاپوجی گاپوجی گم گم کا کیا مطلب ہے؟
امیدوار نے پہلے تو بہت سوچا پھر مایوسی سے بولا: اس کا مطلب یہ ہے کہ مجھے یہ نوکری نہیں مل سکتی۔

☆☆☆

☆ ایک فقیر: بیگم صاحبہ آپ کے پاس بھوکے کے لیے کھانا ہے؟
بیگم صاحبہ: ہاں! لیکن وہ بھوکا ابھی دفتر سے نہیں آیا۔

☆☆☆

☆ یک آدمی جنگل سے گزر رہا تھا کہ ایک شیر سامنے آ گیا۔
شیر نے کہا: ''آج میں تمہارا خون پی جاؤں گا۔''
آدمی: ''میرا خون تو ٹھنڈا ہے، پیچھے ایک نوجوان آ رہا ہے، اس کا خون گرم ہے، تم اس کا خون پینا۔''
شیر: ''نہیں، آج میرا دل کولڈ ڈرنک پینے کو چاہ رہا ہے۔''

☆☆☆

☆ جج (ملزم سے): تم جانتے ہو جھوٹ بول کر تمہیں کہاں جانا ہوگا؟ ملزم: دوزخ میں۔ جج: اور سچ بول کر؟ ملزم: سرکاری جیل خانے میں۔

☆☆☆

☆ ایک شخص بہت غیر حاضر دماغ تھا۔ ایک دن وہ صبح سو کر اٹھا تو اسے یاد آیا کہ بدھ کو ایک خاتون کے ہاں کھانے پر جانا تھا۔ وہ بے حد پریشان ہوا اور فون کی طرف دوڑا۔ ''مائی ڈیئر! میں بے حد معذرت خواہ ہوں۔'' اس کی سانس پھول رہی تھی ''بدھ کو نہ آنے کے باعث میں بے حد شرمندہ ہوں۔ نہ جانے میں کیسے بھول گیا۔ مہربانی کر کے اب کسی اور دن مجھے بلا لو۔ میں ایک بار پھر معذرت چاہتا ہوں۔''
دوسری طرف دیر تک خاموشی رہی، پھر خاتون کی سرد آواز سنائی دی: ''کس بات کی معذرت؟ تم بدھ کو دعوت میں موجود تو تھے۔''■

ٹکڑے جوڑیئے-تصویر بنائیے

اوپر دیئے گئے ٹکڑوں میں سے کونسا ٹکڑا ہے جو نامکمل تصویر کو مکمل کرے گا؟

جنگلی ہاتھیوں کا حملہ، ایک ہی خاندان کے 4 افراد سمیت 6 ہلاک

ہزاری باغ۔ جھارکھنڈ کے ہزاری باغ ضلع کے چورچو بلاک کے گوندوار گاؤں میں جمعرات کی دیر رات جنگلی ہاتھیوں کے ایک جھنڈ نے حملہ کر کے 6 افراد کو ہلاک کر دیا۔ ہلاک شدگان میں ایک ہی خاندان کے 4 افراد بھی شامل ہیں۔ اس واقعہ کے بعد پورے گاؤں میں خوف و ہراس پھیل گیا ہے جبکہ متاثرہ خاندانوں میں کہرام مچا ہوا ہے۔ مقامی لوگوں کے مطابق رات تقریباً ایک سے دو بجے کے درمیان پانچ ہاتھی اچانک گاؤں میں داخل ہو گئے۔ اس وقت زیادہ تر لوگ گہری نیند میں تھے۔ ہاتھیوں نے کچے مکانات کو نشانہ بنایا اور گھروں کی دیواریں اور دروازے توڑ ڈالے۔ اچانک ہوئے اس حملے سے گاؤں میں افراتفری مچ گئی اور لوگ جان بچانے کے لیے گھروں سے باہر نکل کر بھاگنے لگے۔ اسی دوران ہاتھیوں نے 6 افراد کو کچل دیا۔

ہلاک ہونے والوں کی شناخت سورج بھوئیاں (55)، ان کی پوت بہو سمن دیوی (25)، سمن کے دو کمسن بچوں، منگرا بھوئیاں (58) اور دھنیشر رام (تقریباً 55) کے طور پر ہوئی ہے۔ بتایا گیا ہے کہ سورج بھوئیاں کا پورا خاندان ایک ہی گھر میں سو رہا تھا اور حملے کے دوران انہیں باہر نکلنے کا موقع نہیں مل سکا۔ واقعہ کے دوران گاؤں والوں نے ڈھول اور برتن بجا کر، ٹارچ کی روشنی ڈال کر اور شور مچا کر ہاتھیوں کو بھگانے کی کوشش کی لیکن جھنڈ کافی دیر تک گاؤں میں موجود رہا اور نقصان پہنچاتا رہا۔ کافی کوششوں کے بعد ہاتھی واپس جنگل کی سمت چلے گئے۔ اس کے بعد گاؤں میں چیخ و پکار اور غم کا ماحول چھا گیا۔ اطلاع ملنے پر جمعہ کی صبح انتظامیہ، پولیس اور محکمہ جنگلات کی ٹیمیں موقع پر پہنچ گئیں۔ لاشوں کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا گیا ہے۔

اپسٹین فائلز معاملہ پر کانگریس کا تلخ تبصرہ

'سچائی یہ ہے کہ ہندوستانی حکومت کو امریکہ میں بیٹھا ایک دلال چلا رہا تھا، پون کھیڑا نے کہا کہ 13 نومبر 2014 کو ریڈ ہاف مین کو اپسٹین نے ایک میل بھیجا، جس میں وہ 'ڈیجیٹل انڈیا' کی جانکاری دے رہا تھا، جبکہ 'ڈیجیٹل انڈیا' جولائی 2015 میں شروع ہوا تھا

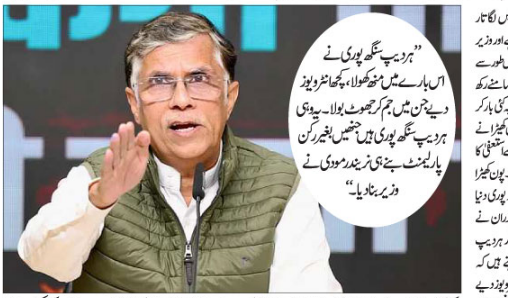

''ہردیپ سنگھ پوری نے اس بارے میں منہ کھولا، کچھ انٹرویوز دیے جن میں جم کر جھوٹ بولا۔ یہ وہی ہردیپ سنگھ پوری ہیں جنھیں بغیر رکن پارلیمنٹ بنے ہی نریندر مودی نے وزیر بنادیا۔''

نئی دہلی (ایجنسی) 'اپسٹین فائلز' معاملہ پر کانگریس لگاتار مرکزی وزیر ہردیپ سنگھ پوری کو ہدف تنقید بنا رہی ہے اور وزیر اعظم نریندر مودی کو بھی کٹہرے میں کھڑا کر رہی ہے۔ خاص طور سے ہردیپ سنگھ پوری کے جوابی حملوں اور ان کے بیانات کو سامنے رکھ کر کانگریس کے سرکردہ لیڈران ان سے 'استعفیٰ' کا مطالبہ کئی بار کر چکے ہیں۔ کانگریس کے سینئر لیڈر اور پارٹی ترجمان پون کھیڑا نے آج پریس کانفرنس میں ایک بار پھر ہردیپ سنگھ پوری سے 'استعفیٰ' کا مطالبہ کیا، اور ان کے کئی بیانات کو جھوٹ پر مبنی قرار دیا۔ پون کھیڑا نے کہا کہ ''گزشتہ کچھ وقت سے اپسٹین فائلز کو لے کر پوری دنیا میں بحث جاری ہے۔ اس معاملہ میں 7 ممالک کے لیڈران نے استعفے دیے ہیں۔ افسوس کی بات ہے کہ نریندر مودی اور ہردیپ سنگھ پوری کا نام بھی اس میں شامل ہے۔'' وہ مزید کہتے ہیں کہ ''ہردیپ سنگھ پوری نے اس بارے میں منہ کھولا، کچھ انٹرویوز دیے جن میں جم کر جھوٹ بولا۔ یہ وہی ہردیپ سنگھ پوری ہیں جنھیں بغیر رکن پارلیمنٹ بنے ہی نریندر مودی نے وزیر بنادیا۔''

ہردیپ سنگھ پوری کے کچھ بیانات کا حوالہ دیتے ہوئے پون کھیڑا نے کہا کہ ''ہردیپ سنگھ پوری نے کہا، جب وہ پہلی بار اپسٹین سے ملنے جا رہے تھے تو انھیں پتہ ہی نہیں تھا کہ وہ کہاں جا رہے ہیں، کیونکہ انھیں کہا گیا تھا کہ ڈرائیور انھیں چھوڑ دے گا۔ یہ کتنا شرمناک ہے کہ ایسی بات ایک خارجہ سروس کا افسر کہہ رہا ہے، جو کہ امریکہ میں سفیر تھا۔'' وہ آگے کہتے ہیں ''ہردیپ سنگھ پوری نے انٹرویو میں یہ بھی کہا کہ اپسٹین سے ملنے جاتے وقت اچھا محسوس نہیں کیا تو گوگل کیا کہ کہاں جا رہا ہوں، اور پھر آپس میں پوچھا کہ کیا اپسٹین سے ملنے جانا چاہیے۔ سوال یہ ہے کہ جب یہ سب ہوا تو کیا ہردیپ سنگھ پوری بچے تھے؟'' پون کھیڑا نے مزید کہا کہ ''ہردیپ پوری کہتے ہیں ہم لوگوں میں سے کچھ کو اپسٹین کے کریمنل ریکارڈ ہونے پر شبہ تھا۔ جبکہ 2008 میں ہی اپسٹین نے عدالت میں اپنا گناہ قبول کر لیا تھا، اسے سزا ہو گئی تھی۔ اپسٹین کے گناہ قبول کرنے کے بعد بھی 2014 میں ہمارے وزیر ہردیپ پوری کے من میں شبہ تھا۔ یہ وزیر ہیں، یہ ان کی اخلاقیات کا معیار ہے۔ ایسی صورت میں ہردیپ پوری کو کس طرح درست ٹھہرایا جا سکتا ہے؟''

پون کھیڑا بات کو اتنے پر ہی ختم نہیں کرتے ہیں۔ ہردیپ پوری کی کئی باتوں کو وہ جھوٹ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ انھوں نے میڈیا اہلکاروں سے کہا کہ ''ہردیپ پوری نے ایک انٹرویو میں کہا: میری اپسٹین سے زیادہ بات نہیں ہوئی۔ ایک دو ای میل ہوئے اور تین چار بار ملاقات ہوئی۔ یہ سراسر جھوٹ ہے۔ ہردیپ پوری نے مزید ایک انٹرویو میں کہا میں نے کبھی اپوائنٹمنٹ نہیں مانگا۔ یہ بات بھی جھوٹ ہے، کیونکہ ہردیپ پوری خود پوچھتے تھے 'جیف، کیا میں آپ سے ملاقات کر سکتا ہوں؟'، 'جیف، کیا آپ شہر میں ہیں؟' جب ہردیپ پوری نے کبھی اپوائنٹمنٹ نہیں مانگا، تو پھر یہ سب کیا تھا۔ کیا آپ پر مودی کا دباؤ تھا کہ جائیے اور اپسٹین سے ملیے۔'' کانگریس لیڈر نے یہ بھی کہا کہ ''2014-16 کے درمیان ہندوستان کے 3 سفیر امریکہ میں رہے۔ سوال یہ ہے کہ آخر کس کی ہدایت پر ریٹائر ہو چکے ہردیپ سنگھ پوری کو اپسٹین سے ملنے بھیجا جاتا تھا؟''

کانگریس ترجمان نے 'ڈیجیٹل انڈیا' کا ذکر بھی پریس کانفرنس کے دوران کیا۔ انھوں نے کہا کہ ''13 نومبر 2014 کو ریڈ ہاف مین کو اپسٹین نے ایک میل بھیجا، جس میں وہ 'ڈیجیٹل انڈیا' کی جانکاری دے رہا تھا۔ جبکہ 'ڈیجیٹل انڈیا' جولائی 2015 میں شروع ہوا تھا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہردیپ پوری نے ہندوستان کے شہریوں سے پہلے ہی اپسٹین کو 'ڈیجیٹل انڈیا' کی جانکاری دے دی تھی۔'' تلخ انداز اختیار کرتے ہوئے پون کھیڑا نے یہ بھی کہا کہ ''ہم سوچ رہے تھے اس ملک کی حکومت کو ایک 'مائی کا لال' چلا رہا تھا، جبکہ سچائی یہ ہے کہ امریکہ میں بیٹھا 'ایک دلال' چلا رہا تھا۔'' وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ ''ہردیپ پوری کہہ رہے ہیں: میں اپسٹین کو 'ڈیجیٹل انڈیا' کی جانکاری دے رہا تھا۔ اب سوال ہے کہ ہردیپ پوری کو یہ جانکاری کہاں سے ملی، وہ تو حکومت کا حصہ نہیں تھے۔''

ان باتوں کو سامنے رکھنے کے بعد پون کھیڑا نے وزیر اعظم نریندر مودی کے سامنے کچھ چبھتے ہوئے سوالات رکھ دیے۔ انھوں نے پوچھا کہ ''آپ ہردیپ پوری کے ذریعہ سے ملک کی جانکاری کسے اور کیوں دلوا رہے تھے؟ آخری مودی جی، ہردیپ پوری اور اپسٹین کا کیا رشتہ ہے؟'' پھر وہ واضح لفظوں میں کہتے ہیں کہ ''ہردیپ پوری صرف ریڈ ہاف مین کے میل کی باتیں بتا رہے ہیں اور باقی سب چھپانا چاہتے ہیں۔ ہردیپ پوری صرف جھوٹ بول رہے ہیں کہ میری اپسٹین سے بات ہی نہیں ہوتی تھی۔ سچائی یہ ہے کہ کافی پینے آپ جاتے تھے، 'ہیوفن' آپ لکھتے تھے... یعنی آپ سب کچھ جانتے تھے۔''

پریس کانفرنس کے آخر میں بی جے پی کو ہدف تنقید بناتے ہوئے پون کھیڑا نے کہا کہ ''زانیوں کو پیرول دلوا کر مالائیں پہنانا، انھیں ایم پی-ایم ایل اے بنانا بی جے پی کی پرانی عادت رہی ہے۔ لیکن میڈیا کا معیار دیکھیے کہ وہ بھی اپسٹین کو دفاع کر رہا ہے۔ ہمیں یہ دیکھ کر صدمہ لگا ہے، ایسی صحافت پر لعنت ہے۔'' انھوں نے یہ سوال بھی اٹھایا کہ 'اپسٹین فائلز' میں ایسا کیا ہے جو نریندر مودی پہلے جیسے نہیں رہے؟ طنزیہ انداز اختیار کرتے ہوئے انھوں نے یہ بھی کہا کہ ''جنھوں نے اپنی تشہیر 'گھر گھر مودی' سے شروع کی تھی، وہ آج 'تھر تھر مودی' ہو گئی ہے۔''

بنگلورو: قومی شاہراہ پر کار، بائیک اور کینٹر کی ٹکر، 7 افراد ہلاک

بنگلورو: کرناٹک کے بنگلورو دیہی ضلع کے ہوسکوٹے تعلقہ کے ایم ستیہ وارا گاؤں کے قریب جمعہ کی علی الصبح ایک ہولناک سڑک حادثے میں 7 افراد کی جان چلی گئی۔ یہ حادثہ ہوسکوٹے-ڈاباسپیٹ قومی شاہراہ پر پیش آیا جس میں ایک کینٹر ٹرک، ایک موٹر سائیکل اور ایک ایکس یو وی کار شامل تھیں۔ پولیس کی ابتدائی رپورٹ کے مطابق کولار سے دیون ہلی کی سمت جا رہی کار پہلے اپنے آگے چل رہی موٹر سائیکل سے ٹکرا گئی۔ بتایا جا رہا ہے کہ ٹکر کے بعد کار ڈرائیور نے گاڑی پر قابو کھو دیا، جس کے نتیجے میں کار سامنے سے آ رہے کینٹر ٹرک سے جا بھڑی اور یوں ایک مہلک سلسلہ وار تصادم پیش آیا۔ کار میں سوار 6 افراد اور موٹر سائیکل سوار موقع پر ہی ہلاک ہو گئے۔ تصادم اس قدر شدید تھا کہ کار مکمل طور پر تباہ ہو گئی۔ اطلاع کے مطابق کار میں سوار تمام 6 افراد بنگلورو کے کوتھنور علاقے کے رہنے والے تھے۔ مرکزی زون کے آئی جی پی لابھورام نے جائے حادثہ کا دورہ کیا اور بتایا کہ سڑک حادثات کے اس سلسلے میں 7 افراد کی موت ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ گاڑیوں کو ہٹا دیا گیا ہے اور لاشوں کو اسپتال منتقل کر دیا گیا ہے۔ 6 متوفیوں کی شناخت ہو چکی ہے جبکہ ایک کی شناخت کے لیے کوششیں جاری ہیں۔ اہل خانہ سے رابطہ کر کے قانونی کارروائی مکمل کی جائے گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس بات کی بھی جانچ کی جا رہی ہے کہ آیا کار ڈرائیور نشے کی حالت میں تو نہیں تھا، تاہم فی الحال اس بارے میں کچھ کہنا قبل از وقت ہوگا۔ حادثے کے بعد کینٹر اور موٹر سائیکل ڈیوائیڈر عبور کر کے سڑک کی دوسری جانب جا گرے، جبکہ بری طرح تباہ شدہ ایکس یو وی تقریباً پانچ سو میٹر دور جا کر رکی۔ سولیبیلے پولیس اسٹیشن کی ٹیم نے موقع پر پہنچ کر تفتیش شروع کر دی ہے۔ بنگلورو دیہی ضلع کے پولیس سپرنٹنڈنٹ چندرکانت نے بھی مقام حادثہ کا معائنہ کیا۔ پولیس حکام کے مطابق ابتدائی جانچ سے تیز رفتاری حادثے کی بڑی وجہ معلوم ہوتی ہے۔ لاشوں کو پوسٹ مارٹم کے لیے ہوسکوٹے کے سرکاری اسپتال بھیج دیا گیا ہے۔ ادھر مقامی باشندوں نے شاہراہ کے اس حصے کے ڈیزائن اور تعمیراتی معیار پر سوال اٹھاتے ہوئے سائنسی منصوبہ بندی کے فقدان کا الزام بھی عائد کیا ہے۔

دھلی میں بم کی دھمکیوں کا سلسلہ جاری
کئی اسکولوں میں ہنگامی صورتِ حال

دہلی میں اسکولوں کو مل رہی بم دھمکیوں کا سلسلہ مسلسل جاری ہے۔ جمعہ (13 فروری) کی صبح ایک بار پھر راجدھانی کے کئی نامور اسکولوں کو بم سے اڑانے کی دھمکی ملی، جس کے بعد کافی ہلچل مچ گئی۔ صبح 9:13 بجے پہلی کال جھنڈے والان میں واقع بی ڈی تمل ایجوکیشن اسکول میں آئی، جس میں اسکول کی حدود میں بم ہونے کی اطلاع دی گئی۔ اس کے فوراً بعد دیگر اسکولوں کو بھی اسی طرح کی دھمکیاں ملنے کی خبریں سامنے آئیں۔ بم کی اطلاع ملتے ہی دہلی پولیس کی ٹیمیں، فائر بریگیڈ اور بم ڈسپوزل اسکواڈ جائے وقوعہ پر پہنچے۔ پولیس افسران نے وقت ضائع کیے بغیر اسکول کی عمارتوں کو خالی کروانا شروع کیا اور بڑے پیمانے پر تلاشی مہم شروع کر دی۔ سیکورٹی ایجنسیاں اسکول کی عمارتوں کے ساتھ ساتھ آس پاس کے علاقوں کی بھی باریک بینی سے جانچ کر رہی ہیں۔ فی الحال کسی بھی اسکول سے مشتبہ چیز ملنے کی تصدیق نہیں ہوئی ہے، تاہم تحقیقات کا عمل مکمل چوکسی کے ساتھ جاری ہے۔

'اگنی ویر' کے 25 ہزار سے زائد عہدوں کے لیے نوٹیفکیشن جاری، آٹھویں درجہ پاس افراد بھی دے سکتے ہیں درخواست

نئی دہلی۔ ہندوستانی فوج نے 12 فروری 2026 کو 'اگنی ویر بھرتی 2026' سے متعلق آفیشیل نوٹیفکیشن جاری کر دیا ہے۔ اس بھرتی کے تحت ملک بھر کے غیر شادی شدہ مرد و خواتین امیدواروں سے آن لائن درخواست طلب کیے گئے ہیں۔ نوٹیفکیشن اگنی ویر جنرل ڈیوٹی (جی ڈی)، ٹیکنیکل، کلرک/اسٹور کیپر ٹیکنیکل اور ٹریڈس مین سمیت 25 ہزار سے زیادہ عہدے بھرے جائیں گے۔ خواہش مند امیدوار 13 فروری 2026 سے آفیشیل پورٹل کے ذریعہ آن لائن درخواست کر سکتے ہیں اور مقررہ تاریخ کے اندر اپنا فارم جمع کر سکتے ہیں۔ اگنی ویر جنرل ڈیوٹی (جی ڈی) کے لیے امیدوار کا دسویں درجہ پاس ہونا لازمی ہے۔ اس میں مجموعی طور پر کم از کم 45 فیصد نمبرات اور ہر سبجیکٹ میں 33 فیصد نمبرات ہونے چاہئیں۔ اگنی ویر ٹیکنیکل کے لیے امیدواروں کا بارہویں سائنس سبجیکٹ (فیزکس، کیمسٹری، ریاضی اور انگریزی) کے ساتھ پاس ہونا ضروری ہے، جس میں مجموعی طور پر 50 فیصد نمبرات اور ہر سبجیکٹ میں کم از کم 40 فیصد نمبرات ہوں۔ یا پھر دسویں کے ساتھ 2 سال کا آئی ٹی آئی کورس کیا ہو۔

اگنی ویر کلرک/ایس کے ٹی عہدہ کے لیے امیدوار کا بارہویں کسی بھی سبجیکٹ سے کم از کم 60 فیصد نمبرات کے ساتھ پاس ہونا اور ہر سبجیکٹ میں کم از کم 50 فیصد نمبرات ہونا ضروری ہے۔ ساتھ ہی انگریزی اور ریاضی/آڈٹ سبجیکٹ بھی لازم ہیں۔ اسی طرح اگنی ویر ٹریڈس مین عہدہ کے لیے امیدواروں کا آٹھویں یا دسویں جنرل طریقے سے پاس ہونا اور ہر سبجیکٹ میں کم از کم 33 فیصد نمبرات ہونا لازم قرار دیے گئے ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ ہندوستانی فوج میں 'اگنی ویر' بھرتی کا عمل 2 مراحل میں پورا ہوتا ہے۔ پہلے آن لائن امتحان لیا جاتا ہے، پھر بھرتی کے لیے ریلی ہوتی ہے۔ پہلے مرحلہ میں آن لائن امتحان (سی ای ای) کے تحت سب سے پہلے سبھی امیدواروں کو کمپیوٹر پر مبنی امتحان دینا ہوتا ہے۔ یہ امتحان کثیر متبادل جوابات پر مشتمل سوالوں (ایم سی کیو) پر مبنی ہوتا ہے۔ درست جواب دینے پر پورے نمبرات ملتے ہیں اور چھوڑے گئے سوالوں پر کوئی نمبر نہیں ملتا۔ دوسرے مرحلہ میں آن لائن امتحان میں ملے نمبرات کی بنیاد پر میرٹ لسٹ بنائی جاتی ہے اور اسی کے مطابق امیدواروں کو آئندہ مرحلہ کے لیے بلایا جاتا ہے۔

اگنی ویر کلرک/اسٹور کیپر عہدہ کے لیے امیدواروں کو ٹائپنگ ٹیسٹ بھی دینا ہوتا ہے، جس میں انگریزی میں تقریباً 30 الفاظ فی منٹ کی رفتار ضروری ہے۔ ٹائپنگ ٹیسٹ پاس کرنے والے امیدوار ہی آگے کے عمل میں شامل ہو سکتے ہیں۔ اگنی ویر بھرتی کے لیے سبھی زمرہ کے امیدواروں کو پروسیسنگ فیس کے طور پر 250 روپے ادا کرنے ہوں گے۔ اسے صرف ایس بی آئی پورٹل کے ذریعہ سے آن لائن ادا کیا جا سکتا ہے۔ اس میں نیٹ بینکنگ، کریڈٹ کارڈ یا ڈیبٹ کارڈ کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔ ایک بار ادا کردہ فیس واپس نہیں کیا جائے گا۔

برہما کماری کنونشن میں ملک گیر مہم 'مضبوط ہندوستان کیلئے کرمایوگا' کا آغاز

اخلاقیات کے بغیر معاشی اور تکنیکی ترقی معاشرے میں عدم توازن پیدا کر سکتی ہے: صدر جمہوریہ دروپدی مرمو

نئی دہلی، (یواین آئی) صدر دروپدی مرمو نے جمعہ کو یہاں برہما کماری کے آل انڈیا کنونشن کا افتتاح کیا اور 'مضبوط ہندوستان کے لیے کرمایوگا' کے عنوان سے ملک گیر مہم کا آغاز کیا۔ صدر کے سکریٹریٹ نے بتایا کہ اس موقع پر صدر نے گروگرام میں اوم شانتی ریٹریٹ سینٹر کی سلور جوبلی تقریبات کا بھی افتتاح کیا۔ محترمہ مرمو نے کہا کہ متوازن اور جامع ترقی کے لیے مادی ترقی کے ساتھ اخلاقی اقدار اور روحانیت کے انضمام کی ضرورت ہے۔ اقتصادی ترقی خوشحالی کو فروغ دیتی ہے، اور تکنیکی ترقی جدت، کارکردگی اور مسابقت کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔ یہ ایک خوشحال قوم کی بنیاد رکھتے ہیں۔ تاہم اخلاقیات کے بغیر معاشی اور تکنیکی ترقی معاشرے میں عدم توازن پیدا کر سکتی ہے۔ مثال کے طور پر غیر اخلاقی معاشی ترقی دولت اور وسائل کے ارتکاز، ماحولیاتی انحطاط، اور معاشرے کے کمزور طبقات کے استحصال کا باعث بن سکتی ہے۔ اخلاقی اقدار کے بغیر ٹیکنالوجی کا استعمال انسانیت کے لیے تباہ کن ثابت ہو سکتا ہے۔

صدر نے کہا کہ روحانیت ہمیں بنیادی اقدار اور ایک اخلاقی ڈھانچہ فراہم کرتی ہے جو ہمیں کرما یوگا یا بے لوث خدمت پر عمل کرنے کی ترغیب دیتی ہے۔ روحانیت بھی دیانتداری، ہمدردی، عدم تشدد اور خدمت جیسی خوبیوں پر زور دیتی ہے۔ یہ ایک پرامن اور انصاف پسند معاشرے کی تعمیر کے لیے ضروری اصول ہیں۔ محترمہ مرمو نے کہا کہ برہما کماری ایشوریہ یونیورسٹی راج یوگا سکھاتی ہے۔ یہ صرف ایک جگہ بیٹھ کر غور کرنے تک محدود نہیں ہے۔ کرمایوگا اس کا ایک بنیادی حصہ ہے۔ کرمایوگا کا مطلب ہے اپنی تمام ذمہ داریوں کو نبھاتے ہوئے اعلیٰ روحانی اصولوں پر عمل کرنا۔ وہ یہ جان کر خوش ہوئیں کہ برہما کماری سے وابستہ لاکھوں لوگ باقاعدگی سے کرمایوگا کی مشق کر کے بامعنی زندگی گزار رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کرمایوگا کے ذریعے اس ملک کا ہر شہری ہندوستان کی پائیدار اور جامع ترقی میں اپنا حصہ ڈال سکتا ہے۔ یہ نہ صرف ہندوستان کو اقتصادی طور پر ترقی کرنے کے قابل بنائے گا، بلکہ ہمیں ایک ایسے معاشرے کی تعمیر کے قابل بنائے گا جو قدر پر مبنی طرز زندگی میں دنیا کے لیے ایک رول ماڈل بن جائے۔

قوم کو مضبوط بنانے کیلئے تعلیم ہی بنیادی ستون ہے: ڈاکٹر ازہری

کالی کٹ۔۔ ریاست پنجاب کے سرہند میں مرکز کے زیر اہتمام مرکزی کیمپس کا آج یہاں ڈاکٹر عبدالحکیم ازہری کی قیادت میں شاندار افتتاح عمل میں آیا۔ جس میں ملک بھر سے ممتاز علماء، ماہرینِ تعلیم، سماجی رہنماؤں اور عوامی نمائندوں نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ اس موقع پر منعقدہ اجلاس سے افتتاحی خطاب کرتے ہوئے مرکز کے ریکٹر ڈاکٹر محمد عبدالحکیم ازہری نے کہا کہ تعلیم وہ ستون ہے جو قوم کو مضبوط بناتی ہے۔ انہوں نے ایک ترقی یافتہ اور بااختیار معاشرے کی تشکیل میں تعلیم کے کلیدی کردار پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان تعلیمی پسماندگی کے خاتمہ کیلئے آگے آئیں۔ واضح رہے کہ یہ جدید کیمپس پسماندہ طبقات کی فلاح و بہبود، رہائشی تعلیم، لائبریری اور نوجوانوں و خواتین کی تربیت کے ایک اہم مرکز کے طور پر کام کرے گا۔ تقریبات کا آغاز درگاہِ امام ربانیؒ پر حاضری سے ہوا۔ دو روزہ پروگراموں میں پنجاب علماء سمٹ، نیشنل این جی او کانفرنس، اسٹوڈنٹس اسمبلی، ایجو کنکلیو اور بین المذاہب رواداری کانفرنس منعقد کی گئیں۔ اس موقع پر پیر سید نورانی شاہ نے پرچم کشائی کی۔

حکومت نے گندم اور اس کی مصنوعات کی برامدات کو منظوری دی

نئی دہلی، (یواین آئی) حکومت نے 25 لاکھ میٹرک ٹن (ایل ایم ٹی) گندم اور اضافی 5 ایل ایم ٹی گیہوں (گندم) کی مصنوعات کی برآمد کی منظوری دی ہے، جو گھریلو منڈیوں کو مستحکم کرنے اور پیداوار کنندگان کو مناسب منافع یقینی بنانے کے لیے کسان مرکزیت کے حامل ایک فیصلہ کن اقدام کے طور پر لیا گیا ہے۔ یہ متوازن فیصلہ موجودہ دستیابی اور قیمت کے منظرنامے کے جامع جائزے کے بعد کیا گیا ہے، جو کسانوں کے مفادات کے تحفظ کے لیے حکومت کی عزم کو بھی دہراتا ہے۔ سال 2025-26 کے دوران نجی اداروں کے پاس گیہوں (گندم) کا ذخیرہ تقریباً 75 لاکھ میٹرک ٹن (ایل ایم ٹی) ہے، جو گزشتہ سال کے اسی عرصے کے مقابلے میں تقریباً 32 ایل ایم ٹی زیادہ ہے۔ اس سال یہ سال نمایاں اضافہ ملک میں گندم کی دستیابی کی سہولت کو ظاہر کرتا ہے۔ مزید برآں، یکم اپریل 2026 تک فوڈ کارپوریشن آف انڈیا (ایف سی آئی) کے مرکزی پول میں کل گندم کی دستیابی تقریباً 182 ایل ایم ٹی متوقع ہے، جس سے یہ یقینی بنایا گیا ہے کہ برآمد کی اجازت گھریلو غذائی تحفظ کی ضروریات پر اثر انداز نہیں ہوگی۔ ربیع 2026 میں گندم کی کاشت کا رقبہ بھی بڑھ کر تقریباً 334.17 لاکھ ہیکٹر ہو گیا ہے۔

احمد آباد طیارہ حادثہ کے بعد روہت پوار کا نیا مطالبہ، کیا پائلٹ دباؤ میں تھا؟ مکمل جانچ کا مطالبہ

ممبئی، (یواین آئی) این سی پی کے رکن اسمبلی روہت پوار نے 2026 کو احمد آباد طیارہ حادثہ سے متعلق سامنے آنے والی تازہ تفصیلات کے بعد سابق نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار کے طیارہ حادثے کی دوبارہ اور مکمل جانچ کا مطالبہ دہرایا ہے۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ کیا اس حادثے میں پائلٹ پر کسی قسم کا بیرونی دباؤ تھا اور کہا کہ سچائی سامنے لانے کے لیے جامع تحقیقات ضروری ہیں۔ میڈیا رپورٹوں کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ احمد آباد میں پیش آنے والے طیارہ حادثے میں تقریباً 260 افراد کے ہلاک ہونے کی اطلاعات ہیں، جس کے بعد ''دادا'' کے طیارہ حادثے سے متعلق شبہات مزید گہرے ہو گئے ہیں۔ روہت پوار نے سوشل میڈیا پر اپنے بیان میں کہا کہ اگر کوئی بیرونی دباؤ تھا تو اس کی کھوج لگائی جانی چاہیے اور تمام پہلوؤں کی غیر جانبدارانہ جانچ ہونی چاہیے۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق احمد آباد حادثے میں مرکزی پائلٹ نے مبینہ طور پر انجن کی فیول سپلائی بند کر دی تھی۔

ممبئی میئر کے طور پر ریتو تاوڑے کا انتخاب مراٹھی شناخت کے خلاف سازش: شیوسینا یو بی ٹی

ممبئی: شیوسینا ادھو بالا صاحب ٹھاکرے (یو بی ٹی) نے بی جے پی کی کارپوریٹر ریتو تاوڑے کے بلا مقابلہ برہن ممبئی مہانگر پالیکا کے میئر منتخب ہونے پر سخت ردعمل ظاہر کیا ہے۔ پارٹی نے الزام لگایا کہ اقتدار پر قابض جماعت مراٹھی عوام کے بجائے صنعت کاروں اور دولت مند طبقے کے مفادات کو ترجیح دے گی اور بڑے کاروباری منصوبوں کے لیے زمین کے حصول کو آسان بنایا جائے گا۔ پارٹی کے ترجمان 'سامنا' میں شائع اداریے میں کہا گیا کہ ممبئی میں بی جے پی کا میئر آنا مہاراشٹر کے لیے سیاہ دن ہے۔ اداریے کے مطابق یہ صورتحال مراٹھی عوام کے طویل جدوجہد پر سیاہ سایہ ہے۔ الزام لگایا گیا کہ بی جے پی نے مراٹھی ووٹروں میں دراڑ ڈال کر اقتدار حاصل کیا اور میئر کے انتخاب کے لیے بے تحاشہ دولت خرچ کی۔ اگر شیوسینا یو بی ٹی کو بی ایم سی کی باگ ڈور ملتی تو شہر کو لوٹنے سے روکا جا سکتا تھا۔ اداریے میں دعویٰ کیا گیا کہ متحدہ مہاراشٹر تحریک کے دوران جس طرح مراٹھی عوام پر گولیاں چلائی گئیں، آج اسی طرز پر ممبئی کے حوصلے کو کمزور کیا جا رہا ہے۔ پارٹی نے کہا کہ خالص مراٹھی میئر کو روکنے کے لیے سازش رچی گئی۔ ریتو تاوڑے کی جانب سے ممبئی کو گڑھوں اور بدعنوانی سے پاک اور خواتین کے لیے محفوظ شہر بنانے کے دعوؤں کو اداریے میں مضحکہ خیز قرار دیا گیا۔ لکھا گیا کہ نیت اچھی ہو سکتی ہے مگر اختیارات اور عملی طاقت کے بغیر یہ وعدے پورے نہیں ہو سکتے۔ خواتین کی سلامتی سے متعلق بیان کو ریاستی وزارت داخلہ کی ناکامی کا ثبوت بھی بتایا گیا۔ اداریے میں چار برس تک انتظامیہ کے ذریعے بلدیہ چلائے جانے کے دوران بڑے پیمانے پر مالی بے ضابطگیوں کا الزام لگاتے ہوئے کہا گیا کہ ٹھیکے داروں نے ہزاروں کروڑ روپے کے ایسے بل بنائے جو کام کیے بغیر منظور ہوئے۔ میئر سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ ان معاملات کی جانچ کرائیں، ورنہ بدعنوانی کے خلاف جدوجہد مضبوط اپوزیشن پر چھوڑ دیں۔

چندر پور میئر انتخاب میں بی جے پی کی حمایت پر سنجے راوت کا انتباہ

کانگریس کے بجائے بی جے پی امیدوار کی تائید پر ناراضی، پربھنی میں کانگریس کی حمایت پر اظہارِ تشکر

ممبئی، (یواین آئی) ممبئی میں شیوسینا (ادھو بالا صاحب ٹھاکرے) کے رکن پارلیمان سنجے راوت نے کہا ہے کہ چندر پور میئر انتخاب میں کانگریس کے بجائے بی جے پی امیدوار کی حمایت کرنے والے کارپوریٹرس اور عہدیداران کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے گی۔ چندر پور کے میئر انتخابات میں ٹھاکرے دھڑے کے مقامی لیڈران نے آخری وقت میں بی جے پی کی حمایت کا فیصلہ کیا تھا۔ ان کا دعویٰ تھا کہ کانگریس کے مقامی عہدیداران کے ساتھ مسلسل رابطے کے باوجود انہیں توہین آمیز سلوک کا سامنا کرنا پڑا۔ اس کے نتیجے میں بی جے پی کی سنگیتا کھانڈیکر میئر منتخب ہوئیں جبکہ شیوسینا (یو بی ٹی) کے پرشانت دانوے نائب میئر بنے۔ بی جے پی نے مبینہ طور پر اسٹینڈنگ کمیٹی چیئرمین کا عہدہ بھی ٹھاکرے دھڑے کو دینے کی پیشکش کی ہے۔ سنجے راوت نے واضح کیا کہ چندر پور میں بی جے پی کے ساتھ اتحاد کا فیصلہ مقامی سطح پر لیا گیا اور اسے پارٹی قیادت کی منظوری حاصل نہیں تھی۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر یہ اقدام ذاتی مفاد کے تحت کیا گیا تو سخت کارروائی ہوگی۔ اسی دوران مہاراشٹر نو نرمان سینا کے لیڈر سندیپ دیشپانڈے نے الزام لگایا کہ چندر پور میں شیو سینا (یو بی ٹی) کے کارپوریٹرس کو بی جے پی کی حمایت کے لیے ایک ایک کروڑ روپے دیے گئے۔

داستان گوئی ہمارا عظیم ادبی و تہذیبی سرمایہ: ڈاکٹر شمس اقبال

نئی دہلی۔ دہلی یونیورسٹی لٹریچر فیسٹیول 1.0 میں قومی اردو کونسل کے اشتراک سے ایک خاص پروگرام میوزیکل داستان گوئی ''کہت کبیر'' کا اہتمام کیا گیا جس میں معروف داستان گو سید ساحل آغا اور مقبول غزل سنگر ڈاکٹر نیتا پانڈے نیگی نے کبیر داس کے متعلق داستان اور دوہے پیش کیے۔ پروگرام سے قبل قومی کونسل برائے فروغِ اردو زبان نئی دہلی کے ڈائرکٹر ڈاکٹر شمس اقبال نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ داستان محض ایک فن نہیں بلکہ ہماری روحانی اور تہذیبی وراثت کا اٹوٹ حصہ ہے۔ اس نے صدیوں کی تہذیب اور تاریخ کو اپنے دامن میں سمیٹ رکھا ہے۔ داستان گوئی فنِ لطافت کی وہ معراج ہے جہاں ایک تنہا شخص اپنی آواز کے اتار چڑھاؤ، آنکھوں کی جنبش اور ہاتھوں کے اشاروں سے زمین پر بیٹھے بیٹھے آسمان میں قلعے اور پاتال کے جنات کی دنیا تعمیر کر دیتا ہے۔ اس فن کا آغاز تیرہویں صدی میں ہوا، جب اردو زبان انگڑائی لے رہی تھی۔ عرب و فارس سے آئے قصے جب ہندوستانی مٹی کی خوشبو میں رچے بسے تو داستان گوئی وجود میں آئی۔ اور جب ہم اس کی جڑوں کی بات کرتے ہیں تو حضرت امیر خسروؒ کا نام آفتاب کی مانند درخشاں نظر آتا ہے۔ خسروؒ نے اپنی غیر معمولی ذہانت اور صوفیانہ بصیرت سے داستان گوئی کو وہ روح عطا کی جس نے اسے محلاتی درباروں سے لے کر درگاہوں اور گلی کوچوں تک پہنچا دیا۔ انہوں نے ہمیں سکھایا کہ کہانی محض وقت گزاری نہیں بلکہ دلوں کو منور کرنے کا وسیلہ بھی ہے۔ داستان گوئی ہمیں اپنی جڑوں سے جوڑتی ہے۔ جب ایک داستان گو سفید انگرکھا زیب تن کیے، سر پر ٹوپی سجائے محفل میں جلوہ گر ہوتا ہے تو وہ محض ایک فرد نہیں رہتا بلکہ گزرے ہوئے زمانے کا سفیر بن جاتا ہے۔ یہ فن ہمیں صبر سکھاتا ہے، سننے کا ہنر عطا کرتا ہے، اور سب سے بڑھ کر اردو زبان اور ہندوستانی تہذیب کو زندہ رکھتا ہے۔ داستان گوئی کی دنیا میں طلسمِ ہوش ربا جیسی عظیم داستانوں کا ذکر نہ ہو تو گفتگو ادھوری رہتی ہے۔ موسیقی وہ زبان ہے جو براہ راست دل میں اترتی ہے۔ پروگرام ''کہت کبیر'' عصرِ حاضر کے لیے ایک روشن مثال ہے۔ صوفی سنت کبیر داسؒ، جن کی پوری زندگی ایک پیغام ہے۔ ٹیکنالوجی اور انٹرنیٹ کے اس مصروف اور شور انگیز دور میں داستان گوئی کا فروغ نہایت اہم ہے، کیونکہ یہ ہماری زبان، تخیل اور تہذیب کو جلا بخشتی ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ ساحل آغا، ڈاکٹر نیتا پانڈے نیگی صاحبہ اور ان جیسے فنکار جو اس قدیم مشعل کو تھامے آگے بڑھ رہے ہیں جو لائق تحسین ہے۔ ہمیں کشادہ دلی سے ان کا ساتھ دینا چاہیے۔ این سی پی یو ایل ہمیشہ سے اس روایت کی سرپرستی کرتا آیا ہے۔ ڈاکٹر شمس اقبال نے اس اہم پروگرام کے انعقاد کے لیے دہلی یونیورسٹی اور بالخصوص پروفیسر یوگیش سنگھ (وائس چانسلر دہلی یونیورسٹی)، پروفیسر رجنی ابی (ڈائریکٹر ساؤتھ کیمپس دہلی یونیورسٹی) پروفیسر انوپ لاٹھر، پروفیسر نیرا اگنیمترا، پروفیسر روی ٹیک چندانی اور پروفیسر عمران چودھری کا شکریہ ادا کیا کہ جن کے تعاون سے یہ محفل سجائی گئی۔

مسیح الملک حکیم اجمل خان کی یاد میں میڈیکل کیمپ اور کھیلوں کا انعقاد

فری میڈیکل کیمپ ڈاکٹر انور سعید و دیگر نے کیا افتتاح

دیوبند:13 /فروری (فیروز خان) مسیح الملک حکیم اجمل خان کی یوم پیدائش اور یونانی ڈے کے موقع پر جامعہ طبیہ دیوبند کے طاہر ہال میں ایک پروگرام کا انعقاد کیا گیا جس میں کالج کے تمام اساتذہ اور طلبہ وطالبات نے شرکت کی، ساتھ ہی ہسپتال جامعہ طبیہ دیوبند میں ایک فری میڈیکل کیمپ کا بھی انعقاد کیا گیا، کیمپ میں 90 مریضوں کا چیک اپ، جوڑوں کے مریضوں کی فزیوتھراپی کی گئی اور انہیں مفت ادویات بھی دی گئیں۔ منعقدہ پروگرام میں مہمان خصوصی کے طور پر شرکت کرنے والے نیشنل کمیشن آف انڈین سسٹم آف میڈیسن وزارت آیوش، حکومت ہند یونانی سدھا کے موجودہ چیئرمین او رسووارنگپا سیل کے صدر پروفیسر ڈاکٹر عاصم علی خان نے اپنے خطاب کے دوران نیشنل کمیشن آف انڈین سسٹم آف میڈیسن کے کاموں پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ مرکزی حکومت کے تعاون سے قومی اور بین الاقوامی سطح پر یونانی نظام طب کے فروغ کے لئے متعدد پروگرام منعقد کیے گئے ہیں اور اس تناظر میں 400 کروڑ روپے کی لاگت سے حکومت کے ذریعہ غازی آباد میں نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف یونانی میڈیسن کے قیام بھی عمل میں آیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ ہم سب کے لئے فخر کی بات ہے کہ حکومت ہند نے مسیح الملک مرحوم حکیم اجمل کو خانؒ کی خدمات کے پیش نظران کی یوم ولادت کو نیشنل یونانی ڈے قرار دیا، جس کے نتیجہ میں پورے ملک میں آج اس دن کو قومی یونانی ڈے کے طور پر منایا جارہا ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر عاصم علی خان نے طب یونانی کی ترقی میں مسیح الملک حکیم اجمل خان کی نمایاں خدمات پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ یونانی ہمارے ملک کی فطرت کے مطابق ہے۔ اگر چہ یہ نظام یونان میں شروع ہوا، لیکن یہ ہندوستان میں خوب پھلا پھولا۔ انہوں نے طلباء کو نصیحت کی کہ وہ اپنے پیشے میں یونانی پیتھی کو زیادہ سے زیادہ استعمال کریں اور کم فیس پر مریضوں کی اچھی طرح خدمت کریں۔ انہوں نے بتایا کہ آل انڈیا یونانی طبی کانفرنس کی بنیاد بھی حکیم اجمل خان نے ہی رکھی تھی۔ انہوں نے وزارت آیوش حکومت ہند کے سکریٹری ویدھ راجیش کٹیچا سے اظہار تشکر کیا اور ان کے ذریعہ جا کاموں کو سراہا۔ مہمانوں کا خیر مقدم کرتے ہوئے ڈاکٹر انور سعید نے اپنے خطاب میں عالمی یوم یونانی کی مبارکباد دیتے ہوئے حکومت ہند کی ستائش کی اور کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی نے ایک الگ وزارت آیوش بنا کر طب یونانی کو فروغ دینے کا عظیم کارنامہ انجام دیا ہے ساتھ ہی 11 فروری کو یونانی ڈے کے طور پر منانے کا اعلان کر کے یونانی کی اہمیت کو واضح کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ آل انڈیا یونانی طبی کانفرنس اتر پردیش کے صدر کے طور پر، طب یونانی کے فروغ اور ترقی کے لئے اپنی تمام تر کوششوں کے ساتھ کام کرتے رہیں گے۔ ڈاکٹر انور سعید نے مرکزی حکومت سے اظہار تشکر کیا کہ طب یونانی کی ترقی کے لئے جتنا کام موجودہ مرکزی حکومت اور اتر پردیش حکومت نے کیا ہے اتنا کام آج تک کسی حکومت نے نہیں کیا۔ یونانی ڈے بھی موجودہ مرکزی حکومت کا تحفہ ہے۔ انہوں نے مہمان خصوصی کے سامنے یونانی کالجوں کو درپیش مشکلات کو بھی رکھا اور ان سے درپیش مسائل کا ہر ممکن ادراک کرنے کی درخواست کی۔ مہمانان ذی وقار کے طور پر پروگرام میں شرکت کرنے والے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر محمد محسن، آل انڈیا یونانی طبی کانفرنس دہلی سے ڈاکٹر عشرت کفیل، ڈاکٹر کاشف ذکائی، سینئر فیکلٹی پروفیسر ڈاکٹر ناصر علی خان نے بھی اپنے مشترکہ خطاب میں بتایا کہ حکیم اجمل مہاتما گاندھی کے بہت قریبی ساتھیوں میں سے تھے۔ انھوں نے ملک کی سب سے بڑی عدم تعاون تحریک میں بھی حصہ لیا تھا اور تحریق خلافت کی قیادت بھی کی تھی۔ جامعہ طبیہ میڈیکل کالج دیوبند کے صدر پروفیسر ڈاکٹر اختر سعید نے تمام مہمانوں کو بکے پیش کر ان کا استقبال کیا اور مہمان خصوصی کو شال اوڑھا کر ان کا اعزاز کیا اور کالج کی جانب سے مہمان خصوصی کو سپاس نامہ بھی پڑھ کر سنایا اور ان کی خصوصیات اور خدمات پر روشنی ڈالی۔ ڈاکٹر اختر سعید نے اپنے مختصر خطاب میں کہا کہ ہمارے ملک میں یونانی طب بہت سے دیگر طریقہ علاج آیوروید، یوگا، نیچروپیتھی، سدھ اور ہومیوپیتھی کے ساتھ نہ صرف قانونی طور پر رائج ہے بلکہ اس کے فروغ کے لیے ایک علیحدہ وزارت آیوش ※ کے نام سے قائم کی گئی ہے جو مرکزی حکومت کا قابل ستائش اقدام ہے۔ آخیر میں یونانی ڈے کے موقع پر کھیلوں کے ہفتہ کے اختتام پر کرکٹ، والی بال، بیڈمنٹن، ٹیبل ٹینس، بوری ریس، لیمن ریس، تھری لیگ ریس، کیرم، شطرنج، بیت بازی، نعت، تقریری مقابلے، پینٹنگ اور پوسٹر، مہندی مقابلہ، باکس ان باسکٹ، نان فائر کوکنگ وغیرہ جیسے کھیلوں کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں پہلی، دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ وطالبات کو ٹرافیاں، میڈلز اور اسناد سے نوازا گیا۔ پروگرام کی نظامت ڈاکٹر احتشام الحق صدیقی اور ڈاکٹر اقراء ہاشمی نے مشترکہ طور پر کی۔ اس موقع پر کالج کا تمام اسٹاف اور طلبہ و طالبات موجود تھے۔

بلند شہر کے قاضی شہر مولانا زین العابدین کا انتقال

نماز جنازہ میں ہزاروں کے جم غفیر کی شرکت، انصاریان قبرستان میں کیے گئے سپرد خاک

بلند شہر 13 رفروری (پریس ریلیز) گذشتہ کئی ماہ سے علیل چل رہے شہر قاضی بلند شہر مولانا زین العابدین صاحب کا آج جمعہ کی صبح تقریبا پانچ بجے 70 سال کی عمر میں انتقال ہوگیا۔ ان کے انتقال کی خبر سن کر اہل علاقہ سمیت دینی، ادبی اور ملی حلقوں میں غم کی لہر دوڑ گئی۔ ان کے آخری دیدار کے لیے لوگوں کا جم غفیر بلند شہر او پر کوٹ واقع جامع مسجد کی طرف امڈ پڑا۔ طے شدہ وقت کے مطابق مولانا مرحوم کی نماز جنازہ بعد نماز جمعہ یعنی دو پہر تین بجے خواجہ لعل برنی قبروستان میں ان کے صاحبزادے مولانا اسامہ نے ادا کرائی اور تدفین قریب میں واقع انصاریان قبروستان میں عمل میں آئی۔ تدفین میں ہزاروں کا مجمع ہونے کے باعث پولیس انتظامیہ نے ٹریفک وغیرہ کی صورتحال کو کنٹرول کرنے کے لیے جگہ جگہ پولیس فورس کو تعینات کیا گیا تھا۔ ساتھ ہی عوامی رضا کاروں نے بھی اول تا آخر پولیس کا بھرپور تعاون کیا۔

دار العلوم دیوبند کے معروف استاد قاری شفیق الرحمن بلند شہری کے مطابق مولانا مرحوم سے تقریبا 60 سالہ تعلقات تھے۔ مولانا مرحوم کی خدمات کا سلسلہ قرآن کریم کی تعلیم سے ہی شروع ہوا تھا، جس میں کئی طلبہ کو بذات خود قرآن کریم مکمل حفظ کرایا۔ مرحوم ہمیشہ سے ہی محنتی، وقت کے پابند، امامت و خطابت کی ذمہ داری کے ساتھ تدریس میں بے انتہا محنت آپ کی پہچان تھی۔ مرحوم کی زیر نگرانی بلند شہر کی جامع مسجد میں "مدرسہ فرقانیہ قاسم المعارف" کے نام سے ادارہ طویل عرصے سے دینی خدمات انجام دے رہا ہے۔ جس میں بیرونی و مقامی سینکڑوں طلباء قرآن کریم اور عربی و فارسی کی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ پہلے یہ مدرسہ ایک مکتب کی شکل میں تھا، جسے بعد میں مولانا حبیب الرحمن بلند شہری نے مدرسے کی شکل دی اور ان کے دہلی جانے کے بعد اس کی باگ ڈور حضرت مولانا زین العابدین صاحبؒ کے ہاتھ میں آئی۔ انہوں نے اس مدرسے کو شہر کا ایک مرکزی ادارہ بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ آج اس ادارے سے بے شمار طلباء حفظ قرآن کی تکمیل کر کے فارغ ہوئے ہیں نیز بہت سے طلباء یہاں پر عربی فارسی پڑھ کر عالم بنے ہیں۔

اس کے علاوہ مولانا زین العابدین صاحب بلند شہر کے قاضی شہر، جمعیۃ علماء ہند کے ضلع صدر بھی تھے اور جامع مسجد کے امام وخطیب بھی۔ کالی مسجد واقع مدرسہ قاسمیہ عربیہ اسلامیہ میں مدرس بھی تھے۔ اس کے علاوہ جامع مسجد میں ایک عرصہ دراز تک قرآن پاک کی تفسیر کرتے رہے۔ مولانا مرحوم کے صاحبزادے مولانا محمد عامر اور دیگر اہل خانہ نے متعلقین سے ایصال ثواب اور دعاء مغفرت کی درخواست کی ہے۔

فتح پور میں رشتوں کا قتل، شراب کے پیسے دینے سے ماں نے کیا انکار

بیٹے نے ماں کو ڈنڈے سے پیٹ پیٹ کر کر دیا قتل

فتح پور: 13 فروری (پی این ایس) مالوا تھانہ علاقے کے برمت پور گاؤں میں ایک دل دہلا دینے والا واقعہ سامنے آیا ہے۔ شراب کے پیسے دینے سے انکار پر بیٹے نے اپنی ماں کو ڈنڈے سے پیٹ کر قتل کر دیا۔ چیخ و پکار سن کر پڑوسی موقع پر پہنچ گئے اور خون میں لت پت خاتون کو اسپتال لے گئے جہاں وہ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے چل بسی۔ پولیس نے ملزم بیٹے کو گرفتار کر لیا ہے۔ مالوا پولیس اسٹیشن کے انچارج راج کشور نے بتایا کہ یہ واقعہ برمت پور گاؤں میں پیش آیا۔ برمت پور گاؤں کے رہنے والے رام چندر رائے داس مالوا پولیس اسٹیشن میں ہوم گارڈ ہیں۔ انہوں نے وضاحت کی کہ ان کا بڑا بیٹا اروند شرابی ہے اور شراب کے پیسوں کے لیے اکثر جھگڑا کیا کرتا ہے۔ جمعرات، شام 4 بجے کے قریب، اروند نشے کی حالت میں گھر پہنچا اور اپنی ماں (مایا دیوی) سے رقم کا مطالبہ کیا۔ جب مایا نے انکار کیا تو اس نے گھر میں پڑے موٹر سائیکل راڈ سے اس پر حملہ کر دیا جس سے وہ شدید زخمی ہوگئی۔ اہل خانہ مایا کو ضلع اسپتال لے گئے۔

ٹانڈہ کے بنکروں کے لیے رام مورتی ورما کی اسمبلی میں آواز

مفت بجلی کا مطالبہ، مہنگی بجلی سے پاور لوم صنعت بحران کا شکار

ٹانڈہ/امبیڈکر نگر (نامہ نگار) ٹانڈہ اسمبلی حلقہ کے رکن اسمبلی رام مورتی ورما نے اتر پردیش اسمبلی میں بنکروں کے سنگین مسائل کو زور و شور سے اٹھاتے ہوئے ریاستی حکومت سے مطالبہ کیا کہ کسانوں کی طرح بنکروں کو بھی مفت بجلی فراہم کرنے پر سنجیدگی سے غور کیا جائے۔ اسمبلی میں اظہار خیال کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اتر پردیش میں لاکھوں کی تعداد میں پاور لوم قائم ہیں جن پر لاکھوں مزدوروں کا روزگار منحصر ہے، لیکن گزشتہ چھ برسوں میں بھارتیہ جنتا پارٹی کی حکومت نے بجلی کے قیمتوں میں تقریباً سات گنا اضافہ کر کے بنکر صنعت کو تباہی کے دہانے پر پہنچا دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ٹانڈہ اسمبلی حلقہ میں تقریباً 30 سے 35 ہزار افراد پاور لوم صنعت سے وابستہ ہو کر اپنے اہل خانہ کا پیٹ پالتے تھے مگر بجلی کی بے تحاشا مہنگائی اور بازار میں کپڑوں کی کم فروخت کے باعث اب انہیں روزانہ محض چار سے چھ گھنٹے ہی کام مل پاتا ہے۔ اس صورتحال نے ہزاروں مزدوروں کو بھوک و افلاس کے لگار پر لا کھڑا کیا ہے۔ رام مورتی ورما نے بجلی محکمہ پر زیادتی اور ناانصافی کا الزام عائد کرتے ہوئے کہا کہ پاور لوم مالکان، خصوصاً وہ افراد جن کے پاس ایک یا دو لوم ہیں اور جو معمولی پیمانے پر روزی کماتے ہیں، انہیں محکمہ کے بعض افسران و ملازمین کی کارروائیوں سے شدید پریشانی کا سامنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ایک کھمبے پر نصب متعدد کنکشنز میں سے کسی ایک پر بقایا ہو تو پورے 25 کنکشن کاٹ دیے جاتے ہیں اور جب ہر فرد ایک ایک ہزار روپے جمع کرتا ہے تو چار گھنٹے بعد دوبارہ کنکشن جوڑ دیے جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ ہر اجلاس میں اس مسئلے کو اٹھا کر حکومت کی توجہ دلاتے ہیں، مگر اب تک اس ضمن میں کوئی مؤثر کارروائی نہیں کی گئی۔ رکن اسمبلی نے ایوان کے توسط سے حکومت سے مطالبہ کیا کہ کسان اور بنکر کو الگ نہ سمجھا جائے، کیونکہ دونوں ہی پیداوار اور معیشت سے جڑے طبقات ہیں۔ لہٰذا بنکروں کو بھی مفت بجلی کی سہولت فراہم کی جائے اور بجلی محکمہ کی جانب سے مبینہ طور پر بے جا ہراسانی میں ملوث اہلکاروں کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جائے۔ ٹانڈہ کی بنکر برادری نے بھی اس مطالبے کی حمایت کرتے ہوئے امید ظاہر کی ہے کہ حکومت جلد کوئی مثبت فیصلہ کرے گی تاکہ اس قدیم صنعت کو سہارا مل سکے اور ہزاروں خاندانوں کے چولہے دوبارہ پوری آنچ سے جل سکیں۔

باندہ میں بچے کے اغوا اور قتل کے معاملے میں تین افراد کو عمر قید

باندہ: 13 فروری (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع باندہ کی ایک عدالت نے جمعہ کو ایک کمسن بچے کے اغوا اور قتل کے معاملے میں قصوروار پائے گئے تین نوجوانوں کو عمر قید اور مجموعی طور پر 54 ہزار روپے جرمانے کی سزا سنائی ہے۔ سرکاری وکیل جے پرکاش ساہو کے مطابق، باندہ شہر کی آواس وکاس کالونی کی رہائشی ممتا بیوی مہیش کے گھر پر پپو، سونو اور بالا پرساد کا آنا جانا تھا۔ باہمی تعلقات میں دراڑ پڑنے کے باعث ذاتی رنجش پیدا ہوگئی تھی۔ اسی رنجش کے تحت 11 نومبر 2020 کو ملزمان نے ممتا کے چھ سالہ بیٹے کرن عرف بابو کا اغوا کر کے اسے قتل کر دیا اور لاش کو ایک کنویں میں پھینک دیا۔

کرناٹک اردو اکیڈمی سرسید کی کنڑ بایوگرافی شائع کرے گی: ڈاکٹر شائستہ یوسف

سرسید اکیڈمی میں ناول 'صدیوں کا رقص' پر مذاکرے کا اہتمام

علی گڑھ، 13 فروری: معروف شاعرہ، مترجم، فکشن نگار اور کرناٹک اردو اکیڈمی کی رکن ڈاکٹر شائستہ یوسف کی قیادت میں کرناٹک سے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) آنے والے ایک وفد نے اے ایم یو وائس چانسلر پروفیسر نعیمہ خاتون سے ملاقات کی۔ اس دوران شائستہ یوسف نے کہا کہ کرناٹک اردو اکیڈمی سرسید احمد خاں کی سوانح حیات کنڑ زبان میں شائع کرے گی تاکہ جنوبی ہند میں سرسید کی حیات وخدمات اور علی گڑھ تحریک سے نسل نو بخوبی واقف ہوسکے۔ ڈاکٹر شائستہ یوسف کے اس دورے کے موقع پر ان کے ناول "صدیوں کا رقص" پر ایک مذاکرے کا اہتمام اے ایم یو کی سرسید اکیڈمی میں کیا گیا، جس میں فکشن کے ماہرین و ناقدین نے اس ناول کو موضوع، اسلوب اور تکنیک کے اعتبار سے جدت و ندرت کا حامل قرار دیا۔ اپنے صدارتی کلمات میں پروفیسر آذرمی دخت صفوی، اعزازی مشیر، پرشین انسٹی ٹیوٹ، اے ایم یو نے کہا کہ اس ناول میں ثقافت و اقدار، طرز زندگی، ٹکنالوجی، اقدار سے متعلق ان تمام سوالوں کا احاطہ کیا گیا ہے جن سے ہمارا معاشرہ اور آج کا انسان دوچار ہے۔ انھوں نے کہا "ہر ادیب جب کوئی نئی چیز لے کر آتا ہے تو اس کی طرف لوگ متوجہ ہوتے ہیں، اس ناول میں شاید وہ سب کچھ ہے جو ہم لوگ کہنا، سننا اور جاننا چاہتے تھے اور چونکہ ہم ادیب نہیں ہیں چنانچہ ہم وہ بات نہیں کہہ سکتے۔ ڈاکٹر شائستہ اسلوب نے مختلف تکنیکوں کا استعمال کرتے ہوئے ماضی اور حال سے استفادہ کرتے ہوئے استعارہ کی شکل میں مستقبل کی ایک شبیہ پیش کی ہے"۔ ڈاکٹر شائستہ یوسف نے اپنے خیالات پیش کرتے ہوئے کہا کہ اے ایم یو کے بانی سرسید احمد خاں ہمارے لئے ایک عہد چھوڑ گئے ہیں، وہ ہمارے ذہنوں میں زندہ ہیں۔ ان کی بایوگرافی جلد ہی کنڑ میں شائع کی جائے گی۔ ڈاکٹر شائستہ یوسف نے اپنے تخلیقی سفر پر مختصراً گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اپنے خیالات کو تحریری جامہ پہنانا مجھے پسند ہے، اس کے بغیر دن میرے لئے بے معنیٰ ہو جاتا ہے۔ سرسید اکیڈمی کے ڈائرکٹر پروفیسر شافع قدوائی نے اظہار خیال کرتے ہوئے ڈاکٹر شائستہ یوسف کا بحیثیت ادیب ومترجم بھرپور تعارف کرایا اور ان کے شعری مجموعے 'گل خودرو'، 'سونی پرچھائیاں' سمیت محمود ایاز کی سوانح حیات یادِ رفتگاں اور دیگر تخلیقات پر روشنی ڈالی۔ 'صدیوں کا رقص' پر گفتگو کرتے ہوئے پروفیسر قدوائی نے کہا کہ زندگی کے امور ومسائل کو زندہ تجربہ کی طرح ناول کا حصہ بنا دینا ایک بڑے تخلیق کار کی پہچان ہوتی ہے۔ اس ناول میں سائنس و ٹکنالوجی کی دوش پر سوار عہد جدید کے گوناگوں جہات و ابعاد اور انسانی وجودی سروکاروں کا استعاراتی انداز میں احاطہ کیا گیا ہے، جس سے قاری متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ پروفیسر صغیر افراہیم نے ڈاکٹر شائستہ یوسف کے تخلیقی سفر پر خوبصورت انداز میں روشنی ڈالی اور ان کے شعری ونثری تخلیقات پر سیر حاصل گفتگو کی۔ پروفیسر طارق چھتاری نے ناول کا تجزیہ کرتے ہوئے کہا کہ اس ناول میں ہمیں ماضی، حال اور مستقبل تینوں زمانے دکھائی دیتے ہیں۔ ناول میں تاریخی، تہذیبی اور لسانی توجیہیں ہیں۔ انتہائی درجہ کے حساس فرد کی طرح مرکزی کردار انسانوں، ماحولیات اور چرند و پرند و حیوانات سے انسان کے غیر انسانی سلوک کو سامنے لاتا ہے۔ یہ ناول کئی دفعہ پڑھنے کا تقاضا کرتا ہے۔ سائنسی ایجادات کا داستانی بیان اس ناول کی انفرادیت ہے اور اس کے لئے جو تکنیک استعمال کی گئی ہے وہ اس کی جدت وندرت کا دوبالا کر دیتا ہے۔ ڈاکٹر عذرا نقوی نے ڈاکٹر شائستہ یوسف کی تخلیقی ندرت کو خراج تحسین پیش کیا اور تازہ ترین ناول پر انھیں مبارکباد پیش کی۔ ڈاکٹر شہناز رحمٰن نے ناول کے موضوع، اسلوب اور ساخت پر اپنا مقالہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ معاصر اردو ناول میں "صدیوں کا رقص" ایک منفرد تجربہ ہے۔ انھوں نے بتایا کہ ناول کا متکلم راوی احمد ایک تعلیم یافتہ شخص ہے مگر پیشہ کے اعتبار سے ایک فوٹوگرافر ہے جو فلموں کی شوٹنگ کا کام کرتا ہے۔ احمد کی ذہنی وروحانی مسافت کا بیان ناول کی اصل بنیاد ہے اور اس کے نفسیاتی اور سماجی حالات ہمارے عہد کے تضادات کو نمایاں کرتے ہیں۔ تقریب کے دوران ناول کی رونمائی بھی کی گئی۔

تعلیم کے مندر میں ریڈی ایشن: غازی آباد کے خستہ حال اسکول پر ٹاور نصب

200 بچے خطرے میں، اب ملی بی ایس اے کو اطلاع

غازی آباد: 13 فروری (پی این ایس) یہاں کے صاحب آباد کے ایک نجی اسکول میں 200 بچے روزانہ ایک غیر مرئی خطرے کے درمیان تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اسکول کی خستہ حال چھت پر ایک بھاری بھر کم موبائل ٹاور نصب ہے، جس کے بارے میں الزام ہے کہ وہ بچوں کے سروں پر معمول سے 100 گنا زیادہ ریڈی ایشن خارج کر رہا ہے۔ والدین خوف و ہراس میں مبتلا ہیں، جبکہ بی ایس اے او پی یادو کا کہنا ہے کہ انہیں اس معاملے کی اطلاع اب جا کر ملی ہے۔ ماں باپ اپنے بچوں کو اسکول اس لیے بھیجتے ہیں تاکہ ان کا مستقبل روشن ہو سکے، لیکن غازی آباد کے صاحب آباد میں ایک ایسا اسکول بھی ہے جہاں بچوں کے مستقبل کے ساتھ ساتھ ان کی زندگی بھی خطرے میں پڑی ہوئی ہے۔ یہاں ایک نجی اسکول نہ صرف ایک خستہ حال اور پرانی عمارت میں چل رہا ہے، بلکہ اس کی چھت پر نصب بڑا موبائل ٹاور ہر لمحہ 200 معصوم بچوں پر 'سلو پوائزن' کی طرح ریڈی ایشن برسا رہا ہے۔ صاحب آباد علاقے میں چلنے والے اس نجی اسکول کی حالت نہایت تشویشناک ہے۔ مقامی لوگوں کے مطابق عمارت پہلے ہی خستہ حال ہے اور اس پر نصب بھاری بھر کم موبائل ٹاور کا وزن کسی بھی دن بڑے حادثے کا سبب بن سکتا ہے۔ تاہم اس سے بھی بڑا خطرہ وہ ریڈی ایشن ہے جو نظر تو نہیں آتی مگر خاموشی سے نقصان پہنچا رہی ہے۔ اسکول میں تقریباً 200 بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں جن کی عمریں بہت کم ہیں۔ سائنسی طور پر ثابت ہے کہ بچوں کے نشوونما پاتے دماغ اور جسم پر ریڈی ایشن کا اثر بالغ افراد کے مقابلے میں کئی گنا زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔ مقامی شہریوں اور والدین میں اس معاملے پر شدید غصہ پایا جاتا ہے۔ ان کا الزام ہے کہ نجی اسکول انتظامیہ اور متعلقہ محکموں کی ملی بھگت سے یہ سب کچھ چل رہا ہے۔ والدین کا کہنا ہے کہ وہ مجبوری یا لاعلمی کے باعث بچوں کو اسکول بھیج رہے تھے، لیکن اب ریڈی ایشن کے خوف نے ان کی نیندیں اڑا دی ہیں۔ لوگوں نے انتظامیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ فوری طور پر اسکول کی جانچ کرائی جائے اور اگر قواعد کی خلاف ورزی ثابت ہو تو اسکول کو سیل کیا جائے یا ٹاور ہٹوایا جائے۔ صاحب آباد کے اس اسکول کی چھت پر نصب ٹاور انتظامیہ کی کارکردگی پر بڑا سوالیہ نشان ہے۔ کیا انتظامیہ کسی بڑے حادثے یا بچوں کے بیمار ہونے کا انتظار کر رہی ہے؟ اس معاملے پر جب ہم نے ضلع کے بیسک شکشا ادھیکاری (بی ایس اے) او پی یادو سے بات کی تو انہوں نے پہلے اس بارے میں کسی بھی قسم کی معلومات سے انکار کیا۔ تاہم بعد میں انہوں نے کہا کہ انہیں ابھی اس معاملے سے متعلق فون آیا ہے اور وہ اس پر مناسب کارروائی کریں گے۔ جہاں ایک طرف صاحب آباد میں اس طرح کی لاپروائی جاری ہے، وہیں پڑوسی شہر گریٹر نوئیڈا میں انتظامیہ اس معاملے پر سخت رویہ اپنائے ہوئے ہے۔ اس کی سنگینی کو سمجھنے کے لیے این سی آر اور ملک کے دیگر حصوں کے قواعد پر نظر ڈالنا ضروری ہے۔ سوال یہ ہے کہ جب گریٹر نوئیڈا میں بچوں کی حفاظت کے لیے ٹاور پر پابندی لگ سکتی ہے تو غازی آباد میں کیوں نہیں؟ گریٹر نوئیڈا اتھارٹی نے اپنی پالیسی میں تبدیلی کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ اب اسکولوں، اسپتالوں اور شاپنگ سینٹروں کی چھتوں پر موبائل ٹاور نصب نہیں کیے جائیں گے۔ پارکوں یا کمیونٹی سینٹروں میں ٹاور لگانے کے لیے بھی اتھارٹی کی اجازت لازمی قرار دی گئی ہے۔ عوامی صحت اور سلامتی کے پیش نظر تعلیمی اداروں میں موبائل ٹاور لگانا اکثر ممنوع ہوتا ہے۔ رہنما ہدایات کے مطابق ٹاور کو اسکولوں سے کم از کم 500 میٹر کی محفوظ دوری پر ہونا چاہیے۔ پلے اسکول یا کسی بھی اسکول کے احاطے میں ٹاور نصب کرنا ممنوع سمجھا جاتا ہے اور غیر مجاز ٹاور پر قانونی کارروائی کی شق موجود ہے۔ حال ہی میں گجرات کے احمد آباد میں شیوم ودیالیہ کی چھت پر لگے ٹاور کے معاملے میں محکمہ ※ تعلیم نے سخت موقف اپنایا تھا۔ فائر ڈیپارٹمنٹ کی این او سی (NOC) نہ ہونے اور بچوں کی صحت کو لاحق خطرے کے پیش نظر ٹاور ہٹانے اور معائنہ کرنے کے احکامات جاری کیے گئے تھے۔ ماہرین کے مطابق موبائل ٹاور کے اینٹینا کے بالکل سامنے اور نیچے سب سے زیادہ خطرناک لہریں خارج ہوتی ہیں۔ ٹاور کے 300 میٹر کے دائرے میں ریڈی ایشن کا اثر سب سے زیادہ ہوتا ہے۔ حیران کن بات یہ ہے کہ ٹاور کے 1 میٹر کے علاقے میں ریڈی ایشن کی مقدار 100 گنا تک زیادہ ہو سکتی ہے۔ صاحب آباد کے اس اسکول میں بچے عین اسی چھت کے نیچے بیٹھ کر تعلیم حاصل کر رہے ہیں جس کے اوپر یہ ٹاور نصب ہے۔

حفاظِ قرآن معاشرے کیلئے مشعلِ راہ ہیں: مولانا محمد عمران قاسمی

جامعہ شمس الہدیٰ قصبہ سدھور میں ایک نشست میں مکمل قرآن سنانے والے طلباء کے اعزاز میں تقریب منعقد

بارہ بنکی (محمد مدثر): قرآن کریم اللہ کا کلام ہے اور یہ ہدایت کا سرچشمہ ہے جبکہ حفاظِ قرآن اس سرچشمے کے پاسبان ہیں، جب ایک بچہ قرآن حفظ کرتا ہے تو اس کی روح کلامِ الٰہی سے منور ہو جاتی ہے اور اس کا کردار معاشرے کے لیے مشعلِ راہ بن جاتا ہے، وہ محض الفاظ کا رٹا نہیں لگاتا بلکہ اللہ کے فضل سے ایک ایسی برکت سمیٹتا ہے جو اسے عام لوگوں سے ممتاز کر دیتی ہے مذکورہ خیالات کا اظہار مولانا محمد عمران قاسمی نے جامعہ شمس الہدیٰ قصبہ سدھور میں ایک نشست میں مکمل قرآن سنانے والے طلباء کے اعزاز میں منعقدہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن لوحِ محفوظ سے زمین پر اترا اور حفظِ قرآن وہ عمل ہے جس کے ذریعے یہ کلام کاغذ سے نکل کر انسان کے سینے میں محفوظ ہو جاتا ہے، ایک ہی نشست میں مکمل قرآن سنانا اس بات کی دلیل ہے کہ حافظ کا دل اس نورِ الٰہی کا مستقل مسکن بن چکا ہے۔ قاری محمد اظہار انصاری ناظم جامعہ ہٰذا نے کہا کہ آج کے دور میں بچوں کو قرآن سے جوڑنا درحقیقت انہیں ایک محفوظ پناہ گاہ فراہم کرنا ہے۔ حافظِ قرآن معاشرے میں ایک ایسا ستون ہوتا ہے جو قرآن کی تعلیمات کو زندہ رکھتا ہے اور اپنی دینی تربیت کے ذریعے فتنوں کے اس دور میں حق کی پہچان کرواتا ہے۔ معلوم ہو کہ محمد عادل ولد محمد جمیل اور محمد ذیشان ولد محمد اسرار نے قاری محمد آصف کی زیر نگرانی ایک نشست میں مکمل قرآن مجید سنایا جس پر انہیں اعزاز واکرام سے نوازا گیا اور موجود تمام معززین نے دعاؤں سے نواز کر روشن مستقبل کی دعائیں دیں۔ اس موقع پر قاری محمد ثاقب، محمد حنیف، محمد عرفان، محمد ابرار، محمد عمران وغیرہ موجود تھے۔

ہردوئی میں سڑک حادثے میں دو سگے بھائی جاں بحق

ہردوئی 13 فروری (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع ہردوئی میں جمعہ کی شام ایک سڑک حادثے میں دو معصوم سگے بھائیوں کی موت ہوگئی، جبکہ ان کے والدین شدید طور سے زخمی ہو گئے۔ اطلاعات کے مطابق پیہانی کوتوالی علاقے کے بودھا گاؤں اور دھوبیا کے درمیان واقع بودھا گاؤں کے رہائشی عارف اپنی اہلیہ نور جہاں اور دو کمسن بیٹوں ہاشم (5) اور قاسم (3) کے ساتھ موٹر سائیکل پر کللا ورگھاٹ جا رہے تھے۔ جب وہ پیپر تالی کے نزدیک پہنچے تو ایک نامعلوم کار نے ان کی موٹر سائیکل کو ٹکر مار دی۔ حادثے میں ہاشم اور قاسم موٹر سائیکل سے اچھل کر سڑک پر جا گرے اور دونوں کی موقع پر ہی موت ہوگئی۔

بنکروں کے مفادات کیلئے حکومت پر عزم: وزیر راکیش سچان

'اٹل بہاری واجپائی پاورلوم بنکر برقی فلیٹ ریٹ اسکیم' 1 اپریل 2023 سے نافذ

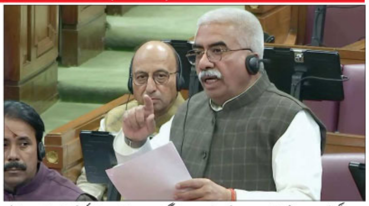

لکھنؤ: 13 فروری۔صوبے کے خوردہ، چھوٹے اور درمیانے صنعتکاروں، کھادی وگاؤں کی صنعت، ریشم صنعت، ہتھ کرگہ اور ٹیکسٹائل کے وزیر راکیش سچان نے اسمبلی کے بجٹ سیشن 27-2026 میں رول 56 کے تحت اُٹھائے گئے سوالات کے جواب میں کہا کہ حکومت بنکروں کے مفادات کے لیے مکمل طور پر پرعزم ہے۔ انہوں نے بتایا کہ سال 2006 میں توانائی محکمہ کی جانب سے فلیٹ ریٹ برقی سپلائی اسکیم شروع کی گئی تھی، جسے بعد میں بقایاجات بڑھنے پر ہتھ کرگہ محکمہ کو منتقل کردیا گیا۔وزیر سچان نے کہا کہ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی ہدایت کے مطابق بُنکار نمائندوں اور عوامی نمائندوں سے وسیع مشاورت کے بعد 1 اپریل 2023 سے 'اٹل بہاری واجپائی پاورلوم بُنکار برقی فلیٹ ریٹ اسکیم' نافذ کی گئی۔اس اسکیم کے تحت 5 کلوواٹ تک کے کنیکشنز کے لیے شہری اور دیہی علاقوں میں رعایتی نرخ مقرر کیے گئے ہیں۔ ساتھ ہی بُنائی کے کام میں استعمال ہونے والے معاون آلات جیسے بوبن، وارپنگ، ڈبلنگ، بائنڈر مشین اور پنکھا وغیرہ کو بھی 5 کلوواٹ کی حد میں شامل کیا گیا ہے۔انہوں نے بتایا کہ صوبے میں 99,229 پاورلوم کنیکشنز کو اسکیم کا فائدہ دیا جارہا ہے، جن میں سے 92,869 کنیکشنز 5 کلوواٹ کیٹیگری کے ہیں۔ پہلے اس اسکیم کے لیے 250 کروڑ روپے کا بجٹ مختص تھا، جسے بڑھا کر تقریباً 400 کروڑ روپے کیا گیا ہے۔ ساتھ ہی 31 مارچ 2023 تک کی بقایاجات کی ادائیگی کی ذمہ داری حکومت نے لی ہے۔ بجٹ 27-2026 میں تقریباً 4,423 کروڑ روپے کا انتظام کیا گیا ہے تاکہ ہتھ کرگہ محکمہ پر زیر التواء تقریباً 4,000 کروڑ روپے کی ادائیگی کا نِستار کیا جا سکے۔وزیر سچان نے کہا کہ انہوں نے خود وارانسی، گورکھپور، امبیڈکر نگر اور میرٹھ زونز میں جا کر بُنکاروں سے بات چیت کی اور ان کے مسائل حل کروائے۔انہوں نے کہا کہ حکومت بُنکاروں کی صنعت اور روزگار کے تحفظ کے لیے پختہ عزم رکھتی ہے اور ضرورت پڑنے پر اضافی بجٹ فراہم کرنے میں بھی کوئی کمی نہیں ہوگی۔انہوں نے کہا کہ حکومت بُنکاروں اور ہنر سے جڑے لاکھوں خاندانوں کی بھلائی کے لیے مسلسل کام کر رہی ہے اور تمام تجاویز پر سنجیدگی سے غور کیا جارہا ہے۔

لکھنؤ: طلباء کی اسمبلی دورہ

لوریٹو کالج کی طالبات نے بجٹ اجلاس کا مشاہدہ کیا

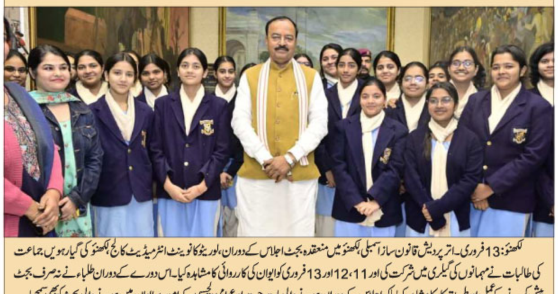

لکھنؤ: 13 فروری۔اتر پردیش قانون ساز اسمبلی لکھنؤ میں منعقدہ بجٹ اجلاس کے دوران، لوریٹو کانوینٹ انٹرمیڈیٹ کالج لکھنؤ کی گیارہویں جماعت کی طالبات نے مہمانوں کی گیلری میں شرکت کی اور 11، 12 اور 13 فروری کو ایوان کی کارروائی کا مشاہدہ کیا۔اس دورے کے دوران طلباء نے نہ صرف بجٹ پیش کرنے کے عمل اور طریقہ کار کا مشاہدہ کیا بلکہ اجلاس کے دوران ہونے والی بات چیت اور عوامی دلچسپی کے امور پر ایوان میں ہونے والی بحث کو بھی سمجھا۔ یہ تجربہ طلباء کے لیے انتہائی معلوماتی اور متاثر کن تھا۔اس نے انہیں جمہوری عمل، قانون سازی کے طریقہ کار، اور عوامی نمائندوں کے کردار کے بارے میں گہری سمجھ پیدا کرنے کا موقع فراہم کیا۔طلباء، جو قانون ساز اسمبلی کی کارروائی کا مشاہدہ کرنے کے بعد باہر آئی تھیں، نے نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ سے ودھان بھون میں نائب وزیر اعلیٰ کے دفتر کے باہر ملاقات کی۔انہوں نے طلباء سے بات کی، دورے کے دوران اپنے تجربات کا اشتراک کیا، انہیں جمہوری اقدار کو برقرار رکھنے کی ترغیب دی، اور ان کے ساتھ یادگاری تصاویر بھی لی گئیں۔ نائب وزیر اعلیٰ نے اس تعلیمی دورے کو طلباء کی ہمہ جہت ترقی کی سمت ایک اہم اقدام قرار دیا اور امید ظاہر کی کہ یہ تجربہ انہیں مستقبل میں ایک باشعور اور ذمہ دار شہری بننے کی ترغیب دے گا۔

یوپی اسمبلی میں ہائی وولٹیج ڈرامہ

بھاجپا ایم ایل اے کی ٹوکا ٹاکی سے ناراض ہوئے اسپیکر ستیش مہانا، اپنے ہیڈفون پھینک ایوان سے باہر نکلے

لکھنؤ: 13 فروری (پی این ایس) اتر پردیش اسمبلی کے بجٹ اجلاس کا پانچواں دن کافی ہنگامہ خیز رہا۔اسپیکر ستیش مہانا کارروائی کے دوران بے ضابطگی اور بار بار رکاوٹوں سے اتنے مشتعل ہوئے کہ انہوں نے ہیڈفون ہٹا کر پھینک دیا، کارروائی ملتوی کر دی اور ایوان سے باہر چلے گئے۔یو پی پی ایس سی بھرتیوں کے حوالے سے ایوان میں گرما گرم بحث جاری تھی۔ وزیر خزانہ سریش کھنہ ایس پی ایم ایل اے راگنی سونکر کے ایک سوال کا جواب دے رہے تھے۔اس دوران اسپیکر نے ایس پی سے تعلق رکھنے والے کمال اختر کو بھی بولنے کا موقع دیا۔لیکن اس کے بعد ایوان میں شور شرابہ اور رکاوٹیں چھڑ گئیں۔ہنگامہ آرائی کے درمیان بلیا کے بانسڈیہ حلقہ سے بی جے پی ایم ایل اے کیتکی سنگھ بولنے کے لیے کھڑی ہوئیں۔اسپیکر ستیش مہانا نے انہیں بار بار بیٹھنے کی ہدایت کی اور انہیں یاد دلایا کہ ایوان قواعد کے مطابق چلتا ہے۔بار بار وارننگ کے باوجود ایوان خاموش نہیں ہوا تو اسپیکر کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوگیا۔انہوں نے غصے سے اپنا ہیڈفون ہٹا کر میز پر پھینک دیا، کارروائی 10 منٹ کے لیے ملتوی کر دی اور کرسی چھوڑ دی۔اسپیکر کے غصے سے چلے جانے کے بعد ایوان میں خاموشی چھا گئی۔ حکمران اور اپوزیشن جماعتوں کی کئی اہم شخصیات نے انہیں راضی کرنے کی کوشش کی۔ جب ستیش مہانا تقریباً 10-15 منٹ کے بعد واپس آئے تو حالات کو بحال کرنے کی کوشش کی گئی۔ وزیر خزانہ سریش کھنہ نے مسکراتے ہوئے ایک نظم پڑھی جس نے ماحول کو خوشگوار کر دیا۔کانگریس ایم ایل اے آرادھنا مشرا "مونا" نے طنز کیا، جناب اسپیکر، جب آپ مسکراتے ہیں، ایوان کا ماحول مثبت رہتا ہے۔"

انڈین مسلم پروگریس اینڈ ریفارم (آئی ایم پی اے آر) کی سالانہ نشست منعقد

لکھنؤ: 13 فروری۔انڈین مسلم پروگریس اینڈ ریفارم (آئی ایم پی اے آر) کی سالانہ نشست تنظیم کے بانی ڈاکٹر ایم جے خان کی صدارت اور جناب این اے فاروقی کی میزبانی میں میٹروسٹی لکھنؤ میں منعقد ہوئی۔اور تنظیم نے اپنا سالانہ لائحہ عمل سیشن پیش کیا۔ تنظیم کی اعزازی سکریٹری صبیحہ احمد نے سیشن کا افتتاح کیا۔اس موقع پر خصوصی طور سے تنظیم کے ممبران میں شیبہ مشاہد، حنا نشاط، روبینہ وسیم، عریضہ، ڈاکٹر جنید، حنا فاروقی، اور پروفیسر اوسامہ موجود تھے۔اس موقع پر خصوصی طور سے سماج کی ترقی، تعلیمی پہونچ، اور نجی وکالت کو آگے بڑھانے پر چرچہ ہوئی۔اس موقع پر پروگرام کی صدارت کرتے ہوئے ڈاکٹر ایم جے خان نے مثبت پہلو کو عام کرنے، تکنیکی صلاحیت بڑھانے، سرکاری پالیسیوں کے تئیں بیداری بڑھانے، قانونی پہلوؤں اور اس کے تدابیر سے باخبر کرانے، اور سماج میں مسائل کے ازالہ پر زور دیا۔اس موقع پر اعزازی سکریٹری صبیحہ احمد نے کہا (آئی ایم پی اے آر) کا مقصد ہے کہ مسلم سماج ترقی یافتہ ہندوستان کے وژن 2047 کے مشن میں حصہ دار بنیں اور آنے والے وقت میں سبھی حلقوں میں قومی کامیابی حاصل کرنے کا ہدف رکھیں۔

پدم بھوشن مرحوم مولانا کلبِ صادق کی یاد میں شجرکاری

لکھنؤ۔پدم بھوشن مرحوم ڈاکٹر کلبِ صادق کی یاد میں توحید المسلمین ٹرسٹ کی جانب سے یونٹی کالج کے آرگینک کلب کے تعاون سے وسیع پیمانے پر شجرکاری کا پروگرام خسرہ نمبر 281 اور 286، نزد چرک ہاسپٹل، لال جی ٹنڈن مارگ پر منعقد کیا گیا، جس میں یونٹی کالج، یونٹی کالج سیکنڈ شفٹ، نیوسینٹ جانس اسکول، تاہا اسکول، ایمز اسکول وغیرہ کے طلبہ وطالبات نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہوئے پودے لگائے۔اس موقع پر ہمانشو ڈھپولا، سینئر سائنٹسٹ بایوڈائیورسٹی، ڈابر انڈیا لمیٹڈ نے گلوبل وارمنگ اور فضائی آلودگی سے نمٹنے کے لیے بڑے پیمانے پر شجرکاری پر زور دیتے ہوئے کہا کہ یہ انتہائی ضروری ہے۔اس کی اہمیت پر ہمارے وزیر اعظم محترم نریندر مودی جی نے بھی اپیل کی ہے کہ ہر شخص کم از کم اپنی ماں کے نام ایک پودا ضرور لگائے۔ ہماری صوبائی حکومت بھی شجرکاری کے سلسلے میں نہایت سنجیدگی سے کام کر رہی ہے۔جن کلیان سیوا اسنستھان کے سکریٹری جناب راگھویندر مشرا، جن کی تنظیم شجرکاری مہم میں اہم کردار ادا کر رہی ہے، اس موقع پر تشریف لائے اور اس سماجی کام میں حصہ لیتے ہوئے پودے لگائے۔انہوں نے کہا کہ طلبہ کی شمولیت سے یہ کام بہتر طریقے سے ہوگا اور معاشرے میں بیداری پیدا ہوگی۔اتر پردیش نان اولمپک ایسوسی ایشن کے جنرل سکریٹری اور سماجی بہبود کے کاموں میں پیش پیش رہنے والے جناب آنند کمار سکسینہ ایڈووکیٹ نے بھی اس موقع پر موجود ہو کر شجرکاری کی اور خوشی کا اظہار کرتے ہوئے طلبہ سے اپیل کی کہ وہ اس سماجی فریضے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں تاکہ معاشرہ بیدار ہو۔یونٹی کالج کے سکریٹری جناب نجم الحسن رضوی نے موجود طلبہ و طالبات خصوصاً یونٹی کالج کے آرگینک کلب کے اراکین سے کہا کہ ٹرسٹ کے پلاٹ خسرہ نمبر 281 اور 286 پر شجرکاری کر کے ٹرسٹ کے بانی پدم بھوشن مرحوم ڈاکٹر کلبِ صادق کی برسی کے موقع پر ماحول کو صاف رکھنے کا جو پیغام دیا گیا ہے، اس سے معاشرے کے تمام لوگ بیدار ہوں گے اور وہ بھی پودے لگائیں گے۔اس پروگرام میں یونٹی کالج، یونٹی کالج سیکنڈ شفٹ، کلبِ عابد میموریل اسکول، تاہا اسکول، نیوسینٹ جانس اسکول اور عالم انسٹی ٹیوٹ آف ماڈرن اسٹڈیز کے طلبہ و طالبات کے ساتھ مختلف اسکولوں کے اساتذہ، پرنسپلز اور دیگر معزز شخصیات نے شرکت کر کے پروگرام کی رونق بڑھائی۔اس موقع پر امیر احمد زیدی پی سی ایس نے یونٹی کالج کے پرنسپل جناب دیپک میتھیوز، دیگر معزز مہمانوں اور طلبہ وطالبات کا شکریہ ادا کیا۔

اردو ادب میں پروفیسر ابن کنول کی خدمات ناقابل فراموش: ڈاکٹر محمد اکمل

پروفیسر ابن کنول کی حیات وادبی خدمات پر آن لائن سمینار کا کامیاب انعقاد

لکھنؤ، 13 فروری۔آج انجمن شاگردان ابن کنول کی جانب سے ممتاز ادیب، محقق، نقاد اور ماہر تعلیم پروفیسر ابن کنول کی حیات، علمی و ادبی خدمات اور تدریسی کارناموں کے اعتراف میں ایک باوقار آن لائن سمینار کا انعقاد کیا گیا جس میں ملک کی مختلف نامور یونیورسٹیوں اور تعلیمی اداروں سے وابستہ اساتذہ، محققین، اسکالرز اور طلبہ و طالبات نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ سمینار کا بنیادی مقصد پروفیسر ابن کنول کی گراں قدر علمی، ادبی اور تدریسی خدمات کو خراج تحسین پیش کرنا، ان کے افکار ونظریات کو نئی نسل تک منتقل کرنا اور اردو زبان وادب کے فروغ میں ان کے کردار کو اجاگر کرنا تھا۔اس آن لائن سمینار کے صدر خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کے استاد ڈاکٹر محمد اکمل نے اپنے صدارتی خطاب میں پروفیسر ابن کنول کی علمی و ادبی عظمت کو بھرپور انداز میں خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ وہ محض ایک بلند پایہ استاد اور سنجیدہ محقق ہی نہیں تھے بلکہ اردو ادب کی ہمہ جہت روایت کے امین، ایک عظیم انسان اور مثالی مربی بھی تھے۔ انھوں نے کہا کہ پروفیسر ابن کنول نے افسانہ، تنقید، تحقیق، خاکہ نگاری اور مضمون نگاری سمیت اردو ادب کی تقریباً تمام اہم اصناف میں نہایت وقیع اور معیاری خدمات انجام دیں جن کے اثرات مدتوں تک محسوس کیے جاتے رہیں گے۔ان کی تحریروں میں فکری گہرائی، اسلوبی تازگی، فنی پختگی اور تہذیبی شعور کی ایسی ہم آہنگی پائی جاتی ہے جو انہیں اپنے عہد کے ممتاز ادیبوں میں منفرد مقام عطا کرتی ہے۔ڈاکٹر محمد اکمل نے مزید کہا کہ ابن کنول کی ادبی خدمات اور علمی وراثت آنے والی نسلوں کے لیے ہمیشہ مشعلِ راہ بنی رہیں گی اور اردو ادب کی تاریخ میں ان کا نام نہایت احترام اور وقار کے ساتھ لیا جاتا رہے گا۔دہلی یونیورسٹی کے سینئر استاد پروفیسر احمد امتیاز نے اپنے خطاب میں پروفیسر ابن کنول کے ساتھ اپنے طویل، دوستانہ اور مشفقانہ تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ابن کنول علمی دیانت، سنجیدگی اور اخلاص کی ایک روشن مثال تھے۔ وہ درس و تدریس میں نہایت پابند اور منظم تھے اور طلبہ کی علمی استعداد کو نکھارنے کے لیے ہمہ وقت کوشاں رہتے تھے۔ ان کی گفتگو، رہنمائی اور مشورے ہمیشہ فکری بالیدگی کا سبب بنتے تھے۔کلکتہ گرلس کالج کے استاد ڈاکٹر نعیم انیس نے کہا کہ خداوند کریم نے پروفیسر ابن کنول کو بے شمار اخلاقی و علمی خوبیوں سے نوازا تھا۔ان سے ہر ملاقات میں ان کی شرافت، محبت، خلوص اور وقار کا ایک نیا پہلو سامنے آتا تھا۔ڈاکٹر شاداب شمیم نے اپنے تاثرات میں کہا کہ پروفیسر ابن کنول کی صحبت اور رہنمائی نے ان کی فکری و علمی تشکیل میں اہم کردار ادا کیا۔ان کے ساتھ گزارے گئے لمحات ہمیشہ یادگار رہیں گے۔ ایسے اساتذہ صدیوں میں پیدا ہوتے ہیں جو اپنے شاگردوں کو صرف علم ہی نہیں بلکہ زندگی جینے کا سلیقہ بھی سکھاتے ہیں۔ڈاکٹر نثار احمد خان نے کہا کہ پروفیسر ابن کنول اپنے اسکالرز کے علمی، تحقیقی اور روزگار سے متعلق مسائل کے حل کے لیے ہمہ وقت فکرمند رہتے تھے اور ان کی کامیابی کو اپنی کامیابی تصور کرتے تھے۔ ان کا یہ خلوص انہیں ایک عظیم مربی کے طور پر ممتاز کرتا ہے۔اس موقع پر جامعہ ملیہ اسلامیہ کی ریسرچ اسکالر شیزا سہیل اور خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کی ریسرچ اسکالر راشدہ خاتون نے پروفیسر ابن کنول کی افسانہ نگاری اور خاکہ نگاری پر مبسوط اور تحقیقی مقالے پیش کیے جنہیں سامعین نے بے حد سراہا۔اس کے علاوہ ڈاکٹر عبدالرب، اشرف، ڈاکٹر شمس الدین اور ڈاکٹر سدھارت سدیپ نے بھی اپنے فکری و جذباتی تاثرات پیش کیے۔سمینار میں پروفیسر ابن کنول کی اہلیہ صبیحہ ناصر کی شرکت نے پروگرام کو مزید وقار بخشا۔انھوں نے نہایت جذباتی انداز میں پروفیسر ابن کنول کی زندگی، ان کی علمی مصروفیات اور گھریلو زندگی کے پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور اس سمینار کے انعقاد پر تمام شاگردانِ ابن کنول کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کیا۔ پروگرام کی نظامت کے فرائض ڈاکٹر عزیر اسرائیل نے نہایت خوش اسلوبی، سلیقے اور فکری پختگی کے ساتھ انجام دیے اور اپنی گفتگو میں پروفیسر ابن کنول کی زندگی کے مختلف علمی و انسانی گوشوں کو اجاگر کیا۔ آخر میں ڈاکٹر شمس الدین نے شکریے کی رسم ادا کرتے ہوئے تمام مقررین، شرکائے سمینار اور منتظمین کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا اور اس عزم کا اظہار کیا کہ آئندہ بھی اس نوعیت کی علمی و ادبی نشستوں کا انعقاد تسلسل کے ساتھ کیا جاتا رہے گا تاکہ علمی روایت کو فروغ مل سکے۔

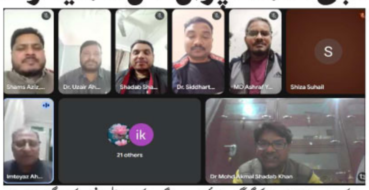

مدرسہ عالیہ عرفانیہ خدمات قرآن کا ایک روشن مینار: مولانا خالد رشید فرنگی محلی

مدرسہ عالیہ عرفانیہ کا ۴۸/واں جلسۂ دستار بندی وتقسیم انعامات

لکھنؤ: شہر تہذیب لکھنؤ کے مینارۂ علم وادب، فن تجوید وقرأت کا مرکز مدرسہ عالیہ عرفانیہ عبدالعزیز روڈ چوک، لکھنؤ کا ۴۸واں سالانہ جلسۂ دستار بندی وتقسیم انعامات نہایت ہی تزک واحتشام کے ساتھ قاری امتیاز احمد پرتابگڑھی ناظم ومہتمم مدرسہ عالیہ عرفانیہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔جب کہ مہمان خصوصی کے حیثیت سے حضرت مولانا خالد رشید صاحب فرنگی محلی امام عیدگاہ لکھنؤ وحضرت مولانا سید عمار حسنی ندوی صاحب ناظر عام دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ نے شرکت کی۔ جلسہ دونشستوں پر مشتمل تھا پہلی نشست مدرسے سے فارغ ہونے والے شعبۂ قرأت کے طلباء و اساتذہ کا مظاہرۂ قرأت پر مشتمل تھا جس کا افتتاح مولانا قاری ساجد حسین ندوی استاذ شعبۂ عربی مدرسہ عالیہ عرفانیہ کے کلام پاک سے ہوا، اس کے بعد شعبۂ قرأت کے فارغین نے روایت حفص وقرأت سبعہ میں بہترین انداز میں قرآن پاک کی تلاوت کر کے سامعین کو محظوظ کیا، اس کے بعد اساتذہ میں قاری محمد افروز عالم عرفانی قاری محمد اسعد صاحب عرفانی، قاری نثار احمد صاحب وقاری عمران احمد صاحب رحمانی نے بہترین انداز میں تلاوت کر کے محفل کو نورانی بنا یا دیا۔ دوسری نشست بعد نماز عشاء تقسیم انعامات و دستار بندی پر مشتمل تھی، جس کا افتتاح مدرسہ کا ترانہ سے ہوا جسے محمد معصوم وان کے ساتھی متعلم مدرسہ عالیہ عرفانی نے پیش کیا، اس کے بعد سب سے پہلے شعبۂ حفظ کے دو طالب علم محمد علی لکھنؤ ومحمد محسن جھارکھنڈ، جنھوں نے ایک بیٹھک میں مکمل قرآن شریف سنایا تھا، مہتمم صاحب کی جانب سے "رئیس القراء قاری مشتاق احمد پرتابگڑھیؒ" ایوارڈ و پانچ، پانچ ہزار روپے نقد واسناد سے نوازا گیا۔اس کے بعد مختلف شعبے میں اعلیٰ مقام حاصل کرنے والے طلباء جس میں محمد جبرئیل شعبۂ حفظ، محمد ریحان رفیق شعبۂ قرأت روایت حفص، سرور حسین شعبۂ قرأت سبعہ اور محمد ریحان شعبۂ عربی کو مہتمم صاحب کی جانب سے "رئیس القراء قاری مشتاق احمد پرتابگڑھیؒ" ایوارڈ وایک، ایک ہزار روپے نقد واسناد سے نوازا گیا۔مدرسہ میں قائم بانیٔ مدرسہ کے نام سے منسوب "قاری مشتاق احمد کمپیوٹر انسٹی ٹیوٹ" سے مختلف کمپیوٹر کورس کرنے والے طلباء کو اور "قاری مشتاق احمد پرتابگڑھی اسپوکین انگلش سینٹر" سے انگریزی کورس کرنے والے طلباء کو ایوارڈ واسناد سے نوازا گیا۔اس کے بعد مختلف شعبوں میں اپنے اپنے درجوں میں اول، دوم اور سوم آنے والے سبھی طلباء کو مہتمم صاحب کی جانب سے گولڈ، سلور اور براؤن میڈل واسناد سے نوازا گیا۔ بعد اس کے مہمان خصوصی و علماء کرام و معززین شہر کے ہاتھوں 140 حفاظ کرام وقراء عظام کی دستار بندی عمل میں آئی۔ اپنے کلیدی خطاب میں حضرت مولانا خالد رشید صاحب فرنگی محلی نے کہا کہ "مدرسہ عالیہ عرفانیہ خدمات قرآن کا ایک روشن مینار ہے" اتنی بڑی تعداد میں اس ادارے سے جو طلباء فارغ ہوئے ہیں اور ان کو ایوارڈ سے نوازا گیا ہے، یہ مدرسہ عالیہ عرفانیہ کا امتیاز رہا ہے۔رئیس القراء قاری مشتاق احمد صاحب کے لگائے ہوئے اس پودے سے جواب تناور درخت بن چکا ہے، ملک کے گوشے گوشے سے تشنگان علوم یہاں آتے ہیں اور اپنی علمی پیاس کو بجھا کر یہاں سے جانے کے بعد زندگی کے مختلف شعبہ جات میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔انھوں نے مدرسے کے مہتمم قاری امتیاز احمد پرتابگڑھی کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ "آپ کی سرپرستی میں یہ ادارہ دن دوگنی رات چوگنی ترقی کی راہ پر گامزن ہے، جس کا نمونہ آج ہم سب نے دیکھا ہے"۔ مہمان خصوصی کی حیثیت سے تشریف لائے ہوئے حضرت مولانا سید عمار حسنی ندوی ناظر عام دار العلوم ندوۃ العلماء نے اپنے خطاب میں کہا کہ سب سے بہترین کام قرآن کی خدمت کو عام کرنا اور اشاعت وترویج ہے۔ "علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت کے لئے فرض ہے" جس کی ضرورت آج کے دور میں سب سے زیادہ ہے، انھوں نے کہا کہ مدرسہ عالیہ عرفانیہ میں اب تک تقریباً دس ہزار حفاظ کرام وقراء عظام وعلماء فارغ ہو کر پورے دنیا میں جو خدمات انجام دے رہے ہیں وہ مدرسے کی کامیابی کی دلیل ہے۔ یہاں کے فارغین جتنی قرآنی خدمت کر رہے ہیں یقیناً اس کا ثواب بانیٔ مدرسہ حضرت قاری مشتاق احمد صاحبؒ کو ضرور مل رہا ہوگا۔ یہ سب ان کے والد شیخ طریقت، عارف باللہ حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب پرتابگڑھیؒ کی دعاؤں کا ثمرہ ہے، مدرسے کے مہتمم قاری امتیاز احمد پرتابگڑھی نے مدرسے کی سالانہ رپورٹ پیش کی اور مہمانان کرام کا شکریہ ادا کیا۔نظامت کے فرائض مولانا محمد اظہر الاسلام ندوی و عاصم کاکوروی نے انجام دیئے۔اس نورانی محفل میں مہمان خصوصی کے علاوہ مولانا مشتاق ندوی، سفیان نظامی، مولانا عادل ندوی، قاری رضی الدین، مولانا مصباح، نسیم غازی، کلیم خان، فاروق خان، عمران قریشی، شہاب الدین قریشی، عاصم مارشل، نواب احمد، سفیان الدین، ڈاکٹر نسیم، وارث ایڈووکیٹ، حافظ اکبر عرفانی، سید وصی، افضال احمد صدیقی، ظفر الحسن صدیقی، اسلم ندوی، مفتی اکبر، انتساب احمد پھولپوری، قاری نثار احمد، قاری عمران احمد رحمانی، ماسٹر جاوید صدیقی، قاری شمس العارفین، قاری محمد یونس، قاری عبدالعلیم، مولانا امتیاز ندوی، ماسٹر محمد عاصم، اعجاز احمد پرتابگڑھی و دیگر اساتذۂ کرام ومعززین شہر و دیگر اداروں کے ذمہ داران وطلباء کے علاوہ بڑی تعداد میں قرب وجوار کے لوگ موجود رہے۔

مدرسہ پلس کے صوبائی دفتر کا افتتاح

لکھنؤ: 13 فروری رشاہین ادارہ جات کے چیئرمین عالیجناب ڈاکٹر عبدالقدیر صاحب کل بعد نمازِ مغرب اندھے کی چوکی لکھنؤ میں مدرسہ پلس کے صوبائی دفتر کا افتتاح کیا، ڈاکٹر صاحب نے عوام کو خطاب کیا اور لوگوں کے سوالات کے جوابات بھی دیے، تعلیمی بیداری کارواں کے حوالے سے ریاست کے سو مدارس میں مدرسہ پلس پروگرام شروع کرنے کا منصوبہ ہے، تعلیم کو فروغ دینے، ڈراپ آؤٹس کو کم کرنے اور دینی وعصری تعلیم کا حسین امتزاج، غیر ضروری چیزوں پر خرچ کرنے کے بجائے تعلیم پر خرچ کرنے کے لیے یہ پروگرام بنایا گیا ہے۔مدرسے میں دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ دو گھنٹہ عصری تعلیم بھی ہوگا اور (NIOS) کے ذریعے ہائی اسکول کا امتحان دلایا جائے گا یہ دو سال کا خاص پروگرام ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ ہمارے علمائے کرام اور بڑے لوگوں کی دیرینہ خواہش تھی کہ ایک چھت کے نیچے دینی وعصری تعلیم کا انتظام ہو یقیناً ہم سب تعلیم کو الگ کر کے نقصان اور خسارے میں ہوئے ہیں اس سے نہ صرف مدارس میں طلباء کی زیادتی ہوگی بلکہ زیادہ سے زیادہ طلباء حافظ وعالم ہوں گے دونوں تعلیم سے آراستہ وپیراستہ ہوں گے جب وہ مدرسے سے نکلیں گے تو دنیا انہیں بیوقوف اور ان پڑھ نہیں سمجھے گی۔ صوبہ اتر پردیش میں ٹوٹل چھ زون بنائے گئے ہیں۔ ہر زون کا ایک کارڈینیٹر ہوگا، ایک مدرسے میں دو اساتذہ ہوں گے تمام اساتذہ کرام کو ٹریننگ دی جائے گی۔صوبہ اتر پردیش کے تمام زونل کی ہیڈ آفس اندھے کی چوکی، لکھنؤ میں بنائی گئی ہے جس کی سرپرستی مولانا محمد مصطفی ندوی مدنی صاحب کر رہے ہیں۔افتتاحی پروگرام میں شاہین گلوبل اکیڈمی کے انچارج جناب فخر الاسلام فلاحی صاحب، جناب حبیب صاحب، سعد ندوی، قاری صدام حسین ازہری اور کثیر تعداد میں عوام موجود تھی۔

لکھنؤ میونسپل کارپوریشن کا ٹیکس انسپکٹر ڈیوٹی کے دوران لاپتہ، موبائل فون 48 گھنٹے سے بند

لکھنؤ: 13 فروری (پی این ایس) راجدھانی لکھنؤ میں میونسپل کارپوریشن زون 6 کے ٹیکس انسپکٹر آشیش کشواہا مشتبہ حالات میں لاپتہ ہوگئے ہیں۔ یہ واقعہ ہاؤس ٹیکس وصولی کے اہداف کو پورا کرنے کے لیے محکمہ جاتی دباؤ کے درمیان سامنے آیا ہے۔اس کا موبائل فون گزشتہ 48 گھنٹوں سے بند ہے اور اس کا کوئی سراغ نہیں مل سکا ہے۔لواحقین نے گڈمبہ پولیس اسٹیشن میں گمشدگی کی رپورٹ درج کرائی ہے۔ٹیکس انسپکٹر آشیش کشواہا گزشتہ آٹھ ماہ سے ٹھاکرگنج کے زون 6 کے دفتر میں تعینات تھے۔ انہوں نے آخری بار 10 فروری کو زونل افسر سے بات کی۔اس کے بعد سے ان کا رابطہ نہیں ہے۔ کسی ناخوشگوار واقعے کے خوف سے اہل خانہ نے پولیس اسٹیشن میں شکایت درج کرائی ہے۔اہل خانہ نے زون آفس سے بھی رابطہ کیا، لیکن کوئی اطلاع نہیں ملی۔زونل افسر امرجیت یادو نے بتایا کہ محکمہ آشیش کشواہا کی تلاش کر رہا ہے اور ان کے خاندان سے مسلسل رابطے میں ہے۔انہوں نے ہاؤس ٹیکس کی وصولی کے لیے دباؤ کے الزامات کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ ٹیکس انسپکٹر اپنی ذمہ داریاں پوری تندہی سے نبھا رہے ہیں۔محکمہ کی جانب سے کوئی غفلت نہیں برتی گئی۔اہل خانہ نے دوبارہ پولیس اسٹیشن سے رابطہ کر کے تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔ پولیس اب سی سی ٹی وی فوٹیج، موبائل لوکیشن اور دیگر سراغ تلاش کر رہی ہے۔